اتّباعِ سُنّت

مرتبہ

عبدالوحید الحنفی

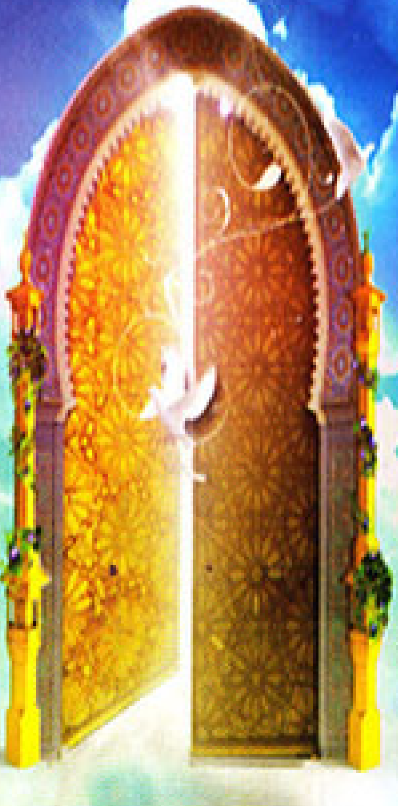

شائع کردہ

مرحبا اکیڈمی

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

یا اللہ مدد — حق چار یار

اسلام میں گانا بجانا حرام ہے

طبلہ سارنگی پر قوالی

راگ کے ساتھ

نعت خوانی کی شرعی حیثیت

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر 52

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

☆☆☆☆

نام کتاب: طبلہ سارنگی پر قوالی، راگ کے ساتھ نعت خوانی کی شرعی حیثیت
سلسلہ اشاعت: 52 بار اوّل
مؤلف: حافظ عبدالوحید الحنفی آوڈھر وال (چکوال) 0302-5104304
صفحات: 152
قیمت: 150 روپے
ٹائٹل: ظفر محمود ملک
کمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ چکوال
طباعت: 13 جمادی الاولیٰ 1437ھ مطابق 22 فروری 2016ء
ناشر: مرحبا اکیڈمی

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

حافظ عبدالوحید الحنفی

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو — تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148
اعوان بک ڈپو — بھون روڈ چکوال 0543-553546
مکتبہ رشیدیہ — بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200
کتب خانہ مجیدیہ — بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبہ عثمانیہ — بالمقابل دار لعلوم کراچی نمبر 14
اسلامی کتب خانہ — بنوری ٹاؤن کراچی نمبر 5
مکتبہ انوار القرآن — نزد دارالعلوم حنفیہ چکوال 0321-5974344
مکتبہ حنفیہ — اردو بازار لاہور 0343-4955890

☆☆☆☆

فہرست عنوانات

باب 1 7

گانا بجانے اور مروجہ قوالی کی شرعی حیثیت .. 7

اہل السنت و الجماعت کا عقیدہ 7

سیدھے راستہ والے اور فلاح پانے والے لوگ 7

گانا بجانا حرام ہے 8

گانا بجانا حرام ہے 11

احادیث جن میں ممانعت ہے 14

تابعین اور تبع تابعین کے اقوال 17

امام ابو حنیفہؒ کا قول 17

امام مالکؒ کا قول 18

امام شافعیؒ کا قول 18

مجتہدین کے اقوال 18

جن اشعار کے پڑھنے کی اجازت ہے 19

جن اشعار کا سننا مباح ہے 20

اجنبی نوجوان عورتوں کی آوازوں کی طرف کان نہ لگاؤ 20

جن اشعار کا پڑھنا حرام ہے 21

گیتوں جیسے لہجوں میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے 22

مروجہ قوالی حرام ہے 23

اولیاء اللہ کے ارشادات 25

تالیاں، مزامیر، طبلہ، سارنگی 27

گانا سننے والے کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا 28

تالیاں بجانا اور سیٹیاں بجانا کفار کی صلوٰۃ تھی 29

خلاف شریعت عمل کرنے والا شیطان ہے 30

تالیاں اور سیٹیاں بجانا 31

حضرت سلطان باہوؒ کا ارشاد 32

خلاف شرع مجلس میں نہ بیٹھو۔ گانا حرام ہے 32

اللھو المحظور۔ ممنوع مشغلہ 34

التغنی المحظور۔ ممنوع گانا 41

اللھو و اللعب۔ برے کھیل تماشے اور شراب نوشی 49

النَّرد۔ چوسر کھیلنا 50

الشطرنج۔ کھیل کو بند کرانا 51

لعب الحمام۔ کبوتر سے کھیل 52

الغناء۔ گانا گانے سے منع فرمانا 53

طبلہ سارنگی کے اوزار توڑنے کا حکم 53

گانا گانے اور شراب پینے پر سزا 54

گانا گانے کے بجائے قرآن پڑھیں 55

ڈفلی بجانے اور بانسری بجانے سے منع کرنا 56

قیامت کے روز گانا سننے والوں کے کانوں میں سیسہ ڈال دیا جائے گا 57

گانا بجانے اور سننے پر سخت وعیدیں 58

تماثیل۔ تصاویر جس گھر میں ہوں، فرشتے داخل نہیں ہوتے 59

مورتیاں اور تصاویر گھروں میں نہ لٹکائیں 60

رحمت کے فرشتے کن گھروں میں داخل نہیں ہوتے 60

فرشتے کس گھر میں داخل نہیں ہوتے 61

جس گھر میں جرس ہو، فرشتے داخل نہیں ہوتے 61

تصاویر گھر سے اتارنے کا حکم 62

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

جس نے تصویر بنائی، آخرت میں عذاب ہو گا.................................62
سود کھانے اور تصویر اتارنے پر لعنت...62
سازوں سے گانا ہے عذاب کو بلانا 64
پیش لفظ 64
مومن کو حضور ﷺ سب سے زیادہ محبوب ہوں...........................67
ناچ کا دیکھنا اور مزامیر کا سننا...........68
بانسری کی آواز بھی سننا جائز نہیں......70
کفار کی نماز سیٹیاں اور تالیاں بجانا......71
باجوں، مزامیر اور بتوں کے توڑنے کا حکم 74
حضور ﷺ نے شراب پینے اور جوئے اور طبلہ بجانے سے روکا ہے.............75
اللہ نے شراب، جوا اور طبلہ حرام کیا ہے 75
شطرنج کھیلنے والا کیسا ہے؟...........76
شطرنج کھیلنے والا اللہ و رسول ﷺ کا نافرمان ہے..............................76
کھیل اور راگ دل میں نفاق پیدا کرتا ہے
قرآن اور ذکر دل میں ایمان پیدا کرتا ہے 77
شراب پینے والے اور بت کو پوجنے والے کی سزا...................................79
ایمان اور نفاق کی دو، دو شاخیں........80
دینِ حق کو مٹانے کی کوشش..........81
مسلم حکمرانوں سے غیر قوموں نے کب حکومتیں چھینی.........................82
نادر شاہ قندھار سے فاتح بن فکر کیسے چلا 82
محمد شاہ کے دربار کی حالت...........83
جب انگریزوں نے لکھنؤ پر قبضہ کیا.....84
پاکستان کے حالات اور دورِ محاشی.......85
گانا زناء کا منتر ہے 86
گانے کی شکل میں اشعار نہ پڑھیں......86
بُرے اشعار پڑھنے والا شیطان 88
گانے، باجے اور شرابیں قرب قیامت کی علامات 90
مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں گی.......93
اذان کے ساتھ مروجہ صلوٰۃ و سلام کب شروع ہوا...........................94
سنت کو اختیار کرنا، بدعت حسنہ سے بہتر ہے 95
لاؤڈ اسپیکر پر صلوٰۃ و سلام متفقہ طور پر ناجائز ہے...................................96
قوم میں سردار وہ شخص ہو گا جو ان سے فاسق ہو گا...........................98
قوم میں رئیس اور قوم کے امور کا متکفل 98
راگ، سرود حرام ہے.............. 101
جس دعوت میں راگ اور کھیل ہو، نہ جائے 101
جو چیز حرام ہے، اس کی قیمت بھی حرام ہے 103
حرام اشیاء کو فروخت کر کے ان کی قیمت کو کھانا بھی حرام اور ناجائز ہے....... 104
جس نے تصویر بنائی، اس کو عذاب ہو گا 105
شراب پینا اور بیچنا اللہ نے حرام کر دیا ہے 107
مزامیر سکھانا اور گانا حرام ہے 108
ڈھول اور سارنگی، طبلہ پر قوالی حرام ہے 110

راگ باجوں وغیرہ کے ساتھ قوالی حرام ہے 110
ایسا جسم جس کی غذا حرام ہو، جنت میں داخل نہیں ہو گا 111
جو گوشت حرام مال کھانے سے پیدا ہوا 112
حرام غذا پیٹ سے نکال دی 112
حلال غذا کے علاوہ کچھ کھا لے تو کیا کرے 114
شراب بطور دوا بھی پینا جائز نہیں 115
شراب سے بچو، جو نہ چھوڑیں ان سے لڑو 116
سود کھانے والوں کی، حرام مال کھانے والوں کی آخرت میں سزا 117
سود کھانے اور کھلانے پر لعنت 118
راگ، باجا شیطانی آواز ہے 119
شیطان نے نوحہ کیا اور راگ گایا 120
حضرت جنید بغدادی کا شیطان سے مکالمہ 120
شیطان دل میں وسوسہ ڈالتا ہے 122
شیطان کا داؤ صرف راگ کے وقت چلتا ہے 122
امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سماع کا کیا حکم ہے 124
مشتبہ چیز سے بھی پرہیز کرتے ہیں 125
مشائخ چشتیہ چھوٹی سی سنت کو بھی نہیں چھوڑتے 125
اپنے کان کو راگ باجے سے بچانا 126
خواجہ گنج شکرؒ راگ سے منع کرتے ہیں 126
مناجات 128
صراط مستقیم پر چلنے کی دعا اور صراط مستقیم کی نشاندہی 129
آیت کی تفسیر۔ حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد 129
(۲) حدیث میں پیشگوئی۔ نجات یافتہ کی پہچان 130
"اہل السنت و الجماعت" صحابہؓ کے راستہ پر چلنے والے ہیں 131
صراط مستقیم پر چلنے والے اہل سُنّت ہیں 132
سنتِ رسول ﷺ و سنتِ خلفاء الراشدینؓ 132
کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ پر چلنے کا حکم 133
جس نے میری سنت کو لیا وہ میری امت سے ہے 134
سنت پر قائم رہنے والے کو شہید درجہ 134
جو حضور ﷺ حکم دیں اس کو اختیار کرو 135
جو جماعتِ صحابہؓ سے کٹ گیا، اس کا نتیجہ 135
صحابہؓ کی شان کے خلاف بات نہ کرو 135
سنت کو اختیار کرنے پر ثواب 137
حضور ﷺ کی امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو گی 137
سنت پر عمل حضور ﷺ کی محبت کی علامت 138
جس نے سنت اپنالی، جنت میں جائے گا 139
سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا اجر 139
فساد کے وقت سنت کو مضبوط پکڑنا 140
قرآن کی تفسیر بیان کرنے میں احتیاط 141

رائے سے تفسیر کرنے کی ممانعت 142
حدیث بیان کرنے میں احتیاط 142
مناظرہ کی آفتیں اور مہلک حادثات . 143
دوسرے کی عبارت نقل کرنے میں احتیاط
144 ....
مناظرہ کرنے والے کی سب سے بُری بات
145 ....
بہت بڑا بے انصاف کون ہے؟....... 145
سچی بات کو جھٹلانے والا ظالم ہے 146
عیب ٹٹولنا اور غیبت کرنا 146
امیر حق کی طرف رجوع کرنا واجب ہوتا ہے
147 ....
علومِ دین کا ظاہر کرنا جب واجب ہوتا ہے؟
148 ....
مسئلہ جانتا ہو تو بیان کرنا لازم ہے.... 148
اہل بدعت 149
آج کے صوفی انصاف کریں.......... 151

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

باب 1

گانا بجانے اور مروجہ قوالی کی شرعی حیثیت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیۡقِ اَھۡلِ السُّنَّۃِ وَالۡجَمَاعَۃِ بِفَضۡلِہِ الۡعَظِیۡم
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیۡ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡم
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَخُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیۡنَ الدَّاعِیۡنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡم

اہل السنت والجماعت کا عقیدہ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

سیدھے راستہ والے اور فلاح پانے والے لوگ

الٓمّٓ ۝ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡحَکِیۡمِ ۝ ھُدًی وَّ رَحۡمَۃً لِّلۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ھُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنۡ رَّبِّھِمۡ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝[1]

الف۔ لام۔ میم۔ یہ آیتیں حکمت والی کتاب کی۔ ہدایت ہے اور رحمت ہے نیکی کرنے والوں کے لیے۔ وہ جو قائم رکھتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ۔ اور وہ جو آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ

---

[1] پ ۲۱۔ رکوع ۱۰۔ سورۃ لقمٰن ۳۱۔ آیات ۱ تا ۵

ہدایت پر ہیں، اپنے رب کی طرف سے اور یہ لوگ وہی ہیں، فلاح پانے والے۔

گانا بجانا حرام ہے

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝[1]

اور بعض لوگوں میں سے، وہ ہے جو خریدار بنتا ہے غافل کرنے والی بات کا۔ تاکہ گمراہ کرکے اللہ کے راستہ سے بے سمجھے اور ٹھہرائے اس کو ہنسی۔ یہ لوگ، ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

- اس آیت کی تفسیر میں حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی لکھتے ہیں کہ مفسرین صحابہؓ کی رائے کے مطابق یہ آیت گانے بجانے اور لغو کہانیوں کی حرمت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس آیت میں لَهْوَ الْحَدِیْث قصے کہانیاں اور گانے بجانے کا جملہ سامان مراد ہے۔ جیسے بانسری، موسیقی، ستار، سارنگی، خرافات اور مضحکہ خیز باتیں، فحش ناولیں اور افسانہ جات، گانے بجانے والی لڑکیاں سب چیزیں لھو الحدیث کے عموم میں داخل ہیں۔ اور یہ سب چیزیں باالاجماع صحابہؓ و تابعین و باتفاق ائمہ مجتہدین حرام ہیں، جن کے

[1] پ ۲۱۔ رکوع ۱۰۔ سورۃ لقمٰن آیت ٦۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حرام ہونے میں ذرہ برابر شبہ نہیں۔[1]

- اس آیت کی تفسیر میں علامہ احمد جیون امیٹھویؒ (المولود ۲۵ شعبان ۱۰۴۷ھ۔ المتوفیٰ ۸ ذیقعدہ ۱۱۳۰ھ) اپنی مشہور تفسیرات احمدی میں فرماتے ہیں:

گانے بجانے کا مسئلہ بہت بڑے اختلافی مسائل میں سے ہے۔...... وہ آیات جو اس کے حرام ہونے پر دلالت کرتی ہیں، ان میں سے ایک تو یہی زیر بحث آیت ہے۔ اور اس کے نزول کے متعلق منقول ہے کہ یہ نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس نے عجمی کتابیں خرید رکھی تھیں اور قریش کو سنایا کرتا تھا۔ اور کہا کرتا تھا کہ اگر محمد (ﷺ) تمہیں عاد و ثمود کے قصے سناتا ہے تو میں تمہیں رستم، سہراب اسفندیار اور ایرانی بادشاہوں کی داستانیں سناتا ہوں۔

ایک روایت کے مطابق گانے والی لونڈیاں خریدتا اور انہیں ان لوگوں کے پاس بھیجتا جو اسلام لانے کا ارادہ کرتے۔ وہ انہیں گانا سناتیں کہ یہ باتیں ان باتوں سے بہتر ہیں، جن کی طرف محمد (ﷺ) تمہیں دعوت دیتا ہے۔ (احکام القرآن ج ا۔ از علامہ جیون)

---

[1] معارف القرآن ج ۵ ص ۴۲۳۔ مصنفہ مولانا ادریس کاندھلوی۔

(۲) حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ بیان القرآن میں لکھتے ہیں:

ان آیتوں کا شان نزول یہ ہے کہ نظر بن الحارث ایک رئیس کافر تھا۔ وہ تجارت کے لیے فارس آتا تو وہاں سے شاہانِ عجم کے قصے اور تواریخ خرید کر لاتا اور قریش سے کہتا کہ محمد (ﷺ) تم کو عاد ثمود کے قصے سناتے ہیں، میں رستم و اسفندیار اور شاہانِ فارس کے قصے سناتا ہوں۔ لوگ اس کے قصوں کو شوق سے سُنتے اور قرآن سے اعراض کرتے۔ نیز اس نے ایک گانے والی لونڈی خریدی تھی، تو جب کسی کو اسلام کی طرف راغب پاتا تو اس کو اپنی لونڈی کے پاس لے جاتا اور اس کو کہتا کہ اس کو کھلا پلا اور گانا سنا۔ اور اس شخص سے کہتا کہ یہ اس سے بہتر ہے، جس کی طرف تم کو محمد (ﷺ) بلاتے ہیں۔ کہ نماز پڑھو، روزہ رکھو اور اپنی جان دو۔ پس شانِ نزول اگرچہ خاص ہے مگر آیت کے الفاظ عام ہونے کی وجہ سے حکم عام ہے۔ (تلخیص بیان القرآن للتھانوی)

(۳) امام زاہدؒ لکھتے ہیں کہ:

یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ (احکام القرآن)

یَشْتَرِیْ کے یہاں دو معنے ہو سکتے ہیں:

(۱) خریدنا۔ (۲) اختیار کرنا۔

حدیث سے مراد اگر بری باتیں ہیں تو پھر لَھْوَ الْحَدِیْث (کھیل کی بے ہودہ باتیں) میں اضافتِ بیانی ہے۔ اور اگر حدیث کا معنٰی مطلق باتیں ہیں تو پھر اضافت تبعیضی ہے۔

گانا بجانا حرام ہے

آیت ہذا سے ثابت ہوتا ہے کہ گانا بجانا حرام ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالٰی نے اس شخص کی مذمت کی ہے جو کھیل کود اور بری باتوں میں مشغول ہو۔ اور اسے رسوا کن عذاب سے ڈرایا ہے۔ لَھْوَ الْحَدِیْث (کھیل کی بے ہودہ باتیں) میں بظاہر اگرچہ وہ تمام باتیں داخل ہیں جو انسان کو غافل کرتی ہیں۔ جیسے بے سروپا باتیں جن کی کوئی اصل نہیں ہوتی، فضول اور غیر معتبر قسم کی حکایات جن سے گمراہی پھیلتی ہے، فضول، لغو اور بے کار گفتگو بھی اکثر مفسرین کی رائے میں اس کے تحت ہے۔

اور شانِ نزول کے متعلق روایات میں سے پہلی روایت سے اس معنٰی کی تائید ہوتی ہے۔

(۴) فتاوٰی حمادیہ اور عوارف میں مذکور ہے کہ:

ابنِ عباسؓ اور ابنِ مسعودؓ قسم کھا کر کہتے تھے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ لَھْوَ الْحَدِیْث سے مراد گانا ہے۔

شانِ نزول کے متعلق روایات میں سے دوسری روایت اسی معنٰی کی تائید کرتی ہے۔ لہٰذا آیتِ ہذا اس بات کی مبین دلیل ہے کہ گانا حرام ہے۔(احکام القرآن ج ۲۔ از علامہ جیون ص ۷۱۶)

(۵) گانے کی حرمت کے لیے دوسری آیت سورۃ نجم کی آخری سے پہلی آیت ہے:

وَتَضۡحَكُوۡنَ وَلَا تَبۡكُوۡنَ ۝ وَاَنۡتُمۡ سٰمِدُوۡنَ ۝[1]

اور ہنستے ہو، اور نہیں روتے ہو۔ اور تم (گانا گانے والے) غفلت میں ہو۔

قال تعالٰی "وَاَنۡتُمۡ سَامِدُوۡنَ" علامہ بیضاویؒ نے اس کا ترجمہ، تم "گانا گانے والے ہو" کیا ہے۔

عوارف میں ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے قسم کھا کر فرمایا کہ اس سے مراد گانا ہے۔(احکام القرآن ج ۲ ص ۷۱۶)

(۶) گانے کے حرام ہونے کے متعلق تیسری آیت سورۃ بنی اسرائیل میں ہے۔

وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ قَالَ

[1] سورۃ نجم آیت ۶۰، ۶۱۔

ءَاَسۡجُدُ لِمَنۡ خَلَقۡتَ طِیۡنًا ۝ قَالَ اَرَءَیۡتَکَ ھٰذَا الَّذِیۡ کَرَّمۡتَ عَلَیَّ لَئِنۡ اَخَّرۡتَنِ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ لَاَحۡتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَہٗۤ اِلَّا قَلِیۡلًا ۝ قَالَ اذۡھَبۡ فَمَنۡ تَبِعَکَ مِنۡھُمۡ فَاِنَّ جَھَنَّمَ جَزَآؤُکُمۡ جَزَآءً مَّوۡفُوۡرًا ۝ وَ اسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡھُمۡ بِصَوۡتِکَ وَ اَجۡلِبۡ عَلَیۡھِمۡ بِخَیۡلِکَ وَ رَجِلِکَ وَ شَارِکۡھُمۡ فِی الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَوۡلَادِ وَ عِدۡھُمۡ ؕ وَ مَا یَعِدُھُمُ الشَّیۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا ۝ اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡھِمۡ سُلۡطٰنٌ ؕ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیۡلًا ۝[1]

اور جب کہا ہم نے فرشتوں سے کہ سجدہ کرو آدمؑ کو تو سجدہ کیا سب نے سوائے ابلیس کے، بولا کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو پیدا کیا تو نے مٹی سے۔ بولا دیکھ تو، یہی وہ شخص ہے جس کو بزرگی دی تو نے مجھ پر، اگر مہلت دے تو مجھ کو، قیامت کے دن تک، تو جڑ کاٹ دوں اس کی سب اولاد کی، سوائے چند کے۔ فرمایا: جا (دور ہو) سو جو تیری پیروی کرے گا ان میں سے تو بے شک جہنم بدلہ ہے تم سب کا، بدلہ پورا۔ اور بہکا لے جس کو بہکا سکے ان میں سے اپنی آواز سے، اور کھینچ لا ان پر ایسے سوار اور پیادے، اور ان سے

[1] پ ۱۵۔ رکوع ۷۔ سورۃ بنی اسرائیل۔ آیت ۶۱ تا ۶۵۔

ساجھا کر مال میں اور اولاد میں، اور ان سے وعدہ کر اور نہیں وعدہ کرتا ان سے شیطان سوائے دغا بازی۔ بے شک جو میرے بندے ہیں، نہیں تیرا ان پر قابو اور کافی ہے تیرا رب کارساز۔

قال اللہ تعالیٰ: وَ اسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُمۡ بِصَوۡتِكَ۔ الخ (اور پھسلا لے، ان میں سے جس پر تیرا بس چلے، اپنے آواز سے)

فتاوٰی حمادیہ اور عوارف میں مجاہدؒ سے منقول ہے کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ گانا حرام ہے۔ کیوں کہ ابلیس علیہ اللّعنہ کو یہ حکم ہے کہ تو انسانوں میں سے جسے چاہے اپنی آواز کے ذریعہ حرکت میں لے آ۔ اور آواز سے مراد گانے، ڈھول اور آلاتِ موسیقی کی آواز ہے۔

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

ان تینوں آیتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ گانا بجانا مطلقاً حرام ہے۔ اور معتبر احادیث جن سے گانے کے حرام ہونے کا ثبوت ملتا ہے، لاتعداد ہیں۔ ان میں سے بہت سی عوارف میں مذکور ہیں۔ اس کے علاوہ کتب فتاوٰی ان سے بھری پڑی ہیں۔ چند ایک یہ ہیں:

احادیث جن میں ممانعت ہے

(۱) جب حضور ﷺ کے لخت جگر طاہر نے وفات پائی تو آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس پر عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ہمیں رونے سے منع

فرمایا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں دو آوازوں سے منع کیا تھا جو دونوں بُری ہیں اور حماقت پر مبنی ہیں۔ ایک نوحہ اور ایک گانے کی آواز۔(احکام القرآن از علامہ جیونؒ ص ۱۷۷)

(۲)رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان نے سب سے پہلے نوحہ کیا اور سب سے پہلے گانا بھی شیطان ہی نے گایا۔[1]

(۳) نبی ﷺ نے فرمایا: گانا حرام ہے، اس سے لطف اندوز ہونا کفر ہے، گانے کی مجلس میں بیٹھنا فسق و فجور ہے، گناہ ہے۔ (احکام القرآن۔ علامہ جیونؒ۔ ص ۱۷۷)

(۴) نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی گانا گاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے دونوں کندھوں پر دو شیطانوں کو مقرر کر دیتے ہیں جو اسے اپنے پاؤں سے اس وقت تک لپیٹتے رہتے ہیں، جب تک کہ وہ چپ نہ کر جائے۔(احکام القرآن از علامہ جیونؒ ص ۱۷۷)

مذکورہ تمام دلائل آیات اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ گانا حرام ہے۔ صاحب عوارف لکھتے ہیں کہ:

اختلاف صرف اس امر میں ہے کہ کیا راگ اور سُر کے ساتھ اشعار پڑھنا اور سننا جائز ہے یا نہیں!

اس میں بہت سے اقوال منقول ہیں اور مختلف آراء مذکور ہیں۔

[1] احکام القرآن از علامہ جیونؒ ص ۱۷۷۔

- علامہ جیونؒ لکھتے ہیں:

اصول کا قاعدہ ہے کہ جب مباح کرنے والی اور حرام ٹھہرانے والی احادیث میں تعارض ہو تو پھر اسے صحابہ کرامؓ کے اقوال کی روشنی میں حل کیا جاتا ہے۔

اور زیر بحث مسئلہ میں صحابہؓ کے اقوال سے گانے کا مطلقاً حرام ہونا ثابت ہے۔

(۱) حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ:

جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی ہے۔ نہ میں نے گانا گایا نہ اس کی تمنا کی اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے عضو مخصوص کو چھوا۔ (احکام القرآن ج ۲ ص ۷۱۹)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ گانا بجانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔ (احکام القرآن ج ۲)

(۳) روایت ہے کہ ابنِ عمرؓ کا گزر ایک ایسی جماعت کے پاس سے ہوا جو احرام باندھے ہوئے تھے۔ اور ان میں ایک شخص گانا گا رہا تھا تو ابنِ عمرؓ کہنے لگے اللہ تعالیٰ تمہاری نہ سنے، اللہ تعالیٰ تمہاری نہ سنے۔[1]

[1] احکام القرآن ج ۲۔

(۴)حضرت ابنِ عباسؓ نے فرمایا کہ گانے اور مزامیر لہو لعب کی آوازیں یہی شیطان کی آواز ہے۔ وہ لوگوں کو حق سے قطع کرتا ہے۔

(قرطبی)

(۵)اس سے معلوم ہوا کہ مزامیر، موسیقی اور گانا بجانا حرام ہے۔[1]

تابعین اور تبع تابعین کے اقوال

علامہ جیونؒ احکام القرآن میں لکھتے ہیں کہ:

تابعین اور تبع تابعین بھی گانے بجانے کے حرام ہونے کے قائل ہیں۔ ان سے منقول ہے کہ گانے سے بچو کیوں کہ یہ شہوت کو برانگیختہ کرتا ہے، مروت کو کم کرتا ہے، شراب کے قائم مقام ہے اور نشہ پیدا کرتا ہے۔(احکام القرآن ج ۲)

(۱) فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں: گانا زنا کا منتر ہے۔(احکام القرآن ج ۲)

(۲) حضرت ضحاکؒ سے مروی ہے کہ گانا دل کو خراب کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے۔ ائمہ اربعہ بھی گانا بجانا حرام قرار دیتے ہیں۔(احکام القرآن ج ۲ ص ۷۱۹۔ از علامہ جیونؒ)

امام ابو حنیفہؒ کا قول

(۳)امام اعظم ابو حنیفہؒ کا یہی مسلک ہے کہ گانا بجانا گناہ کا کام ہے۔[2]

---

1 قرطبی۔

2 احکام القرآن ج ۲ ص ۷۲۰۔

مشہور ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کو ایک دعوت ولیمہ میں مدعو کیا گیا، وہاں گانا بجانا بھی تھا۔ آپ ابھی تک مقتدا نہیں بنے تھے، اس لیے بمجبوری صبر سے برداشت کیا۔ اس کے بعد جب اس سلسلے میں آپ سے دریافت کیا گیا تو آپؒ نے فرمایا ایک بار میں بھی اس میں مبتلا ہو گیا تھا اور مجھے صبر کرنا پڑا۔ آپ کے لفظ مبتلا کہنے سے اس کا مطلقاً حرام ہونا معلوم ہوتا ہے۔ کیوں کہ ابتلاء حرام ہی میں ہوتا ہے۔(احکام القرآن ج ۲ ص ۷۲۰)

امام مالکؒ کا قول

امام مالکؒ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص لونڈی خریدے اور اس سے معلوم ہو کہ یہ گانا گاتی ہے تو وہ اس عیب کی بنا پر اسے واپس کر سکتا ہے۔(احکام القرآن ج ۲ ص ۷۲۰)

امام شافعیؒ کا قول

امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ گانا مکروہ دل لگی ہے اور باطل کے مشابہ ہے۔ جو بکثرت گانا گائے یا سنے وہ بے وقوف ہے، اس کی گواہی قبول نہ کی جائے۔(احکام القرآن ج ۲ ص ۷۲۰)

مجتہدین کے اقوال

علامہ جیونؒ لکھتے ہیں کہ:

بہت سے مجتہدین جن کی تعداد تقریباً پچھتّر (۷۵) تک پہنچتی ہے،

اس کو مطلقاً حرام قرار دیتے ہیں۔ میں نے سب اقوال ایک رسالہ میں جمع کیے ہیں، اس میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ اکثر علمائے شریعت گانے بجانے کے مطلقاً حرام ہونے کے قائل ہیں۔[1]

جن اشعار کے پڑھنے کی اجازت ہے

علامہ جیونؒ لکھتے ہیں:

ایسے اشعار جن میں جنت، دوزخ کا ذکر ہو اور جنت میں لے جانے والے اعمال کی ترغیب اور دوزخ سے بچانے والے اعمال کا ذکر ہو، حمد و نعت ہو، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر اور اعمال صالحہ کی ترغیب ہو تو ان اشعار کا سننا حرام نہیں ہے۔

اسی طرح جو اشعار جہاد کا شوق دلائیں اور حج کی ترغیب دیں وہ بھی جائز ہیں۔ (احکام القرآن ج ۲)

پیرانِ پیر شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں:

(۲) بیہودہ باتوں اور لغویات سے محفوظ اشعار پڑھنے سے جو لحن پیدا ہوتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں، مباح اور حرام۔ ترنم سے ان اشعار کا پڑھنا مباح ہے جن میں چھچھوراپن اور خفت نہ ہو۔ اور ان اشعار کا پڑھنا منع ہے جن میں چھچھوراپن ہو۔[2]

---

[1] احکام القرآن ج ۱ ص ۷۲۰۔

[2] غنیۃ الطالبین ج ۱ فصل الحان و سر ص ۱۰۰

جن اشعار کا سننا مباح ہے

علامہ جیونؒ لکھتے ہیں کہ:

جن اشعار میں ہجر ووصال کا تذکرہ ہو، تقرب الٰہی کا بیان ہو تو ان کا سننا مباح ہے۔ امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ سماع کا اہل وہ ہے جس کا دل زندہ اور نفس مردہ ہو، خواہش نفسانی کا تابع نہ ہو، خلاف حق امور کا ارتکاب نہ کرے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ (اشعار) پڑھنے والا بھی ایسا ہی ہو۔ اس کی نیت پیسہ بٹورنے یا شہرت حاصل کرنے کی نہ ہو، مجلس سماع میں کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو جو سماع کا اہل نہیں۔ اکثر متاخرین کا یہی مسلک ہے۔

کیوں کہ یہ ایسے لوگوں کا طریقہ رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار اور عاشقِ رسول ﷺ تھے، یہ لوگ صاحب کرامت تھے۔ غلبہ حال کی بنا پر معذور تھے۔...... ان کی مجالس سماع میں کوئی ذمی، کوئی بے ریش اور کوئی عورت موجود نہیں ہوتی تھی۔ دیگر عبادات کی طرح وہ سماع کے آداب کا پورا پورا خیال رکھتے تھے۔ (احکام القرآن ج۲ ص ۷۲۰)

اجنبی نوجوان عورتوں کی آوازوں کی طرف کان نہ لگاؤ

حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (المولود ۴۷۰ھ، المتوفی

۵۶۱)اپنی تصنیف غنیۃ الطالبین میں (آج سے ۹۶۷ سال قبل حضرت کی ولادت ہوئی اور آج سے ۸۷۶ سال قبل دنیا سے تشریف لے گئے) لکھتے ہیں:

کیوں کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر مارنا ہے۔ یہ اس لیے کہ عورت کی آواز سن کر نمازی کی نماز میں خلل نہ آئے۔ پھر بھلا اشعار، غزلیں اور شہوت انگیز امور جیسے عاشق و معشوق کے تذکرے، محبت و شوق کی باریک و ہیجان انگیز باتیں اور طبیعت کی شوق کی باتیں جن کے سننے کی طرف دل بصد شوق و تمنا مائل رہتا ہے، کیا کچھ خلل نہ ڈالیں گی۔ بالآخر سماع کے محرکات جوش میں آئیں گے اور طبیعت کو حرام کاموں کی طرف کھینچ لے جائیں گے۔ لہٰذا اس طرح کا سماع حرام ہے اور کسی کے لیے بھی جائز نہیں۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۰۰۔ ح ۱)

جن اشعار کا پڑھنا حرام ہے

علامہ جیونؒ لکھتے ہیں کہ:

جن اشعار میں قدِّیار، زُلفِ یار کی تعریف ہو، عورتوں کے اوصاف بیان ہوں تو ایسے اشعار کہنا اور سُننا دونوں حرام ہیں۔[1]

[1] احکام القرآن ج ۲ ص ۲۰۷۔

(۲) آج کل عام طور پر جو گانا بجانا ہو رہا ہے، اس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔(احکام القرآن ج ۲ ص ۷۲۰)

(۳) پیرانِ پیر شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں:

جن اشعار میں لہو لعب ہو ان کا پڑھنا بھی منع ہے، خواہ ان میں چھچھوراپن ہو یا نہ ہو۔ اگر اس لہو لعب والے اشعار میں چھچھوراپن بھی ہو تو دو وجہ سے ان کا پڑھنا منع ہے۔(غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۰۰)

گیتوں جیسے لہجوں میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے

پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی (المولود ۴۷۰ھ المتوفیٰ ۵۶۱ھ) لکھتے ہیں:

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

قرآن مجید کو ترنم کے ساتھ طرب انگیز گیتوں جیسے لہجوں میں پڑھنا مکروہ ہے تا کہ اس کی شانِ عظمت اور شان تنزیہہ بر قرار رہے۔ یا اس لیے بھی کہ عموماً اس طرح پڑھنے سے قرآن پاک کو اس نہج سے نکالنا پڑتا ہے جیسے مد والے کو ہمزہ کو گرانا پڑتا ہے اور مقصور کو ممدود اور ممدود کو مقصور (کسرہ زیر والا) کرنا پڑتا ہے اور کہیں حرفوں کو مدغم کرنا پڑتا ہے۔

علاوہ ازیں قرآن حکیم کا ثمرہ اور اس کی غرض و غایت اللہ کا خوف پیدا کرنا ہے اور اس کے مواعظ سن کر ڈر کر محتاط رہنا ہے اور اس

کی دلیلوں، قصوں اور مثالوں سے نصیحت حاصل کرنی اور عبرت پکڑنی ہے اور اللہ کے وعدوں کی طرف شوق و ذوق پیدا کرنا ہے اور یہ تمام مقاصد قرآن کو گیتوں کی طرح پڑھنے سے فوت ہو جاتے ہیں۔ الخ (غنیۃ الطالبین ج ا ص ۱۰۰)

مروجہ قوالی حرام ہے

علامہ جیونؒ آج سے ۳۶۸ سال قبل اپنی مشہور تفسیر احکام القرآن، جس کی تکمیل انہوں نے ۱۰۶۹ھ میں کی تھی، فرماتے ہیں:

قوالی کے نام پر جو مجالس قائم کی جاتی ہیں، جن میں طرح طرح کے فواحش و منکرات کا ارتکاب ہوتا ہے، ہر قسم کے فاسق و فاجر جمع ہوتے ہیں۔ قوال اور طوائفوں کو بلا کر قوالی کا ڈھونگ رچایا جاتا ہے۔ حالاں کہ اس سے مقصود محض حظِ نفس اور خواہشات کا اتباع ہوتا ہے۔ پھر طوائفوں کو انعام و اکرام سے نوازا جاتا ہے تو اس کے گناہِ کبیرہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اور اسے حلال سمجھنا اور جائز قرار دینا کفر ہے۔ کیوں کہ یہ لَهْوَ الْحَدِيْث (کھیل کی بیہودہ باتیں) ہیں۔ لہٰذا آج کل جو اس کے اہل ہیں، ان کے حق میں بھی جواز کا فتویٰ نہیں دینا چاہیے کیوں کہ حالات اس قدر دگرگوں ہیں کہ ہر ایک یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ سماع کا اہل ہے۔ اکثر اولیاء اللہ

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

بھی اس کو حرام قرار دیتے ہیں اور صحیح یہی ہے کہ باجود بہت بڑے عارف اور صاحب حال ہونے کے حضرت جنیدؒ نے سماع سے توبہ کرلی تھی۔ لہٰذا تہمت و عناد سے بچنے کے لیے بہتر یہی ہے سماع کو ترک کردیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ یہی کیا جاسکتا ہے کہ اگر نیک نیتی سے خود سنے یا وحشت دور کرنے کے لیے خود حمد و نعت کے اشعار پڑھے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مواخذہ نہیں کریں گے۔[1]

(۳) **حضرت شبلیؒ کا قول** وہ فرماتے ہیں کہ:

میں نے شیطان سے پوچھا کہ اولیائے خدا پر تجھے کب قابو ملتا ہے۔ اس نے کہا کہ سماع کے وقت جبکہ وہ غیر حق کے لیے سماع سنتے ہیں۔ اور ان کے دل یادِ الٰہی سے غافل اور بیہوش ہو جاتے ہیں تو اس وقت مجھے خوب موقع ملتا ہے۔[2]

(ف)(اس سے ثابت ہوا کہ حضرت سلطان نظام الدین اولیاءؒ سماع غیر حق کو اچھا نہیں سمجھتے تھے کہ اس سے دل یادِ الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے۔)

(۴) پھر کچھ سماع کا ذکر ہوا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے فرمایا

---

[1] احکام القرآن ج۲ ص ۲۱۷۔

[2] قول نمبر ۲۵۔ مجلس اول ملفوظ حضرت سلطان خواجہ نظام الدین اولیاء از راحۃ المحبین۔ بحوالہ فوائد الفوائد۔ بحوالہ السنّت الجلیۃ۔ ص ۔ حضرت تھانویؒ۔

کہ جو شے حرام ہے، کسی کے حکم سے حلال نہیں ہوتی۔ اور جو شے حلال ہے وہ کسی کے حکم سے حرام نہیں ہوتی۔ [1]

(۲) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں:

مرادی کلام، اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ بلاشبہ قرآن پاک کی بعض آیتیں شوق کو بھڑکا سکتی ہیں، اس میں گنجائش ہے اور درجہ جواز ہے۔ لیکن اشعار، رقص و سرود، ترنم انگیز صدائیں، محبت کے دعویداروں کی چیخیں جو شیطانوں کے بھائی ہیں، اور ان کے کاموں میں شریک ہیں۔ خواہشات کے گھوڑوں پر اور طبائع اور ہویٰ کی سواریوں پر سوار ہیں اور ہر چیخنے والے اور فریاد کرنے والے کے پیروکار ہیں۔ اللہ سے محبت کرنے والے ان تمام شیطانوں سے بیزار ہیں۔ (غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۴۰۵)

اولیاء اللہ کے ارشادات

(۱) پیرانِ پیر حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ (المولود ۴۷۰ھ، المتوفیٰ ۵۶۱ھ) اپنی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں:

ہم سماع، رقص و سرود، راگ ورنگ اور قوالیوں کے قائل نہیں۔

اور اپنی اسی کتاب میں ہم ان چیزوں کو مکروہ بتا آئے ہیں۔ [2]

---

[1] فوائد الفوائد۔ قول نمبر ۱۴۱۔ مجلس ۸ شوال ۷۱۹ھ۔

[2] غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۴۰۴۔

(۲) اگر کوئی کہے کہ میں قوالی وغیرہ اپنی حقیقی محبتِ الٰہی کو بڑھانے کے لیے سُنتا ہوں اور اس نیت سے سُنتا ہوں جس کی رو سے میں مذکورہ بالا گناہوں سے بری ہوں تو ہم اس کی بات جھٹلائیں گے۔ کیوں کہ شریعتِ مطہرہ نے سماع کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں فرمائی۔ اگر یہ کسی کے لیے جائز ہوتا تو انبیائے کرام کے لیے بدرجۂ اولیٰ جائز ہوتا۔ بالفرض اگر ہم یہ عذر مان لیں تو پھر اس کی رو سے گانے سننے بھی جائز ہو جاتے ہیں۔ اگر گانے سننے والے یہ عذر کریں کہ ہم ان کے سننے سے وجد طرب میں نہیں آتے۔ بلکہ ہم انہیں اللہ کی محبت پر محمول کرتے ہیں۔ اور ان کے لیے شراب پینی بھی، جو یہ دعویٰ کریں کہ ہمیں شراب مخمور نہیں کرتی۔ اگر شرابی کہے کہ میری عادت ہے کہ میں شراب پی کر حرام قول و فعل سے باز رہتا ہوں تو اس کی اس بات سے ان کے لیے شراب جائز نہیں ہو گی۔ اگر کوئی کہے میں خوبصورت اور نازک اندام بچوں کو اور حسین اجنبی دوشیزاؤں کو دیکھ کر اور ان کے حسن و جمال سے عبرت حاصل کرتا ہوں تو اس عبرت کی بنا پر اسے ایسا کرنا جائز نہیں ہو گا۔ بلکہ یہی کیا جائے گا کہ اس کا چھوڑنا واجب ہے۔ کیوں کہ نامحرموں کے ساتھ اور حسین بچوں کے ساتھ خلوت کرنا، ان کے حسن و جمال سے عبرت حاصل کرنا

حرام کاموں سے زیادہ سنگین ہے۔ یہ طریقہ وہی اختیار کرتا ہے جو دین کو بہانہ بنا کر حرام کاموں کا ارتکاب کیا کرتا ہے۔ اور ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلا کرتا ہے اور من مانی کیا کرتا ہے۔ ہم ان رو سیاہوں کی باتیں نہیں مانتے اور نہ ان سے منہ لگاتے ہیں۔

حق تعالیٰ شانہٗ نے فرمایا ہے: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ[1]

کہ مسلمان مردوں سے کہہ، بند کریں (نیچی رکھیں) آنکھیں اپنی اور حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی۔ یہ بہت پاکیزہ ہے واسطے ان کے۔ جو کام یہ کرتے ہیں، اللہ ان سے خبردار ہے۔

پھر اگر کوئی کہے کہ عورتوں کے دیکھنے سے ہمارے اندر عصمت آتی ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اور قرآن پاک کی تکذیب کرتا ہے۔[2]

تالیاں، مزامیر، طبلہ، سارنگی

(۱) حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ نے اپنی کتاب انیس الارواح میں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کا ملفوظ لکھا ہے۔ ایک ملفوظ حضرت خواجہ مودود چشتیؒ کا نقل کیا ہے کہ:

---

[1] سورہ النور، آیت ۳۰۔

[2] غنیۃ الطالبین ج ا ص ۱۰۱۔

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

خوارزم اور چند شہر کہ جو گرد اس کے ہیں۔ راگ اور باجوں کی شامت سے اور بعض گناہوں کی وجہ سے خراب اور ویران ہوں گے۔ اور سب آپس میں لڑ مریں گے۔

دیکھیے اس میں گانے بجانے کی کس قدر مذمت کی گئی ہے۔ اس کے عموم میں سماع متعارف بھی داخل ہے۔[1]

گانا سننے والے کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا

(۲) حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ پاک پتن شریف کا فرمان

فرمایا: اے درویش! اسے جو شنوائی دی ہے تو اسی لیے دی ہے کہ خدا کا ذکر سنے۔ جہاں کلام اللہ پڑھا جاتا ہو، وہاں کان لگائے کہ کیا فرمانِ الٰہی ہے۔ نہ اس لیے کہ ہر ایک کی برائی اور تمسخر اور راگ باجہ اور نوحہ کی آواز سنے۔ کیوں کہ حدیث ہے کہ

جو اس قسم کی آوازوں پر کان لگائے گا، قیامت کو سیسہ پگھلا کر اس کے کانوں میں بھرا جائے گا۔[2]

(۳) حضرت شیخ خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جو مزامیر سنے گا، وہ

---

[1] شریعت و طریقت للتھانویؒ ص ۲۹۳۔

[2] از کتاب اسرار الاولیاء ملفوظ ۲۷ چوتھی فصل حضرت شیخ فرید الدین گنج شکرؒ۔ شریعت و طریقت از حضرت تھانویؒ ص ۲۹۳۔

ہماری بیعت اور مریدی سے خارج ہو جاوے گا۔[1]

(۴) خیر المجالس میں لکھا ہے کہ:

ایک عزیز شیخ نصیر الدینؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ کہاں جائز ہے یہ بات کہ مزامیر اور دف اور بانسری اور رباب یہ سب موجود ہوں اور صوفی رقص کریں۔ خواجہؒ نے فرمایا کہ مزامیر بالاجماع جائز نہیں...... بالاجماع حرام ہیں۔[2]

تالیاں بجانا اور سیٹیاں بجانا کفار کی صلوٰۃ تھی

وَ مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً ۚ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ (سورۃ الانفال۔ رکوع ۴۔ آیت ۳۵)

اور نہیں تھی نماز ان کی، نزدیک کعبہ کے مگر سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا۔ تو چکھو عذاب بدلے میں اس کے جو تم کفر کرتے تھے۔

تفسیر وَ مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ۔ اور مشرکین کی نماز و دعا نہیں۔ عِنْدَ الْبَيْتِ۔ بیت اللہ یعنی کعبہ معظّمہ کے نزدیک۔ اِلَّا مُكَآءً۔ مگر سیٹی۔ یہ مُكَائِيكو، مِكَاء سے بمعنیٰ سیٹی بجانا۔ وَ تَصْدِيَةً۔ اور تالی بجانا۔ جب دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے پر مارا جائے، اس سے جو

[1] رسالہ فروع اسماع۔ بحوالہ شریعت و طریقت للتھانویؒ ص ۲۹۴۔
[2] شریعت و طریقت للتھانویؒ ص ۲۹۴۔

آواز نکلتی ہے۔ اسے تصدیہ (تالی) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔[1]

و عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تبیعوا القینات و لا تشترو ھن و لا تعلمو ھن و ثمنھن حرام و فی مثل ھذا انزلت وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَھۡوَ الۡحَدِیۡثِ۔[2]

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گانے بجانے والی لونڈی کو نہ خرید و نہ بیچو نہ ان کو گانا سکھلاؤ۔ ان کی قیمت حرام ہے۔ اس کی مانند یہ آیت نازل ہوئی اور بعض لوگ بیہودہ کھیل کی بات خریدتے ہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے۔[3]

خلاف شریعت عمل کرنے والا شیطان ہے

(حضرت امام غزالیؒ (المولود ۴۵۰ھ المتوفیٰ ۵۰۵ھ) جو کہ آج ۱۴۳۷ھ سے ۹۸۶ سال قبل دنیا میں تشریف لائے اور ۹۳۲ سال ہو چکے ہیں کہ دنیا سے تشریف لے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں:)

محقق حکماء نے کہہ دیا ہے کہ خواہ تم نے کسی شخص کو پانی پر چلتا دیکھا، لیکن وہ کسی بات میں شریعت کے خلاف عمل کرتا ہے تو جان لو کہ وہ شیطان ہے۔ اور یہ بالکل حق ہے یہ اس لیے کہ

---

1 تفسیر روح البیان ج۳ پ۹ ص ۳۲۷۔

2 رواہ مسند احمد۔ والترمذی۔ وابنِ ماجہ۔

3 مشکوٰۃ شریف ج۲۔ حدیث ۲۶۶۰۔

شریعتِ اسلامیہ فراخ اور وسیع ہے۔ اور جب کبھی کوئی ایسی ضرورت پیش آتی ہے تو شریعت نے پہلے ہی اس کی رخصت دے رکھی ہے۔ پھر اگر وہ محلِ رخصت سے تجاوز کر لے تو یہ ضرورت کے باعث نہ ہو گا۔ بلکہ خواہشات اور شہوت اس کی موجب ہو گی۔ (میزان عمل ص ۱۶۰۔ امام غزالیؒ)

تالیاں اور سیٹیاں بجانا

مفسر قرآن حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ مسجد حرام میں نماز پڑھتے تھے تو بنی عبد الدور کے دو مرد آپ کے دائیں اور بائیں کھڑے ہو کر مُکَاءَ پرندے کی طرح سیٹی بجاتے اور زور زور سے تالیاں بجاتے تاکہ حضور ﷺ دلجمعی سے نماز نہ پڑھ سکیں اور نہ ہی احسن طریقے سے قرآن پاک پڑھ سکیں۔

اسی طرح وہ ہر مؤمن کے ساتھ کرتے۔ طرفہ یہ کہ وہ بھی اس کو اپنی نماز اور عبادت وغیرہ تصور کرتے۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ انہیں قیامت میں کہا جائے گا کہ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ۔ پس تم عذاب چکھو اس کا بدلہ جو تم کفر کرتے تھے۔[1]

1 تفسیر روح البیان ج ۳ پ ۹ ص ۳۷۲۔

حضرت سلطان باھوؒ کا ارشاد

حضرت سلطان باھوؒ فرماتے ہیں:

اگرچہ توحید میں کتنا ہی غرق ہو جائے مگر خلاف شرع ظاہر نہ ہونا چاہیے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

اَذَا رَیت رَجَلاً یطیرنی الْھَواء وَ عَشِیَ عَلَی المآءِ وَ تَرَکَ سُنَّۃً مِنْ سُنَّتِی فَاضْرِبْہُ بالنَّعلین۔

ترجمہ:(اگر تو کسی کو ہوا میں اڑتا ہوا، پانی پر چلتا ہوا دیکھے اور تجھے معلوم ہو کہ میری سنتوں میں سے کسی سنت پر عمل نہیں کرتا تو اسے جوتے مار)

یعنی اس کی خدا تعالیٰ کے نزدیک کچھ عزت نہیں ہے۔ شیطان کو خدا تعالیٰ نے اس سے زیادہ قدرت دی ہے۔[1]

خلاف شرع مجلس میں نہ بیٹھو۔ گانا حرام ہے

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں:

حدیث ابنِ عمرؓ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دعوت قبول نہیں کی، اس نے اللہ کی اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔ اور جو بلا دعوت شریک ہو گیا وہ چور بن کر شریک ہوا اور لٹیرا بن کر نکلا۔

1 عین الفقر از سلطان باھو ص ۳۵۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مذکورہ بالا احکام اس وقت ہیں جب مجلس دعوت خلاف شرع کاموں سے محفوظ ہو۔ لیکن اگر مجلس دعوت میں خلاف شرع باتیں دکھائی دیں۔ جیسے ڈھول، سارنگی، بربط، شہنائی، شربوق، شبانہ، رباب غرضیکہ ہر قسم کے باجے، اسی طرح باجہ بجانے والے اور ناچنے والے لونڈے اور جعران جس سے ترک کھیلتے ہیں۔ تو اس مجلس میں نہ بیٹھو۔ کیوں کہ یہ تمام چیزیں حرام ہیں۔

نکاح میں اعلان کے لیے صرف دف (نقارہ) بجانا مباح ہے اور نے کے ساتھ سماع کرنا اور ناچنا مکروہ ہے۔ جیسا کہ بعض مفسرین نے

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَهۡوَ الۡحَدِیۡثِ

(بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بیہودہ بات خریدتے ہیں)

میں **لَهۡوَ الۡحَدِیۡثِ** کی تفسیر گانے اور شعر سے کی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گانا دلوں میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے، جیسے سیلاب گھاس پیدا کرتا ہے۔

شبلیؒ سے گانے کے بارے میں پوچھا گیا اور کہا گیا کیا گانا ٹھیک ہے؟ فرمایا نہیں! پھر فرمایا

فَمَاذَا بَعۡدَ الۡحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ فَاَنّٰی تُصۡرَفُوۡنَ ۝[1]

---

1 سورۂ یونس، آیت ۳۲۔

عبد الوحید الحنفی

(پھر حق کے بعد بجز گمراہی کے اور کیا ہے؟ تو تم کہاں پھرے جاتے ہو؟)

کراہت کے لیے وہ ہیجان ہی کافی ہے جو گانے بجانے سے دلوں میں پیدا ہوتا ہے، شہوت بھڑک اٹھتی ہے، عورتوں کی طرف رغبت ابھر آتی ہے، نفسانی اور باطل باتیں جوش مارنے لگتی ہیں، رعونتیں نمودار ہوتی ہیں اور تھرکنے کا اور سبکی، کمینگی کا ترشح ہوتا ہے۔ جن لوگوں کا اللہ پر اور آخرت پر ایمان ہے، ان کے لیے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہونے سے زیادہ دل خوش کن اور سلامتی والی کوئی چیز ہے ہی نہیں۔[1]

عبدالوحید الحنفی

اللھو المحظور۔ ممنوع مشغلہ

(۱) مَلْعُوْنٌ مَنْ لَعِبَ بِالشَّطْرَنْجِ، وَ النَّاظِرُ اِلَیْهَا کَاٰکِلِ لَحْمِ الْخِنْزِیْرِ۔[2]

ترجمہ: جو شخص شطرنج کے ساتھ کھیلے، وہ ملعون (یعنی اللہ کی رحمت سے دور) ہے اور اس (شطرنج) کی طرف دیکھنا ایسا ہے جیسا خنزیر کا

[1] غنیۃ الطالبین ج۱، ص ۶۵۔ از شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔ ناشر نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی۔ طبع مئی ۱۹۸۹ء۔

[2] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۲۹۔ بحوالہ عبدالدان، و ابو موسیٰ و بحوالہ ابنِ حزم عن حبۃ من مسلم۔

گوشت کھانا۔

(۲) مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِیْرِ فَکَاَنَّمَا غَمِسَ یَدَہٗ فِی لَحْمِ الْخِنْزِیْرِ وَ دَمِہٖ۔ (کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۳۰۔ بحوالہ حم، م، د، ہ عن بریدۃ)

ترجمہ: جو شخص نرد (چوسر) کے ساتھ کھیلے گا وہ ایسا ہے گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبویا۔

(۳) مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ۔[1]

ترجمہ: جو شخص نرد (چوسر) کے ساتھ کھیلے گا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔

(۴) ثَلَاثٌ مِّنَ الْمَیْسَرِ: اَلْقِمَارُ وَ الضَّرْبُ بِالْکِعَابِ وَ الصَّفِیْرِ بِالْحَمَامِ۔[2]

ترجمہ: تین چیزیں جوئے میں سے ہیں: قمار بازی، چوسر کے مہروں سے کھیلنا اور حمام میں سیٹی بجانا۔

(۵) أُمِرْتُ بِھَدْمِ الطَّبْلِ وَ الْمِزْمَارِ۔[3]

ترجمہ: مجھے طبلہ اور مزامیر (ڈھول اور بانسری) کے توڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔

---

[1] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۳۱۔ بحوالہ حم، م، د، ہ، عن ابی موسیٰ۔ مسلم، ابو داؤد، ابنِ ماجہ۔
[2] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۳۲ بحوالہ د، فی مراسیلہ عن یزید بن شریح التیمی مرسلۃ۔
[3] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۳۳۔ بحوالہ ق عن ابنِ عباس۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

(۶) شَيْطَانٌ تَبِعَ شَيْطَانَةً قَالَهُ لِرَجُلٍ يَتْبَعُ حَمَامَةً۔[1]

ترجمہ: ایک آدمی کبوتری کے پیچھے دوڑ رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔

(۷) نَهِيَ عَنِ الْخَذّفِ۔[2]

ترجمہ: انگلی سے کنکری پھینکنے سے منع کیا گیا ہے۔

(۸) اِتَّقُوْا هٰذَيْنِ الْكَعْبَيْنِ الْمَوْسُوْمَيْنِ اللَّذَيْنِ يَزْجُرَانِ زَجْرًا!

فانهما من ميسر العجم۔[3]

ترجمہ: ان دو مہروں سے بچو، جنہیں کہا جاتا ہے کہ وہ ڈانٹتے ہیں۔ کیوں کہ یہ دونوں عجم کا جوا ہے۔

(۹) اِذَا مَرَرْتُمْ بِهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَلْعَبُوْنَ بِهٰذِهِ الْاَزْلَامِ وَ الشَّطْرَنْجِ وَ النَّرْدِ وَ مَا كَانَ مِنْ هٰذِهِ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ، وَ اِنْ سَلَّمُوْا عَلَيْكُمْ فَلَا تَرُدُّوْا عَلَيْهِمْ۔[4]

ترجمہ: جب تم گزرو ان لوگوں پر جو کھیلتے ہیں قرعہ کے تیروں،

---

[1] کنزالعمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۳۴۔ بحوالہ د، ھ، عن ابی ہریرۃ، ھ عن انسؓ، د عن عثمانؓ۔
[2] کنزالعمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۳۵۔ بحوالہ حم، م، ق، د، ھ عن عبداللہ بن مغفل۔
[3] کنزالعمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۳۶۔ بحوالہ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی، ق عن ابن مسعودؓ۔
[4] کنزالعمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۳۷۔ بحوالہ الدیلمی عن ابی ہریرۃؓ۔

شطرنج اور نرد سے اور جو چیزیں اس قبیل سے ہوں (ان سے کھیلنے والوں پر گزرو) تو ان کو سلام نہ کرو۔ اور اگر وہ تم کو سلام کرے پس تم ان کو (ان کے سلام کا) جواب نہ دو۔

(۱۰) اِجْتَنِبُوْا هٰذِهِ الْكَعَابَاتِ الْمَوْسُوْمَةِ الَّتِیْ یَزْجَرُ بِهَا زَجْرًا، فَاِنَّهَا مِنَ الْمَیْسِرِ۔[1]

ترجمہ: ان گوٹیوں سے بچو جن کا نام ہے کہ جو ڈانٹتی ہیں۔ اس واسطے کہ وہ جوا ہیں۔

(۱۱) مَثَلُ الَّذِیْ یَلْعَبُ بِالنَّرْدِ ثُمَّ یَقُوْمُ یُصَلِّیْ مِثْلُ الَّذِیْ یَتَوَضَّأُ بِالْقَیْحِ وَدَمِ الْخِنْزِیْرِ ثُمَّ یَقُوْمُ یُصَلِّیْ۔[2]

ترجمہ: اس شخص کی مثال جو نرد کے ساتھ کھیلے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو جائے۔ مثال اس شخص کی ہے جو پیپ اور خنزیر کے خون کے ساتھ وضو کرے اور پھر نماز کے لیے کھڑا ہو جائے۔

(۱۲) ایاکم و ھاتان الکعبتان الموسومتان اللتان تزجران زجراً!

فانھما میسر المعجم۔[3]

---

[1] کنز العمال ج۱۵ حدیث ۴۰۶۳۸۔ بحوالہ طبرانی عن ابی موسیٰ۔

[2] کنز العمال ج۱۵ حدیث ۴۰۶۳۹۔ بحوالہ حم عن ابی عبد الرحمٰن الخطیمی، ع، ق، ص عن ابی سعیدؓ۔

[3] کنز العمال ج۱۵ حدیث ۴۰۶۴۰۔ بحوالہ حم عن ابنِ مسعودؓ۔ مسند احمد بن حنبل

ترجمہ: ان دو گوٹیوں سے بچو جن کا نام ہے کہ وہ ڈانٹتی ہیں۔ کیوں کہ وہ دونوں عجم کا جواء ہیں۔

(۱۳) من لعب بالکعاب فقد عصی اللّٰہ و رسولہ۔[1]

ترجمہ: جو مہروں سے کھیلا تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(۱۴) من لعب بالمیسر ثم قام یصلی فمثلہ کمثل الذی یتوضأ طالقیح و دم الخنزیر فیقول اللّٰہ: لاتُقبل لہ صلاۃً۔[2]

ترجمہ: جو شخص جوا کھیلے پھر نماز پڑھنے لگ جائے مثل اس شخص کے ہے جو پیپ اور سُور کے خون کے ساتھ وضو کرے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (کہ) اس کی کوئی نماز قبول نہیں۔

(۱۵) من لعب بالنرد شیر فکانما غمس یدہ فی لحم الخنزیر و دمہ۔[3]

ترجمہ: جو شخص نرد (چوسر) کے ساتھ کھیلے گویا اس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں ڈبویا۔

---

1 کنزالعمال ج۱۵ حدیث ۴۰۶۴۱۔ بحوالہ حم عن ابی موسیٰ۔ مسند احمد بن حنبل

2 کنزالعمال ج۱۵ حدیث ۴۰۶۴۲۔ طبرانی عن ابی عبدالرحمٰن الخطمی۔

3 کنزالعمال ج۱۵ حدیث ۴۰۶۴۳۔ بحوالہ حم، د، ھ، ابو عوانہ عن سلیمان بن بریدۃ۔

(۱٦) قُلُوْبٌ لَاهِيَةٌ وَ اَيْدٍ عَامِلَةٌ وَ اَلْسِنَةٌ لَاغِيَةٌ۔[1]

ترجمہ: (حضور ﷺ ایک قوم پر گزرے جو نَرد کھیل رہی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے) دل غافل ہیں، ہاتھ مشقّت میں ہیں اور زبانیں بیہودہ گوئی میں۔

(۱۷) يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَلْعَبُوْنَ بِهَا۔ وَ لَا يَلْعَبُ بِهَا اِلَّا كُلُّ جَبَّارٍ، وَ الْجَبَّارَ فِي النَّارِ۔ يَعْنِيْ بِالشَّطْرَنْجِ۔ وَ لَا يُوَقَّرُ فِيْهِ الْكَبِيْرُ وَ لَا يُرْحَمُ فِيْهِ الصَّغِيْرُ۔ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا عَلَى الدُّنْيَا۔ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الْاَعَاجِمِ وَ اَلْسِنَتُهُمْ اَلْسِنَةُ الْعَرَبِ۔ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَ لَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا ممشى، اَلصَّالِحُ فِيْهِمْ مُسْتَخَفٌّ۔

اولئک شرار خلق اللہ، لا ینظر اللہ الیھم یوم القیامۃ۔[2]

ترجمہ: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آجائے گا کہ لوگ اس (شطرنج) کے ساتھ کھیلیں گے۔ اور اس کے ساتھ ہر وہ شخص کھیلے گا جو متکبر (ظالم) ہو گا اور ہر متکبر قیامت کے دن آگ میں ہو گا۔ اور یہ ایسا زمانہ ہو گا کہ اس میں لوگ بڑے کی عزت نہیں کریں گے اور

---

[1] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰٦۴۴۔ بحوالہ اب ابی الدینا فی ذم الملاھی، ق، عن یحییٰ بن ابی کثیر قال: مرّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقول یلعبون بالنرد قال فذکر فذکر۔

[2] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰٦۴۵۔ بحوالہ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ۔

چھوٹوں پر شفقت نہیں کریں گے۔ اور دنیا کے پیچھے لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔ ان کے دل عجمیوں کے ہوں گے اور زبانیں عربوں کی ہوں گی (یعنی دِل سخت اور زبانیں تیز ہوں گی) نیکی کی پہچان نہیں ہو گی اور نہ برائی کی نفرت۔ نیک آدمی اس معاشرہ میں ذلیل سمجھا جائے گا۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے برے ہیں۔ ان کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھیں گے۔

(۱۸) مَلْعُوْنٌ مَنْ لَعِبَ بِالشَّطْرَنْجِ۔[1]

ترجمہ: جو شخص شطرنج کے ساتھ کھیلے وہ ملعون ہے۔

(۱۹) اَلَا اِنَّ اَصْحَابَ الشَّاہِ فِي النَّارِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ: قَتَلْتُ وَاللّٰہِ شَاھَکَ۔[2]

ترجمہ: خبردار! بے شک شاہ یعنی شطرنج والے آگ میں ہوں گے۔ وہ جو کہتے ہیں کہ میں نے تیرے شاہ (گوٹی) کو قتل کیا۔ (یعنی

(۲۰) شَيطَان يتبع شَيْطَانَۃً قاله لرجل يتبع حمامة۔[3]

ترجمہ: حضور ﷺ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں فرمایا جو

---

[1] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۴۶۔ بحوالہ الدیلمی عن انسؓ۔

[2] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۴۷۔ الدیلمی عن ابنِ عباس۔

[3] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۴۸۔ بحوالہ حم، د، ھ، ق عن ابی ہریرةؓ۔

کبوتری کے پیچھے دوڑ رہا تھا:

”یہ ایک شیطان ہے جو شیطانی (کبوتری) کے پیچھے دوڑ رہا ہے“۔

(۲۱) ان اللہ تعالٰی ینظر فی کل یوم ثلاثمائۃ و ستین نظرۃ، لا ینظر فیھا الی صاحب الشاہ یعنی الشطرنج۔[1]

ترجمہ: اللہ تعالٰی ہر روز اپنے بندوں کو تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ دیکھتے ہیں لیکن (ان ۳۶۰ مرتبہ میں) ایک مرتبہ بھی صاحب الشّاہ یعنی شطرنج کھیلنے والے کو نہیں دیکھتے۔

(۲۲) للّٰہ تبارک و تعالٰی لوح ینظر فیہ فی کلّ یوم ثلاثۃ مائۃ وّ ستّین نظرۃ یرحم بھا عبادہ۔ لیس لاھل الشّاہ فیھا نصیب۔[2]

ترجمہ: اللہ تبارک و تعالٰی کی ایک تختی ہے، جس میں ہر دن میں ۳۶۰ مرتبہ دیکھتے ہیں، جس کے ساتھ اپنے بندوں پر رحم فرماتے ہیں، اس میں اہل الشاہ (شطرنج والے) کے لیے کوئی حصہ نہیں۔

التغنی المحظور۔ ممنوع گانا

(۱) الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماءُ البقل۔[3]

---

[1] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۴۹۔ بحوالہ الدیلمی عن واثلۃؓ۔

[2] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۵۰۔ بحوالہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن واثلۃؓ۔

[3] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۵۱۔ بحوالہ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاہی عن ابنِ مسعودؓ۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

ترجمہ: گانا دِل میں منافقت کو اس طرح اگاتا ہے جس طرح پانی سبزہ کو اگاتا ہے۔

(۲) الغناء ینبت النفاق فِی القُلب کَمَا ینبت المَاء الزَرْع۔[1]

ترجمہ: گانا منافقت کو دل میں اس طرح اگاتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔

(۳) مَنِ استَمع الٰی صَوُت غنَاء لم یؤذَنُ لَه ان یَستَمع الرَوحانیین فِی الُجنّۃ، قال: وَ مَن الرُوحَانیون؟ قرّاءُ اَهلُ الجَنَّۃ۔ (کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۵۳۔ بحوالہ الحکیم عن ابی موسیٰ)

ترجمہ: جس نے گانے کی آواز کی طرف کان لگایا تو اس کو جنّت میں روحانیّین (کی آواز) سننے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کسی نے پوچھا (اے اللہ کے رسول) روحانیّون کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جنتیوں کے قاری۔

(۴) صَوُتَان مَلعُونَان فِی الدُّنیَا وَ الآخرَۃ: مزمارٌ عِندَ نِعمۃٍ، و رنۃٌ عِندَ مُصِیبَۃ۔[2]

ترجمہ: دو آوازیں دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور

---

[1] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۵۲۔ بحوالہ بیہقی شعب الایمان عن جابرؓ۔

[2] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۵۴۔ بحوالہ البزار و ایضاً عن انسؓ۔ کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۶۵۔ بحوالہ ابن مردویہ والبزار، سعید ابن منصور فی السنۃ۔

ہیں۔ خوشی کے وقت مزمار (بانسری) کی آواز اور مصیبت کے وقت نوحہ (بلند آواز سے رونے) کی آواز۔

(۵) نَھی عَنِ الْغنَاء و الاستماع الی الغناء، و عن الغیبة و الاستماع اِلَی الغِیْبة، وَ عَنِ النَّمِیْمَة وَ الاِسْتِمَاع اِلَی النَمِیْمَة۔[1]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے منع فرمایا گانا گانے سے اور گانا سننے سے، غیبت کرنے سے اور غیبت سننے سے، چغلی کرنے سے اور چغلی سننے سے۔

(۶) نَھِی عَنْ ضَرْبَ الدَّفَّ وَلعب الصَّنبحِ وَضرب الزمَارة، لست من دِدو لا الددمنی۔[2]

ترجمہ: ڈفلی، جھانجھ اور بانسری بجانے سے روکا گیا ہے۔ نہ کھیل تماشے سے میرا کوئی تعلق ہے اور نہ وہ کھیل کود میرا مشغلہ ہے۔ نہ کھیل تماشے سے مجھے کچھ لگاؤ ہے۔

(۷) لَسْتَ مِن دِدِو لا ددمنی!

[1] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۵۵۔ بحوالہ طبرانی و للخطیب فی التاریخ اطلقت و الابنیتہ۔ عن ابنِ عمرؓ۔

[2] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۵۶۔ بحوالہ للبخاری فی الادب المفرد للبیہقی فی السنن اطلقت عن انسؓ طبرانی عن معاویہؓ۔

وَلَسْت من البَاطِل وَلَا البَاطل منی۔ [1]

ترجمہ: نہ کھیل کود میرا مشغلہ ہے، نہ باطل کو میں پسند کرتا ہوں۔

نہ باطل میرا طریقہ ہے۔

(۸) اِذَا کان یوم القیامة قال الله عزوجل:

این الَّذِیْن کَانوا ینزھون اسمَاعِھِم وَ ابْصَارھِمْ عَن مَزَامِیْر اشَیْطَان؟ میزوھم،

فیمیزون فِیْ کتب المسلک و العنبر، ثُمّ یَقُول لِلْملَائکة اسمعوھم تَسْبِیْحِی وَ تَمْجِیْدِیْ، فَیسمعُوْن بِاَصْوَاتِ لَمْ یسْمَعِ السَامعُوْنِ بِمِثْلِھَا۔ [2]

ترجمہ: جب قیامت کا دن ہو گا، اللہ عزّوجلّ ارشاد فرمائیں گے: کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے کانوں کو اور اپنی آنکھوں کو شیطان کے مزامیر (بانسریوں) سے بچاتے تھے؟ ان کو علیحدہ کرو۔ پس ان لوگوں کو مشک اور عنبر کی ٹیلوں میں علیحدہ کر دیا جائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا ان کو میری پاکی اور بزرگی سناؤ تو یہ لوگ ایسی آواز سے لطف اندوز ہوں گے جس کی طرح سننے والوں نے نہیں سنا ہو گا۔

---

[1] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۵۷۔ بحوالہ ابنِ عساکر عن انسؓ۔

[2] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۵۸۔ بحوالہ دار قطنی فی السنن والدیلمی عن جابرؓ۔

(۹) ایاکم و استماع المَعازفُ وَ الغنَاء! فانهما یَنبتان النفَاق فِیۡ القُلب کَمَا ینبت الماَء البقل۔[1]

ترجمہ: اور گانے سننے سے بچو۔ کیوں کہ یہ دونوں چیزیں دِل میں نفاق اس طرح اگاتے ہیں جس طرح پانی سبزہ کو اگاتا ہے۔

(۱۰) حبُّ الغِنَاء ینبت النفَاقِ فی القُلب کَمَا ینبت المَاء العشُب۔ (کنزالعمال ج۱۵ حدیث ۴۰۶۶۱۔ بحوالہ الدیلمی عن ابی ہریرۃؓ)

ترجمہ: گانے کی محبت دل میں منافقت اس طرح اگاتی ہے جس طرح پانی گھاس کو اگاتا ہے۔

(۱۱) من قعد الی قَینَةٍ سیتمع مِنهَا صبَّ اللہ فِی اذنیه الآنک یَوۡمِ القِیَامَة۔[2]

ترجمہ: جو شخص گانا سننے کے لیے گوّیے کے پاس بیٹھ گیا، اللہ تعالیٰ اس کے دونوں کانوں میں قیامت کے دِن سیسہ ڈالے گا۔

(۱۲) اَلۡغِنَاءوَ اللَّهوُ یتبتان النفَاق فِی القَلۡب کَمَا ینبُت المَاء العشُب وَ الَّذِیۡ نَفۡسِیۡ بِیَده! انَ القُرآن وَ الذِکُر لینبتان الاِیۡمَانِ فی القُلُب کَمَا ینبت المَاء العشب۔ (کنزالعمال ج۱۵ حدیث ۴۰۶۶۲۔ بحوالہ الدیلمی عن انسؓ)

عبدالوحید

---

[1] کنزالعمال ج۱۵ حدیث ۴۰۶۵۹۔ بحوالہ ابن صصری فی امالیہ عن ابنِ مسعودؓ۔
[2] کنزالعمال ج۱۵ حدیث ۴۰۶۶۴۔ بحوالہ ابن صصری فی امالیہ لابنِ عساکر عن انسؓ۔

ترجمہ: گانا اور بیہودہ گوئی دل میں منافقت کو اس طرح اگاتے ہیں جس طرح پانی گھاس کو اگاتا ہے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! بے شک قرآن اور ذِکر دل میں ایمان اس طرح اگاتے ہیں جس طرح پانی گھاس کو اگاتا ہے۔

(۱۳) لا آذن لک و لا کرامَةَ و لا نِعْمة عَیْن، کذَبیت ای عَدُوُ اللہ!

لَقَدْ رزق اللہ حَلَالاً طَیِّباً فاخترت مَا حَرَّم اللہ عَلَیْک مِن رزقه مَکَان مَا احلّ اللہ لک مِنْ حَلَاله، وَ لَو کُنْت تقَدَّمْتُ الَیْک نَفَعلْت بک وَ فَعَلْت، قم عنی وتب الی اللہ،

اما! ان لو فلت بَعْدَ التقَدَمة شَیْئًا ضرَبتک ضَرْباً وجَمِیْعاً۔

وَ حلقتَ رَاسک مِثْلة وَ نفیتَک مِنْ اَهْلک و احلت سلبک نهبة لفتیان اَهْل الْمَدِیْنَة هؤلَاء العَصَاة۔

کُل مَاتَ مِنهُم بِغَیر تَوْبَة حَشَره اللہ یَوم الْقِیَامة کَمَا کَانَ فِی الدُّنْیَا محنثا عریانا لَا یستتر مِنَ النَّاس بهدبة کلما قَامَ صرع۔[1]

---

[1] کنز العمال ج۱۵ حدیث ۴۰۶۶۴۔ بحواله للبیقی فی شعب الایمان طبرانی عن صفوان بن امیه ان عمرو بن قره قال: یارسول اللہ! کتبت علی الشقوة فلا ارادنی ارزق الا من دفی بکفی

ترجمہ: صفوان بن امیہ سے روایت ہے کہ عمرو بن قرہ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھ پر بد بختی مسلط کر دی گئی۔ سو میں نہیں دیکھتا کہ مجھے میرے طبلے کے بغیر ضرورت کے مطابق روزی مل جائے۔ تو کیا آپ مجھے ایسے گانے کی اجازت دیتے ہیں جس میں کوئی بے حیائی کی بات نہ ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تجھے ہرگز اجازت نہیں دیتا اور (اس طرح روزی کمانے سے) نہ تجھے کبھی اسلام میں عزت نصیب ہو گی اور نہ تیری آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہو۔ اے اللہ کے (فرمان کے) دشمن تو نے غلط بولا (کہ ڈفلی بجانے اور گانا بجانے کے بغیر روزی نہیں ملے گی) اللہ تعالیٰ نے تجھے حلال طیب رزق دیا (جس کے مقابلہ میں) تو نے اس روزی کو اختیار کیا جو تیرے لیے اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا تھا۔ اپنے رزق میں سے اس کے بدلے جو اللہ نے تیرے لیے اپنے حلال رزق میں سے حلال کر دیا تھا۔ اگر میں تمہارے پاس پہلے آجاتا تو میں تمہاری وہ حالت کرتا کہ تم یاد رکھتے۔ کھڑا ہو میرے پاس سے اور اللہ کے سامنے توبہ کر۔

فتاذن لی فی الغناء من غیر ناحشة؟ قال: فذکرہ!
ورواہ الدیلمی الی قولہ: قم عنی وتب الی اللہ۔ وزاد: واوسع علی نفسک وعیالک حلالاً، فان ذلک جھاد فی سبیل اللہ۔ واعلم ان عون اللہ مع صالحی النجار۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

یہ دیلمی کی روایت ہے جس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے، اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے حلال سے وسعت پیدا کر۔ کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد (کی طرح) ہے۔ اور یہ جان رکھو! کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ ہے۔ اب جب تم (پوچھنے کے لیے) آچکے تو آنے کے بعد تم نے پھر کوئی ایسا کام کیا تو میں تمہاری دردناک پٹائی کروں گا۔ بطورِ سزا تمہارا سر منڈواؤں گا اور تمہیں تمہارے گھر والوں سے جدا کر دوں گا اور تمہارا یہ سامان مدینہ کے نوجوانوں کے لیے حلال کر دوں گا۔ (یہ گویئے) نافرمان لوگ ہیں)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

جو بھی مر گیا ان میں سے بغیر توبہ کے اس کا حشر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی حالت میں کرے گا گویا کہ وہ دنیا میں ننگا مُخنّث تھا اور لوگوں سے ذرا بھر پردہ نہ کرتا تھا۔ یہ آدمی جب اٹھے گا تو مر گی پڑ جائے گی۔

(۱۴) مَنْ مَّاتَ وَ لَہ قینۃ فَلَا تَصلوا عَلَیْہِ۔[1]

ترجمہ: جو شخص اس حال میں مرے جس کی کوئی لونڈی گلوکار (گویّا) ہو تو اس کا جنازہ نہ پڑھو۔

---

[1] کنز العمال حدیث ۴۰۶۶۶۔ بحوالہ الحاکم فی تاریخہ۔ والدیلمی عن علی، وفیہ داود بن سلیمان الخواص عن حازم، وابنِ حلۃ قال الازدی ضعیف جداً۔

- حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب کو اس کا نام بدل کر پئیں گے اور ان کے سامنے معارف اور مزامیر کے ساتھ عورتوں کا گانا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو زمین کے اندر دھنسا دے گا اور بعض کی صورتیں مسخ کر کے بندر اور سور بنا دے گا۔ (مسند احمد۔ ابو داؤد)

اللهو و اللعب۔ برے کھیل تماشے اور شراب نوشی

(۱۵) عن علی عن النبی ﷺ قال: تمسخ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِیْ قردة و طَائِفَة خَنَازِيْر، و يخسف بطائفة، و يرْسل علی طائفة مِنْهُمْ الرِيْح العَقِيْم، بانّهُمْ شربُوا الخمر و بسوا لحَرِيْر و اتَّخذُو القَيان وَ ضربُوا بالدّفوف۔[1]

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا "میری امت میں سے ایک گروہ مسخ ہو کر اس سے بندر بنیں گے اور ایک گروہ سے سور بنیں گے۔ اور ایک گروہ زمین میں دھنس جائے گا اور ایک گروہ پر ہوا بھیج دی جائے گی۔ کیوں کہ انہوں نے شراب پی لی اور ریشم پہنا اور گویے رکھے اور طبلے بجائے۔

[1] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۷۰۔ بحوالہ ابنِ ابی الدنیا فی ذم الملاہی و ابو الشیخ فی الفتن۔

خادم اہلسنت عبد الوحید الحنفی

النَّرد۔ چوسر کھیلنا

(۱۶) عَنْ زید بْنِ الصلت انه سمِع عُثْمَان رضی اللہ عنہ وَ هُوَ المنبُر يَقُوْل: يَا اَيّهَا النَّاس! اياكم المَيْسر۔ يريد النَّرد۔ فانهَا قَدْ ذكرت عَلَى انهَا فِي بيوُت نَاس مِنكُم، فمَنَ كَانَت فِيْ بَيته فَلْيحَرِّقها او يكسرهَا، وَ قَالَ عُثْمَان مَرة اخْرِىٰ وَ هُوَ عَلٰى المنبُر: يَا اَيُّهَا النَّاس! اِنِّى قَدْ كلمتكُمْ فِي هَذَا النَّرد و لم اركم اخرجتمُوهَا، فلقَدر هممت ان آمر بجزم الحطب ثُمّ ارسل اِلى بيوُت الَّذِيْنَ هى بيُوتهم فَاحَرقهَا عَلَيْهِمْ۔[1]

ترجمہ: حضرت زید بن صلتؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا "اے لوگو! اپنے آپ کو جوئے سے بچاؤ یعنی نرد (چوسر) سے۔ کیوں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ چیز تم لوگوں میں سے بعض کے گھروں میں موجود ہے۔ پس جس گھر میں ہو تو اس کو جلادے یا توڑ دے۔

(چند دِن بعد) ایک مرتبہ پھر حضرت عثمانؓ نے منبر پر فرمایا: "اے لوگو! میں نے تم سے اِس نرد (چوسر) کے بارے میں بات کی تھی اور میں نے تم کو (یہ چیزیں گھروں سے) نکالتے ہوئے نہیں

---

[1] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۷۱۔ بحوالہ بخاری و مسلم۔

دیکھا۔ پس تحقیق میں نے مصمّم ارادہ کیا ہے کہ لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دوں۔"

اس کے بعد انہوں نے (ایک قاصد) بھیجا ان لوگوں کے گھروں کی طرف جن کے گھروں میں یہ چیز تھی اور اس کو جلا ڈالا۔

(۱۷) عن علی قال: النّردو الشطرنج من المیسر۔[1]

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "نرد (چوسر) اور شطرنج جوئے میں سے ہے۔"

الشطرنج۔ کھیل کو بند کرانا

(۱۸) مسنَدُ عَلِیٍ عَنْ عمَار بن اَبِیْ عَمَار ان عَلَیا مربقوم یَلْعبُوْن بالشطْرَنْج موتب عَلَیْھِمْ فقَال: اما وَ اللہ لغیر ھَذَا خلقتم!

وَلَو ان سنة لضَرَبت بھَا وجُوْھکُمْ۔[2]

حضرت علیؓ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو شطرنج کھیل رہے تھے۔ تو حضرت (حضرت علیؓ) ان پر کود پڑے اور فرمایا: اللہ کی قسم! تم اس کے لیے نہیں پیدا کیے گئے ہو۔ اور اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ ایک طریقہ بن جائے گا تو میں اسے تمہارے چہروں پر مارتا۔

---

[1] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۷۲۔ بحوالہ لابنِ ابی شیبۃ۔ وابن المنذر ابنِ ابی حاتم، و بخاری و مسلم۔

[2] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۷۷۔ بحوالہ بخاری و مسلم و ابن عساکر۔

(۱۹) عَنْ عَلِی انه مَرَّ بقَوم یَلْعَبون بالشَّطرنج فقَال: مَاهَذه التَمَاثِیْل الِتیْ اَنْتم لَهَا عَاکفُون۔ لئن یَمُس احدَکُم جمراً حری یطفا خیر لهٔ من ان یَمُسها۔[1]

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے جو شطرنج کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ پس فرمایا: یہ کیا مورتیاں ہیں جن کو تم پکڑے ہوئے ہو۔ اگر تم میں سے کوئی ایک انگارے کو اپنے ہاتھ میں اٹھا لے۔ یہاں تک کہ وہ انگارہ بجھ جائے تو اس کے لیے یہ اس شطرنج کے پکڑنے سے بہتر ہے۔

(۲۰) عَنْ عَلِی قَالَ: لا نُسلِم عَلَی اصْحَاب النّرد شیر و الشطرنْج۔ (کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۷۹۔ بحوالہ لابنِ عساکر)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہم نرد (چوسر) اور شطرنج والوں کو سلام نہیں کرتے۔

لعب الحمام۔ کبوتر سے کھیل

(۲۱) عَنْ عُثْمَانَ ان رَسُول اللهﷺ رای رجلاً و راء حَمَام۔ فقَال: شَیطَانٌ یتبع شَیطانا۔[2]

---

[1] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۷۸۔ بحوالہ ابنِ ابی شیبۃ، وعبد بن حمید، وابنِ ابی الدینا فی ذم الملاہی، و ابنِ المنذر، وابنِ ابی حاتم، وبخاری و مسلم۔

[2] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۸۰۔ بحوالہ للبیہقی فی شعب الایمان۔

ترجمہ: حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کبوتر کے پیچھے (بھاگتا ہوا) دیکھا تو فرمایا کہ شیطان ہے، شیطان کے پیچھے جارہا ہے۔

الغناء۔ گانا گانے سے منع فرمانا

(۲۲) عَنْ عَلِي قَالَ: نَهى رَسُول اللهِ ﷺ عَن الْمُغَنَّيَاتِ و عن النَّوَاحَاتِ وَ عن شَرَائِهِنّ وَ عَنْ بَيْعِهِنَّ وَ التَّجَارِةِ فِيْهِنْ، قَالَ: وَ كَسْبهُنَّ حَرَامٌ۔ [1]

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے منع فرمایا گانے والیوں سے اور نوحہ کرنے والیوں سے اور (اس قسم کی لونڈیوں کے) بیچنے اور خریدنے سے اور ان کی تجارت سے (اور) فرمایا: "ان کی کمائی حرام ہے۔"

طبلہ سارنگی کے اوزار توڑنے کا حکم

(۲۳) عَنْ عَلِي قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُعِثْتُ بِكَسْر الْمَزَامِيْر، وَ اَقْسَمَ رَبى عَزَّوَجَل لَا يَشْرِبُ عَبْدُ فِي الدُّنْيَا خَمرًا اِلَّا سَقَاهُ اللهُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَمِيْمًا مُعَذَّبًا هُوَ اَوْ مَغْفُورا۔ ثُمَّ قَالَ رَسُوْل اللهِ ﷺ:

---

[1] کنزالعمال ج۱۵ حدیث ۴۰۶۸۱۔ بحوالہ مسند ابی یعلیٰ

كَسْبُ الْمُغَنِّيْ وَالْمُغَنِّيَةِ حَرَامٌ۔
وَ كَسْبُ الزَّانِيَةِ سِحْتَ، وَ حَق عَلَى اللهِ لَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ بَدَنًا نَبَتَ مِنَ السحتِ۔[1]

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے مزامیر (گانے بجانے کے اوزار) توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ اور اللہ عزوجل کی قسم کھائی کہ جو کوئی بندہ دنیا میں شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کھولتا ہوا پانی پلائے گا۔ اس کو عذاب دے گا یا اس کو بخشش دے گا۔ اس کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا گانا گانے والے اور گانا گانے والی کی کمائی حرام ہے، زانی عورت کی کمائی باطل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایسے جسم کے لیے جنت میں داخل نہ ہونے کا فیصلہ فرمائے جو حرام چیز سے پھلا ہو۔

گانا گانے اور شراب پینے پر سزا

(۲۴) من مُسندِ رَافِعِ بن خَدِيْج عَنْ هَشَامِ بن العَاص عَنْ اَبِيْه عَنْ جَدِّهٖ رَبِيْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَكُوْنُ

[1] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۸۲۔ بحوالہ ابو بکر الشافعی فی الغیلانیات۔ نسائی وسندہ ضعیف۔

فِی آخِرِ اُمَّتِیْ الخَسَفُ وَ المَسَخُ القَذَفُ! قَالُوْا: بِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ؟ قَالَ: بِاتِّخَاذِھِمُ الْقِیْنَافِ وَشُرْبِھِمُ الْخُمُوْر۔[1]

ترجمہ: ہشام بن العاص اپنے والد (عاص) سے اور وہ اپنے والد ربیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ میری امت کے آخر میں خسف اور مسخ ہو گا۔ لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! یہ کیوں ہو گا (تو) آپ ﷺ نے فرمایا ان کا گانا گانے والیاں خریدنے اور ان کا شرابوں کے پینے کی وجہ سے۔

گانا گانے کے بجائے قرآن پڑھیں

(۲۵) عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: بینا النبی ﷺ یَمْشِیْ فِیْ بَعْضِ سککِ المدینۃ اِذْمَرَّ الشَّابُ وَ ھُوَ یُغَنِّیْ فَوَقَفَ عَلَیْہِ فَقَالَ: وَیْلَکَ یَا شَاب! ھَلَّا بِالْقُرآنِ تُغَنِّیْ۔ قَالَھَا مِرَارًا۔[2]

ترجمہ: حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ ہمارے درمیان نبی ﷺ مدینہ کی ایک گلی میں جا رہے تھے کہ ایک نوجوان گزرا اور گانا گا رہا تھا۔ تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے "اے نوجوان تیرا بھلا ہو، کیا تو قرآن (پاک) کے ساتھ نہیں گنگنا

---

[1] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۸۳۔ بحوالہ لابنِ عساکر۔

[2] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۸۴۔ بحوالہ الحسن بن سفیان والدیلمی۔

سکتا۔“

نبی ﷺ نے یہ جملہ بار بار فرمایا۔

(۲۶) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: کُنْتُ اَسِیْرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعْتُ صَوْتَ زَامِرٍ رَعَا فَعَدَلَ عَنِ الطَّرِیْقِ ثُمَّ قَالَ: یَانَافِعُ! هَلْ تَسْمَعُ شَیْئًا؟ قُلْتُ: لَا، ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الطَّرِیْقِ ثُمَّ قَالَ: هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَعَلَ۔ (کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۸۵ بحوالہ لابنِ عساکر)

ترجمہ: حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ میں ابنِ عمرؓ کے ساتھ چل رہا تھا۔ پس میں نے مزامیر کی آواز سنی۔ پس واپس لوٹے اس راستے سے پھر فرمایا اے نافع! کیا تو کچھ سن رہا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں جی۔ پھر لوٹے پہلے راستے کی طرف اور فرمایا میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

ڈفلی بجانے اور بانسری بجانے سے منع کرنا

(۲۷) مسند علی عَنْ مَطَرِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ ضَرْبِ الدَّفِّ وَ لَعِبِ الصَّنْجِ وَ صَوْتِ الزَّمَارَةِ۔[1]

ترجمہ: مطر بن سالم حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں

---

[1] کنز العمال ج ۱۵ حدیث ۴۰۶۸۶۔ بحوالہ دار قطنی فی السنن۔ قال فی المغنی مطر بن سالم عن علی مجہول۔

نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈفلی بجانے، جھانجھ سے کھیلنے اور بانسری کی آواز (سننے) سے منع فرمایا ہے۔

قیامت کے روز گانا سننے والوں کے کانوں میں سیسہ ڈال دیا جائے گا

- حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گانے والی عورت کے پاس گانا سننے کی غرض سے بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈال دے گا۔(احکام القرآن۔ مفتی محمد شفیع صاحبؒ)
- حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب، جوئے، طبلہ اور سارنگی کو حرام فرمایا ہے۔ اور فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔(مسند احمد، ابوداؤد)
- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گانا سننا گناہ ہے۔ اس کے پاس بیٹھنا فسق ہے اور اس کی لذت حاصل کرنا کفر ہے۔(نیل الاوطار)
- در مختار میں ہے کہ گانا سے لذت حاصل کرنے سے مراد اس کے نغمہ سے لذت حاصل کرنا ہے۔(نیل الاوطار)

عبدالوحید الحنفی

گانا بجانے اور سننے پر سخت وعیدیں

(۲۹) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں میری امت کے کچھ لوگوں کی صورتیں مسخ کر کے بندر اور سور بنا دیا جائے گا۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ مسلمان ہوں گے۔ تو ارشاد فرمایا ہاں وہ اس بات کی گواہی دینے والے ہوں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد اور لاشریک ہے۔ اور روزہ بھی رکھتے ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان کا قصور کیا ہو گا۔ تو ارشاد فرمایا:

وہ گانے بجانے میں مشغول ہوں گے اور شراب پیا کریں گے۔ وہ رات شراب پینے اور دوسرے کھیل کود میں گزاریں گے۔ جب صبح کو اٹھیں گے تو ان کے چہرے مسخ ہو چکے ہوں گے۔[1]

- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گانا دل میں نفاق کو یوں اگاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو۔ (بیہقی۔ ابوداؤد)
- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد

[1] مسند ابن حبان۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

فرمایا کہ میں مزامیر یعنی گانے بجانے کے آلات کو توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

- دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ڈھول اور طبلہ بجانے اور بانسری کی آواز سننے سے منع فرمایا۔(ونیل الاوطار)
- حضرت عمرؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ گانے والی عورت کی کمائی حرام ہے۔ اور اس کا گانا بھی حرام ہے۔(نیل الاعطار بحوالہ طبرانی)

تماثیل۔ تصاویر جس گھر میں ہوں، فرشتے داخل نہیں ہوتے

(۱) قال لی جبریل: انا لا ندخل بیتا فیه کلب و لا تصاویر۔[1]

ترجمہ: (نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ) مجھ سے جبریلؑ نے فرمایا کہ "ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔

(۲) لا تدخل الملائکة بیتا فیه جرس، و لا تصحب رکبا فیه جرس۔ (کنزالعمال حدیث ۴۱۵۵۵۔ بحوالہ نسائی عن ام سلمة)

ترجمہ: فرشتے ایسے گھروں میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو اور نہ اس قافلے کے ساتھ ملتے ہیں جس میں گھنٹی ہو۔

---

[1] بخاری، عن ابنِ عمر، م عن عائشہ، مسلم و ابوداؤد، عن میمونہ، مسند احمد بن حنبل، عن اسامہ بن زید و بریدة۔ کنزالعمال حدیث ۴۱۵۵۴۔

مورتیاں اور تصاویر گھروں میں نہ لٹکائیں

(۳) لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ تماثیل اور تصاویر۔[1]

ترجمہ: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں مورتیاں یا تصویریں ہوں۔

(۴) لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ و لا کلب و لا جنب۔[2]

ترجمہ: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو یا کتا ہو یا ایسا آدمی ہو جو (حرام کاری سے) حالتِ جنابت میں ہو۔

(۵) لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ الا رقم فی ثوب۔[3]

ترجمہ: فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو مگر وہ جو کپڑے میں پوشیدہ ہو۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

رحمت کے فرشتے کن گھروں میں داخل نہیں ہوتے

(۶) ان الملائکۃ لاتدخل بیتا فیہ تماثیل او صورۃ۔[4]

ترجمہ: بے شک فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں مورتیاں یا تصویر ہو۔

---

[1] کنزالعمال حدیث ۴۱۵۵۶۔ بحوالہ مسلم عن ابی ہریرۃ۔

[2] کنزالعمال حدیث ۴۱۵۵۷۔ بحوالہ ابوداؤد۔ نسائی۔ للحاکم مستدرک۔ عن علی۔

[3] کنزالعمال حدیث ۴۱۵۵۸۔ بحوالہ مسند احمد بن حنبل، بخاری و مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن ابی طلحۃ۔

[4] کنزالعمال حدیث ۴۱۵۵۹۔ بحوالہ مسند احمد۔ ترمذی۔ ابنِ حبان، عن ابی سعد۔

فرشتے کس گھر میں داخل نہیں ہوتے

(۷) ان الملائکۃ لاتدخل بیتا فیہ کلب و لا صورۃ۔[1]

ترجمہ: بے شک فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو۔

(۸) ان الملائکۃ لاتدخل بیتا فیہ کلب۔[2]

ترجمہ: بے شک فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔

جس گھر میں جرّس ہو، فرشتے داخل نہیں ہوتے

(۹) لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ جرس۔[3]

ترجمہ: فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔

(۱۰) لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب و لا صورۃ۔[4]

ترجمہ: اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

---

[1] کنزالعمال حدیث ۴۱۵۶۰۔ بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان عن علیؓ۔

[2] کنزالعمال حدیث ۴۱۵۶۱۔ طبرانی۔ والیضاً المقدسی عن ابی امامۃ۔

[3] کنزالعمال حدیث ۴۱۵۶۲۔ ابوداؤد عن ابی ہریرۃؓ۔

[4] کنزالعمال حدیث ۴۱۵۶۳۔ مسند احمد۔ بخاری و مسلم۔ ترمذی۔ نسائی عن ابی طلحۃ۔

تصاویر گھر سے اتارنے کا حکم

(۱۱) امیطی عنی قرامک، فانه لا یزال تصاویره تعرض لی فی صلاتی۔[1]

ترجمہ: مجھ سے اپنا (یہ منقش) پردہ دور کرو۔ اس کی صورتیں نماز میں برابر مجھے بے چین کرتی رہیں۔

جس نے تصویر بنائی، آخرت میں عذاب ہو گا

(۱۲) اما علمت ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة، و ان من صنع الصورة يعذب يوم القيامة فيقال: احيوا ما خلقتم۔[2]

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ترجمہ: کیا تجھے معلوم نہیں کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور یہ کہ جس نے تصویر بنائی اس کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ پس کہا جائے گا کہ جس چیز کو تو نے بنایا اس کو زندہ کرو۔

سود کھانے اور تصویر اتارنے پر لعنت

عَنْ اَبِیْ جیفةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْکَلْبِ

---

1 کنزالعمال ج۱۵ حدیث ۴۱۵۶۴۔ بحوالہ مسند احمد، بخاری عن انسؓ۔

2 کنزالعمال حدیث ۴۱۵۶۵۔ بحوالہ بخاری عن عائشہ۔

وَ كَسَبِ الْبَغِيِّ وَ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوَ وَ مُؤْكِلَه وَ الْوَشِمَةَ وَ الْمَسْتُوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: ابو جحیفہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے خون کی قیمت، کتے کے مول، زانیہ کی کمائی سے منع کیا ہے۔ اور سود کھانے والے، کھلانے والے پر، گودنے والی عورت پر، گودوانے والی عورت پر، اور تصویر اتارنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔[1]

خادم اہلسنّت حافظ عبد الوحید الحنفی

1 مشکوۃ شریف ج ۲ حدیث ۲۶۴۵۔ بحوالہ بخاری شریف۔

سازوں سے گانا ہے عذاب کو بلانا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حامداً و مصلیاً۔ اما بعد بندہ رحمت اللہ الحسینی عرض کرتا ہے کہ اس زمانہ میں سرود اور راگ کا رواج عام ہو رہا ہے۔ حدیث پاک میں اس کے غالب ہونے پر مختلف عذابوں کے آنے کی اطلاع دی گئی ہے۔ نیز راگ اور باجوں کا اثر عقائد پر خراب پڑتا ہے۔ یعنی یہ ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ اس لیے بندہ نے ارادہ کیا کہ آپ حضرات کی خدمت میں چند احادیث پیش کروں۔ تاکہ نفع ہو اور بندہ کے حسن خاتمہ کا ذریعہ ہو۔

رحمت اللہ الحسینی[1]

۱۸ مئی ۱۹۷۷ء

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ الرَّحْمٰنُ وَ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ وَ جَعَلَ اللِّسَانَ لِاِظھار مَافِی الضَّمِیْرِ اٰلَہ الْبَیَانَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ صَاحِبِ الْبَیَانِ وَ فَصِیْحِ اللِّسَانِ شَفِیْعِ الْاُمۃ الَّتِیْ ارْتَکَبَتْ الْعِصْیَانَ وَ

[1] حضرت مولانا رحمت اللہ الحسینی صاحب فاضلِ دارالعلوم دیوبند خلیفہ مجاز حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ نے یہ رسالہ لکھا ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

عَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ وَ اَصْحَابِهِ الْمُتَّقِیْنَ اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا ۝

تم لوگوں کے لیے یعنی ایسے شخص کے لیے جو اللہ سے اور روزِ آخرت سے ڈرتا ہو، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔ (اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہو اور آخرت کے دن کا یقین رکھتا ہو (مبداء اور معاد پر پورا یقین ہو) اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو (یعنی مومن کامل ہو اور پورا مطیع ہو) رسول اللہ ﷺ میں عمدہ نمونہ موجود تھا۔

انسان فطرۃً یعنی فطری طور پر مقلد واقع ہوا ہے۔ جس قسم کے لوگوں میں رہتا ہے، ان لوگوں جیسے افعال کرتا ہے، ان کی عادات اختیار کرتا، اور ان کی پیروی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ان جیسا ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں اور باپ اس کو یہودی بنا لیتے ہیں یا نصرانی بنا لیتے ہیں یا

مجوسی بنا لیتے ہیں۔ یعنی اس کے ماں باپ جس مذہب پر ہوتے ہیں اور ان کو جس قسم کے اعمال کرتے دیکھتا ہے، خود بھی وہی افعال اور اعمال ان کی تقلید کرتے ہوئے، ان کی دیکھا دیکھی کرتا ہے۔ اور اسی مذہب کو اختیار کرلیتا ہے۔ اگر وہ مسلمان ہوتے ہیں تو وہ بھی مسلمان رہتا ہے اور اگر وہ یہودی ہوتے ہیں تو ان کی اقتداء کر کے وہ یہودی بن جاتا ہے۔ اور اگر وہ نصرانی ہوتے ہیں تو وہ بھی ان جیسے افعال کر کے نصرانی ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ مجوسی ہوتے ہیں تو وہ بھی ان کی تقلید کر کے مجوسی بن جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جن بعض خاندانوں میں جاہلیت کی رسومات پائی جاتی ہیں، وہ لوگ ان رسومات کی وجہ سے باوجود بڑے بڑے تنگ ہونے اور بڑی بڑی تکلیفیں برداشت کرنے کے وہ ان رسومات کو چھوڑ نہیں سکتے۔ کیوں کہ تقلیداً ان رسومات کو اختیار کر چکے ہوتے ہیں اور تقلید ان کی فطری چیز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر بڑی مہربانی فرمائی کہ پہلے تو ہر بچہ کو فطرۃ پر پیدا فرمایا، پھر اس کی فطری حالت کو بحال رکھتے ہوئے اس کی دنیا و آخرت کی کامیابی کے لیے اپنا پیارا اور خاص خلیفہ نمونہ کے لیے بھیجا۔ جس کا ہر قول خُبَاثات سے طہارت کا ذریعہ اور ہر عمل ترقی درجات اور کفارہ سیّات کا وسیلہ اور ہر خلق تزکیہ روحانی اور تقرب خداوندی کا

کفیل، اس کے تابعین پر رضوان الٰہی کا سایہ نچھاور ہوتا ہے۔ اس کے مددگاروں اور غلاموں کے لیے دونوں جہان میں سرخروئی اور لحمال برستاہے۔ اس کے معالجہ اور قوانین پر عمل کرنے والوں کے لیے ہر ہر قدم پر شفااور سربلندی ہے۔ اس کے مخالفین معاندین کے لیے ہمیشہ کی ذلت اور رسوائی ہے۔ افسوس ایسی قوم پر جو اپنے محبوب اور مقتدا کے افعال واقوال کی طرف توجہ نہ کرے اور لہو ولعب اور کھیل تماشوں میں اور کفار یعنی امریکہ کے نئ نئ ترقی یافتہ اور ایجاد کردہ کھیلوں میں مشغول رہے۔

مومن کو حضور ﷺ سب سے زیادہ محبوب ہوں

۲۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد اور اس کے بیٹے سے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

ایک جگہ نفسہ بھی آیا ہے۔ یعنی اس کی جان سے بھی میں اس کے نزدیک زیادہ محبوب ہو جاؤں۔ یہ بات ہر ملک اور ہر جگہ میں مانی ہوئی

[1] رواہ البخاری فی حُبّ الرسول ص ۷۔

اور تسلیم شدہ ہے کہ دوست کے اخلاق اور عادات اور افعال کو شکل و صورت کی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور اختیار کیا جاتا ہے۔ اور دشمن کے اخلاق وعادات اور شکل وصورت کو اور افعال کو نفرت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور ان سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں کافر اور عوام لوگ راگ اور غنٰاء باجوں اور مزامیر سننے کے شوقین اور رسیا تھے۔ یہاں تک نضر ابن حارث دشمن خدا اور رسول ﷺ جو کہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے جنگ بدر میں مارا گیا اور واصل جہنم ہوا۔ دوسرے غیر ممالک یعنی فارس وغیرہ سے قصے اور کہانیاں خرید کر لاتا تھا۔ لوگوں کو سناتا تھا اور گانے والی لونڈیاں لاتا، ان سے گانا سنتا اور لوگوں کو سنواتا۔ اور جس کو معلوم کرتا کہ مسلمان ہونے والا ہے، اس کے پاس لونڈی کو بھیجتا اور کہتا کہ اس کو گانا سنا اور اس کو شراب پلانا اور کہنا کیا یہ اچھا ہے؟ یا وہ جس کو محمد ﷺ سناتے ہیں۔ یعنی عاد اور ثمود وغیرہ کے قصے اور یومِ آخرت یعنی مر کر دوبارہ زندہ ہونا اچھا ہے؟ بیان القرآن ملخصاً من تفسیر وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ الخ

ناچ کا دیکھنا اور مزامیر کا سننا

اس سے ایک بات ثابت ہوتی ہے کہ ناچ کا دیکھنا اور راگ باجوں اور مزامیر کا سننا کفار کی عام عادت تھی اور ناچ رنگ اور راگ باجوں

کے ذریعہ لوگوں کو اسلام اور ایمان لانے سے روکتے تھے۔ اس کے خلاف آقائے نامدار نبی اکرم ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب کبھی راگ باجے کی آواز کا پتہ چلتا تو کانوں میں انگلیاں دے لیتے اور اس راستہ کو بدل کر اور اس سے دور ہو کر دوسرا راستہ اختیار کرتے، دوسرا راستہ چلتے۔ اب یہ سوچنا اور غور کرنا ہے کہ جو لوگ ناچ رنگ دیکھتے رہتے ہیں اور راگ باجوں کے سننے میں مشغول رہتے ہیں۔ خواہ ریڈیو پر ہو یا دوسرے آلہ سے ہو۔ خواہ سینما ہو یا ٹیلی ویژن پر کیا خدا اور خدا کے رسول ﷺ کے دشمن نضر بن حارث کی عادت کو اختیار کیے ہوئے اور پسند کیے ہوئے ہیں؟ یا رسولِ خدا کی عادت کو اختیار کیے ہوئے ہیں؟ یقیناً نضر بن حارث، دشمن رسول اللہ ﷺ کی عادت کو اختیار کرتے ہوئے اس کی اقتداء کرتے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کے دل کو ناراض کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ غصہ اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر ہوتا ہے جو کفار کی رسوم اسلام میں داخل کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے راگ باجوں اور مزامیر پر لعنت فرمائی ہے۔ اس وجہ سے مسلمانوں کو اس راگ و باجہ سے پرہیز کرنا چاہیے۔ رسالہ حق السماء میں ہے بیہقی نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خدا لعنت کرے گانے والیوں پر اور جن کی خاطر گایا جاوے۔ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب باجوں اور مزامیر وغیرہ کی آواز معلوم ہوتی تو اپنی

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید

انگلیاں اپنے کانوں میں کر لیتے، یہی عادت صحابہ کرامؓ میں پیدا فرمائی۔

بانسری کی آواز بھی سننا جائز نہیں

(۳) عَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيْقٍ سَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعِيحةفِي اذينه وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيْقِ اِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ اَنْ بَعُدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصبعيه مِنْ اُذينه قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَّ مِثْلَ مَا صنعت قَالَ نَافِعُ وَ كُنْتُ اِذْ ذَاکَ صَغِيْرًا رواه احمد و ابو داؤد۔ (مشکوٰۃ باب البیان والشعر)

حضرت نافعؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ہمراہ ایک راستہ پر جا رہا تھا۔ انہوں نے بانسری کی آواز سنی۔ پس انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں کر لیں اور وہ راستہ چھوڑ کر دوسری طرف دور چلے گئے۔ مجھ سے فرمایا دور چلے جانے کے بعد اے نافع! کیا کوئی چیز تو سنتا ہے۔ میں نے عرض کیا میں کوئی چیز نہیں سنتا۔ پھر انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے نکال لیں۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ پس رسو خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نئے کی آواز سنی پس انہوں نے کیا جس طرح میں نے کیا۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میں اس وقت چھوٹا تھا۔

حضرت نافع نابالغ تھے اور نابالغ مکلف احکام کا نہیں ہوتا۔ اس سے ثابت ہوا رسول خدا ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو راگ اور ساز اور باجوں سے اس قدر نفرت تھی کہ جس جگہ جس راستہ میں راگ ہوتا اور ساز باجے وغیرہ کی آواز آتی، وہ راستہ بدل لیتے اور دور چلے جاتے اور دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے۔ تاکہ راگ اور ساز کی آواز نہ سنائی دے۔ لیکن افسوس ایسی امت پر جو عاشق رسول ﷺ ہونے کا دعوٰی رکھے، جس کا ہمیشہ کا معمول بن گیا ہو کہ دن رات کا اکثر حصہ راگ باجے کے سننے اور سینما بینی میں ضائع ہو اور برباد ہو۔ امت محمدیہ ﷺ میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کہ جاہل محض ہیں، اس کو عبادت سمجھتے ہیں۔ جس سے حضور ﷺ اور حضور ﷺ کے صحابہؓ کو سخت نفرت تھی۔ وہ اپنے محبوب آقائے نامدار ﷺ کو حشر میں کون سا منہ اور چہرہ دکھائے گی؟

مشرکین مکہ کی عبادت بیت اللہ میں سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا تھی۔

کفار کی نماز سیٹیاں اور تالیاں بجانا

(۴) وَ مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً ط فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ۝ (سورۃ الانفال آیت ۳۵)

اور ان کی نماز خانہ کعبہ کے پاس صرف یہ تھی سیٹیاں اور تالیاں بجانا۔ سو اس عذاب کا مزا چکھو اپنے کفر کے سبب۔(پ۹ الانفال)

سیٹی بھی ایک باجہ منہ سے بجایا جاتا ہے۔ خانہ کعبہ جو خاص عبادت الٰہی کے لیے بنا ہوا ہے۔ اس میں ان کی نامعقول حرکات سیٹیاں اور تالیاں بجانا تھیں۔ گویا یہ ہی ان کی عبادت تھی۔ جیسے کہ سکھ اپنے گوروواروں میں اور ہنود اپنے مندروں میں اپنے گوروؤں اور اپنے دیوتاؤں کی تعریفیں نظموں میں کرتے ہیں اور ساز بجاتے ہیں۔ اور بعض جاہل قوالی کرتے ہیں اور ساز بجاتے ہیں۔ سیٹی بھی ایک ساز ہے چھوٹا سا جو منہ سے بجایا جاتا ہے۔ یعنی راگ باجہ سننا راگ کرنا اور باجا بجانا کفار کی عادت تھی۔ جو مسلمانوں کے لیے ہرگز لائق نہیں ہے کہ کفار کی عادت اور افعال اختیار کریں۔

نزد کفار ناچ اور گانے ساز باجوں کے ساتھ اسلام سے روکنے کا آلہ ہے۔ راگ بالمزامیر کو بطور آلہ استعمال کرتے تھے۔

تفسیر حقانی والے نے تفسیر مدارک کے حوالہ سے ابنِ عباسؓ سے نقل کیا ہے۔ نضر بن حارث عجم کے ملکوں سے ایک گانے والی چھوکری لایا تھا۔ جس کو سنتا تھا کہ وہ اسلام لانا چاہتا ہے، اس کے پاس بھیجتا اور گانا سنواتا اور شراب پلاتا تھا اور کہتا تھا یہ بہتر ہے یا وہ باتیں کہ جن کی طرف محمد ﷺ بلاتا ہے۔ کہ نماز پڑھو، روزہ رکھو، جہاد کرو۔ بعض

خادم اہلسنّت عبدالوحید حنفی

کہتے ہیں کہ وہ رستم و اسفندیار کے قصے بھی لایا تھا جن کو لوگوں کو سنا کر قرآن سے روکتا اور کہتا تھا کہ محمد ﷺ عاد ثمود کے قصے سناتا ہے، میں رستم و اسفندیار کے۔ (تفسیر حقانی منقول از مدارک)

یعنی نضر بن حارث ناچ لوگوں کو اس لیے دکھاتا تھا کہ وہ اسلام قبول کرنے سے روکے رہیں اور اس لیے وہ باجوں کے ساتھ لوگوں کو راگ اور گانا سنواتا اور اس لیے وہ قصے اور کہانیاں رستم اور اسندیار کی سنواتا اور اس لیے وہ شراب لوگوں کو پلاتا کہ وہ ان برے کاموں کے عادی اور شیدائی ہو کر اور شوقین بن کر سچے اسلام کو قبول نہ کریں۔ شراب نوشی اور گانے اور ناچ وغیرہ میں یہ خاصیت تھی۔ اسلام لانے سے روکنے کی خاصیت موجود تھی۔ اس لیے کفار اور دشمنان اسلام نے ان امور کو لوگوں میں عام پھیلانے کی کوشش کی اور ہمیشہ کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور چوں کہ گانے میں اور شراب نوشی اور ناچ وغیرہ کھیلوں میں اسلام سے باز رکھنے کی خاصیت موجود ہیے۔ اس لیے سردار عالم نبی کریم ﷺ نے ان امور سے روکا اور منع فرمایا اور حرام قرار دیا۔ بڑے شرم کی بات ہے کہ جس کو کفار نے اپنی کامیابی سمجھا اور جس کو اسلام کے لیے نبی ﷺ نے مضر خیال کیا، اسی کو وہ امت جو اپنے آپ کو نبی ﷺ کا عاشق کہلوانے کی دعویدار ہے، ان ممنوعہ افعال میں مبتلا ہو۔ یاد رہے کہ یہ نہ کسی غریب اور نہ کسی امیر کے لیے اور نہ کسی وزیر

اعلیٰ کے لیے اور نہ کسی صدر کے لیے اور لیڈر کے لیے درست ہے کہ گانے اور اس قسم کی بری حرکتوں کا ارتکاب کرے۔

اللہ تعالیٰ نے باجوں اور سازوں اور بتوں اور جاہلیت کے رواج کو توڑنے کا حکم دیا ہے۔

باجوں، مزامیر اور بتوں کے توڑنے کا حکم

(۵) عَنْ اَبِیْ اَمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بَعَثَنِیْ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَ اَمَرَنِیْ رَبِّی عَزَّوَجَل بِمَحِقِ الْمُعَازِفِ وَ الْمَزَامِیْر وَ الْاَوْثَانِ وَ الصُّلُبِ وَ اَمْرَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَ حَلَفَ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِعِزَّتِیْ لَا یَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِیْدِیْ جُرْعَۃً مِنْ خَمْرٍ اِلَّا سقیتُہٗ من الصدید مثلھا و لا یترکھا من مخافتی الا اسقیتہ من حیاض القدس رواہ احمد (مشکوٰۃ باب الخمر)

حضرت ابو امامہ نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت ہدایت بنا کر بھیجا اور مجھ کو حکم دیا ہے میرے پروردگار غالب اور بزرگ نے باجوں اور مزامیر اور بتوں اور سولیوں اور تمام رسومات اور عادات جاہلیت کے مٹانے کا اور قسم کھائی میرے پروردگار عزت والے اور بزرگی والے نے اپنی عزت کی کہ میرے بندوں میں سے کوئی بندہ

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

شراب نہیں پیے گا۔ مگر اس کی مثل اس کو پلاوں گا دوزخیوں کی پیپ اور وہ جو چھوڑے گا، اس کو میرے خوف کے سبب میں اس کو پاک حوضوں سے پلاؤں گا۔

حضور ﷺ نے شراب پینے اور جوئے اور طبلہ بجانے سے روکا ہے

(٦) عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَھٰی عَنِ الْخُمَرِ وَ المسیرِ وَ الْکُوْبَۃِ وَ الْغُبَیْرَآءِ وَ الْغُبَیْرَآءُ شَرَابٌ تعملہ الْحَبْشَۃُ مِنَ الزرَّۃِ یُقَالُ السّکَرْ کَتُہ رواہ ابو داؤد (مشکوٰۃ باب التصاویر)

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے تحقیق نبی اکرم ﷺ نے روکا ہے شراب سے اور جوئے سے اور کوبہ بجانے (طبلہ) سے اور غبیراء سے غبیراء شراب ہے۔ اس کو حبشہ والے جوار سے بناتے ہیں۔ اس کو سکر کہ کہتے ہیں۔ ابو داؤد کی روایت ہے۔

اللہ نے شراب، جوا اور طبلہ حرام کیا ہے

(٧) عَنِ ابْنَ عَبَاسٍ عَنْ رَّسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ اِنَّ اللہ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَ الْمَیْسِرَ وَ الْکُوْبَۃَ وَ قَالَ کُلُّ مَسْکِرٍ حَرَامُ قِیْلَ اَلْکُوْبَۃَ الطِّبَلُ رواہ البیہقی فی شعب الایمان [1]

1 مشکوٰۃ باب التصاویر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے شراب کو اور جویا کو اور کوبہ کے بجانے کو اور فرمایا ہر نشہ دینے والی حرام ہے۔ کہا گیا کہ کوبہ طبل ہے یعنی طبلہ اور ڈھولک ہے اور ایک باجہ ہے۔ مذکورہ بالا حدیث حضرت عمرؓ اور حضرت ابن عباسؓ میں حضرت نبی کریم ﷺ نے جہاں شراب اور جوئے کی حرمت کو بیان کیا ہے۔ باجہ کی حرمت بھی بیان فرمائی ہے۔ یعنی اس سے ثابت ہے کہ شراب اور جوئے اور باجہ کے حرام ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

کوبہ، بربط اور نرد احادیث حاشیہ مفتاح البرکات۔

شطرنج کھیلنے والا کیسا ہے؟

(۸) عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ لَعَبَ بِالنرد شير فكانما جَسَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَ دَمِهِ۔ رواه مسلم[1]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نرد شیر کے ساتھ کھیلنا کیا گویا کہ اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں رنگ لیا۔

شطرنج کھیلنے والا اللہ و رسول ﷺ کا نافرمان ہے

(۹) عَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ

1 مشکوٰۃ بالتصاویر۔

عبدالوحید الحنفی

لَعَبَ بالنرد فقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔رواہ احمد و ابو داؤد۔[1]

حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے نرد کے ساتھ کھیلا۔ تحقیق اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

ف۔ ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ کی روایتوں میں لفظ کوبہ کا آیا ہے۔ کوبہ کے معنی طبل اور طبلہ ڈھول کو بھی کہتے ہیں۔ کوبہ بربط (سا) اور نزد دو کھیلوں کے نام ہیں۔ یہ کھیلیں کرنے والا بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے۔ طبلہ بجانا اور سننا بھی ممنوع اور حرام ہیں۔ مسلمانوں کو دونوں سے بچنا ضروری ہے۔ سچا مسلمان خدا اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی سے پرہیز کرتا ہے۔ لیکن منافق خدا تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ کی نافرمانی کی پرواہ نہیں کرتا۔ راگ اور ساز کے کرنے اور سننے میں مشغول رہتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ منافق کی عادت سے بچیں اور خدا کے عذاب سے ڈریں۔

کھیل اور راگ دل میں نفاق پیدا کرتا ہے

قرآن اور ذکر دل میں ایمان پیدا کرتا ہے

(۱۰) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْغِنَآءُ یُنْبِتُ

[1] مشکوٰۃ باالتصاویر۔

النِفَاقَ فِی الْقُلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَآءُ الزَّرْعَ رواہ البھقی فی شعب الایمان۔ (مشکوٰۃ باب البیان والشعر)

حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا راگ دل میں نفاق اگاتا (پیدا کرتا) ہے۔ جیسے پانی کھیتی بڑھاتا ہے۔

مظاہر حق میں دیلمی کے حوالہ سے روایت نقل کی ہے۔ جس کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱۱) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ الْغِنآءَ وَ اللَّھْوَ یُنْبِتَانِ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ المآءُ الْعَشْبَ وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحمدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الْقُرْآنَ وَ الذِّکْرَ یُنْبِتَانِ الْاِیْمَانَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَآءُ الْعَشْبَ۔ رواہ الدیلمی (مظاہر حق)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک راگ اور کھیل دل میں نفاق پیدا کرتے ہیں۔ جیسے پانی گھاس بڑھاتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ تحقیق قرآن اور ذکر دل میں ایمان بڑھاتا ہے جس طرح پانی گھاس بڑھاتا ہے۔

ف۔ نفاق کہتے ہیں کہ آدمی کے دل میں ایمان نہ ہو اور ظاہر میں لوگوں کے سامنے ایمان ظاہر کرے۔ جس کے دل میں نفاق ہو اس کو منافق کہتے ہیں۔ منافق کے لیے قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ منافقین دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔

راگ کرنے والے اور سننے والے کے دل میں نفاق پیدا ہونے کی حضور ﷺ کا خبر دینا اور ایسے کھیل جن کی شریعت مطہرہ نے اجازت نہیں دی، ان کھیلوں میں مشغول ہونے والے کے لیے حضور ﷺ کا اطلاع دینا اس کے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے۔ بہت بڑی وعید ہے جس سے مسلمانوں کو بہت زیادہ ڈرنا چاہیے۔ اور کتاب روضہ میں امام نوویؒ نے کہا ہے گانا ساز کے ساتھ شراب پینے والوں کا شعار ہے۔ مانند عود و طنبور اور باجوں کے حرام ہے۔[1]

شراب پینے والے اور بت کو پوجنے والے کی سزا

(۱۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِیَ اللّٰہَ کَعَابِدِوَثْنٍ۔ رواہُ احمد و رواہُ ابن ماجہ (مشکوۃ باب الخمر)

حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ہمیشہ شراب پینے والا اگر مر گیا تو اللہ تعالیٰ سے ملے گا، جس طرح بت کو پوجنے والا اللہ سے ملے گا۔

ف۔ بت کو پوجنے والا جہنم میں جائے گا، اس کی بخشش نہیں ہو گی۔

---

[1] مظاہر حق۔

(۱۳) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِیَةَ دُوْنَ اللّٰهِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے تھے۔ نہیں پرواہ کرتا کہ شراب پی لوں یا اسی ستون (بت) کو پوجوں اللہ تعالیٰ کے سوا۔

ف۔ مطلب یہ ہوا شراب پینا اور ستون کو پوجنا ایک جیسے دونوں گناہ ہیں۔ اور راگ کرنے والے یا سننے والے کو دل میں راگ نفاق پیدا کرتا ہے۔ اور نفاق کہتے ہیں دل میں ایمان نہ ہونے کو اور جب دل میں ایمان نہ رہا تو اس راگ کے ہمیشہ سننے والے یا راگ ہمیشہ کرنے والے کا خاتمہ اچھا نہ ہونے اور خاتمہ برا ہونے کی خبر ہے۔ حضور ﷺ نے کیسی وعید راگ والے کے حق میں فرمائی ہے۔ پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ اپنے خاتمہ کے اچھے ہونے کی فکر کریں اور شراب پینے والوں کی عادت کو چھوڑیں اور اپنے نبی ﷺ کی عادت اختیار کریں۔ اور اپنے محبوب اور آقا کے حکم پر عمل کریں۔ تاکہ خدا اور اس کے رسول ﷺ کی رضا مندی حاصل ہووے۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

ایمان اور نفاق کی دو، دو شاخیں

(۱۴) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحَیَآءُ وَ الْعِیُّ

شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَیَانِ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ۔[1]

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا حیا کرنا اور زبان کو بند رکھنا ایمان کی دو شاخیں ہیں۔ اور فحش گوئی اور بے فائدہ بکواس نفاق کی دو شاخیں ہیں۔ (ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے)

دینِ حق کو مٹانے کی کوشش

ف۔ دشمنانِ اسلام ہمیشہ دین حق کو مٹانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ قوم عمالقہ جب موسیٰؑ کی قوم کے مقابلہ میں عاجز ہوئی اعلم بلعم باعور نے اپنے آپ کو برباد کیا۔ تو انہوں نے ایک فاحشہ عورت کو بنی اسرائیل کی فوج میں بھیج دیا کہ بنی اسرائیل فحاشی میں مبتلا ہو کر شکست کھاویں۔ اس موجودہ زمانہ کے دھریہ (نیچری) قسم کے نئے فلاسفہ نے اور نئے سائنسدانوں نے نئے نئے کھیل اور نئے قسم کے آلات راگ ایجاد کر کے مسلمانوں میں فحاشی اور گانے اور راگ کو پھیلایا ہے۔ تاکہ امت محمدیہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عیاشی میں مبتلا ہو کر اپنے اصل دین کو بھول جاویں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ ان آلاتِ جدیدہ یعنی ریڈیو وغیرہ کو اسی طرح استعمال میں لایا جاتا ہے کہ ان کے ذریعہ سے عوام کو دینی اور مذہبی مفاد ہوتا۔ لیکن

[1] رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ باب البیان الشعر۔

اسلامی ممالک کے حکمرانوں نے نیچری سائنسدانوں کی خواہش کی پیروی کی اور فیثا غورسی سائنسدانوں کی آواز کو لبیک کہا اور گانوں اور فحاشی کے ساتھ ریڈیو کا تعلق رکھ کر عوام میں بے حیائی کو پھیلایا۔ حالاں کہ

مسلم حکمرانوں سے غیر قوموں نے کب حکومتیں چھینی

۳۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب حکمران طبقہ اور نواب گانوں کے عادی ہوئے اور عیاشی میں مبتلا ہوئے تو ان سے غیر قوموں نے حکومتیں چھینی ہیں۔ نواب لکھنؤ گانے سنتا رہا اور جب اس سے برطانیہ نے حکومت چھینی تھی۔

عبدالوحید الحنفی

نادر شاہ قندھار سے فاتح بن کر کیسے چلا

۴۔ جب ۱۷۳۹ء میں محمد شاہ عیش و عشرت میں مست رنگیلا بادشاہ تھا۔ اور اس کے ماتحت جو حکام تھے، ان کی نااہلی اور بے وقوفی کی وجہ سے نادر شاہ اپنے سفیروں کا انتقام لینے کے لیے آندھی کی طرح اٹھ کر بادلوں کی طرح کڑکتا اور بجلی کی طرح چمکتا ہوا آرہا تھا۔ جو ایک سیلاب تھا کہ خس و خاشاک کو بہا لیے جارہا تھا۔ اور وحشت ناک خبریں پہنچ رہیں تھیں۔ آج نادر شاہ قندھار سے آگے بڑھ آیا۔ آج کابل سے گزر گیا۔ یہاں تک کہ معلوم ہوا دریائے

سندھ کے اس پار ہے۔ ادھر وہ کیفیت ہے کہ نادر شاہ بگولے کی طرح پیچ و تاب کھاتا ہوا اُڑتا چلا آرہا ہے۔

محمد شاہ کے دربار کی حالت

اور دوسری طرف محمد شاہ کے دربار میں یہ عالم ہے کہ بادشاہ مہتاب باغ میں تماشا دیکھ رہے ہیں اور سامنے ناچ گانا ہو رہا ہے۔ صوبیدار کابل (اس وقت کابل دہلی سلطنت کا ایک صوبہ تھا۔) کی طرف سے نہایت اضطراب کی حالت میں لکھا ہوا عریضہ پہنچتا ہے۔ چوں کہ اس وقت نہایت سرور کا عالم تھا۔ عرضی لے کر گوشہ اس کا شراب میں ڈبو دیا اور یہ مصرع پڑھا کہ

اس دفتر بے معنی غرق مئے آب اولیٰ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

نادر شاہ دریائے سندھ کو عبور کر کے ندی نالوں کو پاٹتا ہوا اور گاجر مولی کی طرح سرحدی فوجوں کو کاٹتا ہوا لاہور آ پہنچا اور لاہور پر قبضہ ہو گیا۔ اس زمانہ میں نظام الملک دکن سے بادشاہ کی خدمت میں دہلی آیا ہوا تھا۔ نظام الملک نے بادشاہ کی خدمت میں عرض کی کہ درِ دولت پر حاکم لاہور کا قاصد حاضر ہوا ہے۔ اس کی زبانی مجھے معلوم ہوا ہے کہ نادر شاہ نے لاہور لے لیا۔ بادشاہ نے ہنس کر جواب دیا۔ لاہور لے لیا لیکن ہنوز دہلی دور است۔

یہاں بھی کوچ کی تیاریاں ہونے لگیں اور چلتے چلتے دوماہ میں کرنال پہنچے۔ بادشاہ دہلی کے فوجی سپاہی سب کے سب نہر کے کنارے برات کی طرح پڑے ہیں۔ خیموں سے نعرہ ہائے جنگ کی بجائے ستار و چنگ کے نغمے بلند ہو رہے تھے۔ سامان جنگ سب موجود تھا۔ یوں بندوقیں بھی تھیں، توپیں بھی اور تلواریں بھی۔ لیکن عیش و عشرت میں رہنے اور راگ باجوں اور ناچ رنگ میں مشغولیت نے نادر شاہ سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہ رہنے دی۔ ملک برباد ہوا اور باشندگانِ (فوج) برصغیر گاجر اور مولی کی طرح قتل ہوئے۔ دہلی جو بن سنور کر دلہن کا نقشہ پیش کر رہی تھی، اس کا سہاگ اجڑ گیا اور وہ برباد ہوئی۔ اس بربادی کا سبب راگ اور ناچ رنگ اور شراب نوشی ہے۔ جیسا کہ علامہ اقبالؒ نے کہا۔

آ تجھ کو بتاؤں میں، تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول، طاؤس و رباب آخر

جب انگریزوں نے لکھنؤ پر قبضہ کیا

۴۔ نواب لکھنؤ واجد علی شاہ، انگریزوں نے جب لکھنو پر حملہ کیا تو نواب واجد ہی شاہ اس وقت راگ اور باجے سن رہا تھا۔ اور اس کو اطلاع دی گئی کہ سرحد پر انگریز پہنچ گئے ہیں۔ تو اس وقت اس نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجا کر اور نر او نگشت کو کھڑا کر کے کہا کہ

ہم انگریز کو اس طرح بھگا دیں گے۔ اس سے تھوڑی دیر بعد انگریزوں کا لکھنو پر قبضہ ہو گیا اور نواب کو گرفتار کر لیا گیا۔ دنیاوی اور سیاسی نقصان کا باعث راگ اور باجوں میں مشغولیت اور شراب نوشی ہے۔ پس جو قوم راگ اور ناچ گانوں کی عادی ہو جائے، وہ اپنا وقار اور عزت ضائع کر لیتی ہے۔

آ تجھ کو بتاؤں میں، تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول، طاؤس و رباب آخر

پاکستان کے حالات اور دور فحاشی

پاکستان میں آج جو دور (۱۳۹۷ھ اور ۱۹۷۷ء) راگ و باجوں اور لعو ولعب فحاشی کا چل رہا ہے۔ اگر اس سے توبہ نہ کی جائے تو ملک کی بربادی اور تباہی وہلاکت کا باعث ہو گا۔

یہ گناہ اور مذہبی نقصان کے علاوہ سیاسی اور دنیاوی نقصان ہے کہ فحاشی اور ناچنے گانے والی قومیں اپنا وقار اور آزادی اور اپنی حکومت کو برباد کر لیتی ہیں۔ ناچ اور گانوں کی شیدائی اقوام غلام ہی رہتی ہیں۔ اگر بالفرض آزاد ہو بھی جائیں تو ذہنی غلامی ان کی جان نہیں چھوڑتی۔ سوشلزم وغیرہ اور امریکہ کی تقلید میں مسلمانوں کا ملک ووطن اور اپنی قوم کی ترقی سمجھنا اور انہی کی تقلید میں وطن کی ترقی تلاش کرنا اور شعار

اسلامیہ کو پس پشت ڈال دینا، احکامات اسلامیہ کی پرواہ نہ کرنا یہ سب ذہنی غلامی کے نشان ہیں۔[1]

گانا زناء کا منتر ہے

(۱۵) قَالَ فُضَيْلُ بْنُ عَيَاض رضی اللہ عنہ اَلْغِنَآءُ رُقْيَتُهُ الزِّنَا۔

گانا زناء کا منتر ہے۔(مظاہر حق باب الشعر)

اس سے زناء پیدا ہوتا اور پھیلتا ہے۔ گانے سے شہوات ابھرتی ہے۔ اس کے سننے اور سنانے سے دل میں خواہش زنا پیدا ہوتی ہے۔ اسی لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابخشۃ کو حدی پڑھنے سے منع فرمایا تھا۔ جیسا کہ آگے حدیث میں آرہا ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

گانے کی شکل میں اشعار نہ پڑھیں

(۱۶) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَادٍ يُقَالُ لَهُ اَبخشةُ وَ كَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رُوَيْلَكَ يَآ اَبْخَشَةُ لَا تَكْسِرُ الْقَوَارِيْرَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِيْ ضُعَفَةَ النِّسَآءِ۔ متفق علیه۔(مشکوٰۃ باب البیان والشعر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام حدی خواں تھا۔ جس کو ابخشۃ کہا جاتا ہے۔ وہ خوش آواز تھا۔ پس ان کو نبی

[1] سازوں سے گانا ہے عذاب کو بلانا۔ از رحمت اللہ الحسینی بہاولپور۔ ص ۱۵

کریم ﷺ نے فرمایا چھوڑ دے اے ابخشہ نہ توڑو شیشوں کو۔ کہا قتادہ نے مراد رکھتے شیشوں سے ضعیف عورتیں۔

ف۔ عرب میں دستور تھا کہ جب اونٹ تھک جائے اور سست رفتار ہو جاتے ہیں، اونٹوں کو چلانے والا سرود گاتا اور اشعار پڑھتا ہے تو اونٹ مست ہو کر تیز رفتار ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ایک اونٹوں کو چلانے والا تھا۔ حضور ﷺ ایک سفر میں تھے اور وہ حدی خواں یعنی ابخشہ سرود پڑھ رہا تھا۔ حضور ﷺ نے اس کو فرمایا اے ابخشہ چھوڑ اور شیشوں کو نہ توڑ۔ تو عورتیں کمزور دل ہوتی ہیں۔ مبادا ان کے دل میں خراب خیالات پیدا ہو جائیں۔ جو شرعاً گناہ ہیں یعنی شہوت نفسانی۔ اس حدیث سے بھی حضرت فضیل بن عیاضؒ کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ وجہ فرمایا الغناء رقیۃُ الزنا یعنی گانا زنا کا منتر ہے۔ نیز حضور ﷺ کا فرمان جامعیت رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے جو اوپر مذکور ہوا اور یہ بھی مطلب ہے کہ سرود سے اونٹ تیز چلتے ہیں اور اونٹوں کے تیز چلنے سے عورتوں کو تکلیف ہو گی۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

حضرت بخشہ نبی کریم ﷺ کا حبشی غلام، اچھے اشعار ہی پڑھ رہا ہو گا۔ خصوصاً نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں بُرے اشعار تو پڑھ ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا اس سے ظاہر ہے کہ حضور ﷺ نے اچھے اشعار خوش الحانی

سے پڑھنے سے منع فرمایا جو کہ سبب ہے فتنہ کا۔ اشعار کا مضمون اگر اچھا ہو تو اچھے۔ اگر مضمون برا ہو تو برے اشعار کہلاتے ہیں۔ برے اشعار پڑھنے والے کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے شیطان کہا ہے۔[1]

بُرے اشعار پڑھنے والا شیطان

(۱۷) عن اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخَدَرِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ نَسِیْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِالْعَرَجِ اِذْ عُرِضَ شَاعِرٌ یُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خُذُوْا ھٰذَا الشَّیْطَانَ اَوْ اَمْسِکُو ھٰذا الشَّیْطَانَ لَاَنْ یَّمْتَلِیَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحاً خَیْراً لَّہٗ مِنْ اَنْ یَمْتَلِیَ شِعْراً۔ رواہ مسلم۔ (مشکوٰۃ باب البیان)

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

حضرت سعید خدریؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ مقام عرج میں سفر کر رہے تھے۔ ہمارے سامنے ایک شاعر آیا جو اشعار پڑھ رہا تھا۔ تو فرمایا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پکڑ لو اس شیطان کو نہ جانے دو۔ اس شیطان کی البتہ آدمی کے پیٹ کا قیں سے بھرنا بہتر ہے، شعروں سے بھرنے سے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔

(۱۸) عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھُوَ کَلَامٌ فَحَسُنہ حَسَنٌ وَ قَبِیحہ

[1] سازوں سے گانا ہے عذاب کو بلانا۔ از رحمت اللہ الحسینی بہاولپور۔ ص ۲۳

قَبِيْحٌ۔(رواہ دار قطنی)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ کے پاس شعر کا ذکر کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کلام اچھا ہے۔ پس اچھا اس کا اچھا ہے اور برا اس کا برا ہے۔

(۱۹) عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ سَمِعْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَمِنَ الشَّعْرِ حِكَمًا وَاِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا۔[1]

حضرت بریدہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرماتے تھے تحقیق بعض بیان سحر کا اثر رکھتا ہے اور تحقیق بعضا شعر ۲ فائدہ مند ہوتا اور تحقیق بعضاء نمبر ا علم جہل ہوتا ہے۔ اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہے یعنی کہنے والے پر یا ملال ہے۔ سننے والے پر اگر جاہل ہے تو سبب اس کے کہ سمجھتا نہیں اور اگر عالم ہے تو سبب اس کے کہ وہ خود جانتا ہے۔ یا گراں ہے اس پر کہ نہیں چاہتا ہے کہ سنے۔

ف۔ بعض جہل ہوتا ہے اس کے دو معنی ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ ایسے علوم سیکھے جن علوم کی حاجت نہیں ہے۔ جیسے علوم نجوم اور علم

[1] رواہ ابو داؤد۔ مشکوٰۃ

فلاسفہ اور سفسطہ وغیرہ کی اور چھوڑ دے ان علوم کو جن علوم کی حاجت ہے۔ مانند قرآن اور حدیث اور دینی علوم کو اور دوسرا یہ کہ مراد یہ ہے کہ اپنے علم پر عمل نہ کرے۔ یہ جاہل ہے اس لیے کہ جو علم رکھے اور اس پر عمل نہ کرے تو گویا جاہل ہے۔ جب ناچ گانے اور باجے غالب ہو جاویں تو عذاب امت الٰہیہ کا انتظار کیا جاوے۔ گویا کہ ناچ اور گانوں کا غالب آنا عذابات کا سائرن ہے۔

گانے، باجے اور شرابیں قرب قیامت کی علامات

(۲۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اتّخِذَ الغَیِیءُ دولًا وَ الاَمَانَةُ مغنما وَ الزَّکوٰۃُ مَغْرَمًا وَ تُعِلّم لِغَیر الدّیْنِ وَ اَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَائَتَهٗ وَ عَقَّ اُمَّهٗ وَ اَدْنٰی صَدِیْقَهٗ وَ اَقْصٰی آبَاهُ وَ ظَهَرَتِ الْاَهْوَاتُ فِیْ الْمَسَاجِدِ وَ لَسَادَ الْقَبِیْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَ کَانَ زَعِیْمِ الْقَوْمِ اَرْزَلُهُمْ وَ اکرَمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّہٖ وَ ظَهرَتِ الْقَیْنَاتُ وَ الْمَعَازِفُ وَ شُرِبَتُ الْخُمُوْرُ وَ لَعَن آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ اَوَّ لَهَا فَارْتَقَبُوا عِنْدَ ذَالِکَ رِیْحًا حُمَرَاءُ وَ زَلْزَلَةً وَ خَسْفًا دمسخاوَ قَذفًا و ایت تتابع کَنِظَام قُطِعَ سِلکُهٗ وَتَنَابَعَ۔ رواہ الترمذی۔ (مشکوٰۃ باب الشراط السامۃ)

حضرت رسول خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا غنیمتیں دولت ٹھہرائی جاویں اور جب امانت غنیمت ٹھہرائی جاوے اور جب زکوٰۃ تاوان (چٹی) ٹھہرائی جاوے اور جس وقت علم غیر دین کے واسطے سیکھا جاوے اور جب مرد اپنی بیوی کی فرماں برداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے اور اپنے دوست کو اپنے قریب کرے اور اپنے باپ کو دور رکھے اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں اور قوم کی سرداری قوم کا فاسق کرے اور قوم کا رئیس ان کا بڑا کمینہ ہووے اور مرد کی برائی کے ڈر کے واسطے اس کی تعظیم کی جاوے۔ گانے والیاں ظاہر ہوں اور باجے ظاہر ہوں۔ اور شرابیں پی جاویں اور لعنت کریں آخر لوگ اس امت کے پہلے لوگوں کو۔ پس انتظار کرو ان چیزوں کے ہونے کے وقت سرخ ہوا کا یعنی جو ہوا شدت کی ہو گی اور بڑے زلزلے کا اور زمین میں دھنس جانے کا اور صورتوں کے بدل جانے کا اور پتھر برسنے کا اور منتظر رہو اور نشانیوں کے جو قرب قیامت میں ہوں گی۔ اور پے درپے پہونچے گی جواہر وغیرہ کی لڑی کی مثل جب اس کا ڈورا ٹوٹ جاوے۔ اور اس کے دانے پیہم گرنے لگیں۔

ف۔ حدیث مذکورہ بالا میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایسے امور اور ایسی چیزوں کا بیان کیا ہے، جن کے عام ہو جانے پر مختلف قسم کے

عذاب واقع ہوتے ہیں۔ ان میں سے غنیمتوں میں ناجائز تصرف کرنا ہے۔ غنیمت کا مال جو جہاد میں کفار سے لیا جاتا ہے، وہ تمام غازیوں میں مشترک ہے اور فقیروں کو اور ضعیفوں کو بحکم شرع دیا جاتا ہے۔ لیکن اغنیاء اور اہل مناصب غنیمت کو اپنے تصرف میں لاویں اور اپنی دولت بنا کر اپنے اندر بانٹیں اور فقیروں اور ضعیفوں کو اس سے محروم کر دیں۔ اور لوگ اپنا مال معتبر شخص کے پاس حفاظت کی غرض سے رکھتے ہیں تاکہ ضرورت کے وقت اس سے لے کر اپنی ضرورت پوری کریں، اس کو امانت کہتے ہیں۔ امین یعنی جس کے پاس مال بطور امانت رکھا ہے اس کو اپنے تصرف میں نہیں لا سکتا۔ مطالبہ کے وقت اس کا واپس کرنا ضروری ہے۔

جب اس امانت کو غنیمت کا مال سمجھ کر اپنے تصرف میں لاویں۔ امانت میں خیانت کریں کہ کافروں سے لیا ہوا ہے اور گویا ان کا حق ہے۔ اور زکوٰۃ کو تاوان اور جرمانہ سمجھیں۔ یعنی زکوٰۃ دینا لوگوں پر شاق اور بوجھ ہو گویا ظلم اور چٹی کی راہ سے ان سے مال لیتے ہیں۔ اور جس وقت کہ دین کے لیے اور شریعت کو رائج کرنے کے لیے اور عمل کرنے اور حق تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنے کی غرض سے علم نہ سیکھا جاوے، بلکہ دنیا حاصل کرنے کی غرض سے علم سیکھا جاوے۔ جیسے کہ ہمارے اس

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

زمانہ میں یا تو علم دین سیکھا ہی نہیں جاتا بلکہ وہی علوم سیکھے جاتے ہیں جن سے دنیا جمع ہو اور امراء اور وزراء کا تقرب حاصل ہو۔ اور اگر علم قرآن وحدیث اور فقہ کا حاصل بھی کیا جاتا ہے تو وہی دنیا کی غرض سے کیا جاتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے بہت ہی کم۔ اور مرد اپنی بیوی کی ایسی چیزوں میں اور اس کی ایسی خواہشوں میں فرماں برداری کرے گا جو خدا اور اس کی ہدایت کے مخالف ہوں گی۔ اور اپنی ماں کا خلاف کرے گا اور اس کو رنج کرے گا۔ باپ کی بہ نسبت ماں کی تخصیص اس کا حق زیادہ ہونے اور اس کی زیادہ محنت اور مشقت کی وجہ سے ہے۔ اور مرد اپنے دوست کو انست اور ہم نشینی کے نزدیک کرے گا اور اپنے باپ کو دور رکھے گا اور اس سے موانست اور اس سے مصاحبت نہیں رکھے گا۔ اور

مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں گی

مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں گی۔ یہ ہمارے زمانہ میں بہت ہو چکا ہے۔ نیز اس میں ہے وہ آج کل ہمارے زمانہ میں مسجدوں میں اذان سے پہلے یا بعد صلوٰۃ اور سلام کہا جاتا ہے۔ جس کا ثبوت پہلے زمانوں میں کہیں بھی نہیں ملتا۔ جب پہلے زمانوں اذان بغیر صلوٰۃ وسلام کے (جو کہ آج ہو رہا ہے) ہوتی رہی۔ اور ان حضرات کی نمازیں بھی ہوتی رہیں۔ تو آج کون سا سبب اور مجبوری پیدا ہو گئی، جس کی وجہ سے دین میں زیادتی پیدا

کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

اذان کے ساتھ مروجہ صلوٰۃ وسلام کب شروع ہوا

مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی نے مسئلہ نمبر ۳۹ کے جواب میں 1918ء، ۱۳۳۸ھ فتویٰ دیا ہے کہ صلوٰۃ بعد اذان ساڑھے پانچ سو برس سے زائد ہوئے بلاد اسلام حرمین شریفین و مصر و شام وغیرہ میں جاری ہے۔ ص ۱۱۷۔ احکام شریعت جو کہ حساب کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ۸۰۰ھ کے آخر کا ہے۔

کیا آٹھ سو برس کے مسلمان دین میں اس کمی کو نہیں سمجھ سکے؟ جس کو آٹھ سو ہجری کے بعد لوگوں نے سمجھا ہے۔ یا کس کمی کو چودھویں صدی کے لوگوں نے سمجھ لیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حرمین شریفین میں جانے والے زائرین جانتے ہیں کہ نہ تو مسجد نبوی ﷺ میں اور نہ ہی مدینہ منورہ کی کسی دیگر مسجد میں اور نہ ہی مکہ معظّمہ میں کسی بھی مسجد میں بعد اذان یا اذان سے پہلے اس قسم کی صلوٰۃ ہوتی ہے۔ نیز راقم نے خود بھی مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ میں قبل اذان یا بعد اذان صلوٰۃ ہوتی نہیں سنی ہے۔ اس کے علاوہ ۱۳۳۸ھ کے دوران مکہ معظّمہ یا مدینہ منورہ میں قیام کرنے والوں نے بھی ہمیں نہیں خبر دی کہ حرمین شریفین میں اذان کے آگے یا پیچھے صلوٰۃ ہوتی ہے۔ جس سے

یہ ثابت ہو گیا کہ اگر مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی نے سچ لکھا ہے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ کسی بدعتی نے یہ کام شروع کیا ہو گا۔ اور علماء کو جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے فوراً یا سوچ سمجھ کر سب نے اتفاق کر کے اسی بدعت کو بند کروا دیا ہو گا۔ اور رسالہ "الفلاح باتباع النبی الرحمۃ و النجاۃ بالاجتناب عن البدعۃ" مؤلفہ رحمت اللہ الحسینی الجالندھری میں ص۲۳ پر فتاوٰی احکام شریعت کے حوالہ سے مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کا فتویٰ نقل کیا گیا ہے کہ ذکر جلی جائز ہے۔ حد معین یہ ہے کہ اتنی آواز نہ ہو جس سے اپنے آپ کو ایذا ہو یا کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو تکلیف پہنچے۔ (احکام شریعت ص ۱۸۴)

اگر اس صلوٰۃ مروجہ کو بدعت حسنہ کہا جاوے تو پھر بھی اس کو چھوڑنا ضروری ہے۔ کیوں کہ سنت طریقہ اذان میں یہ ہے کہ بغیر صلوٰۃ کے اذان کہی جاوے اور

سنت کو اختیار کرنا، بدعت حسنہ سے بہتر ہے

(۲۱) حضرت غضیف بن الحارث شمالی کی روایت میں ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا

مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فلمتمگ بِسُنَّةٍ خيرٌ مِنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ۔ (مسند احمد۔ مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام)

جس قوم نے بھی بدعت اختیار کی ہے اس سے اس کی مثل سنت اٹھالی جاتی ہے۔ پس سنت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنا بدعت حسنہ اختیار کرنے سے بہتر ہے۔

اس حدیث سے صاف بالکل واضح ہے کہ بدعت حسنہ نکالنا بھی برا ہے۔

لاؤڈ اسپیکر پر صلوٰۃ وسلام متفقہ طور پر ناجائز ہے

اس کے علاوہ بھی یعنی صلوٰۃ وسلام کے اختلاف سے قطع نظر کر کے لاؤڈ سپیکر پر صلوٰۃ وسلام متفقہ طور پر ناجائز ہے۔ کیوں کہ علامہ بریلوی نے اپنے فتویٰ میں ذکر جلی کے جواز کے لیے یہ شرط رکھی ہے کہ اتنی آواز نہ ہو جس سے کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو تکلیف ہو۔ جو اوپر مذکور ہوا۔

اور پڑھیے علامہ بریلوی مسجد کے اندر اذان کہنے کو منع کرتے ہیں۔ احکام شریعت میں ص ۲۲۶ سے شروع ہو کر ص ۲۳۳ تک ایک طویل بحث کر کے یہ ثابت کیا کہ مسجد میں اذان کہنا منع ہے۔ نیز احکام شریعت کے ص ۲۲۸ کی آخری سطر اور ص ۲۲۹ کی پہلی سطر میں تحریر فرمایا ہے کہ جو بات رسول اللہ ﷺ و خلفاء راشدین و احکام فقہ کے خلاف نکلی ہو، وہی نئی بات ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔ صلوٰۃ وسلام بعد اذان یا قبل

اذان نہ تو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور نہ ہی خلفاء راشدین کے زمانہ میں پائی جاتی ہے۔ اور نہ ہی ان احکام فقہ میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔ جو آئمہ مجتہدین کی مجلس شوریٰ میں مرتب ہوئی۔ جس مجلسِ شوریٰ کے صدر امام اعظمؒ ہوا کرتے تھے جو دوسری صدی ہجری میں ہوا کرتی تھی۔ لہٰذا صلوٰۃ وسلام جو اذان کے پہلے یا بعد اذان کہا جاتا ہے یہ نئی نکلی ہوئی چیز اور بدعت ہے۔ اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔

مولانا احمد رضا خان صاحب جب مسجد کے اندر اذان تک کو منع فرماتے ہیں تو یہ لاؤڈ سپیکر پر ان کی ذریت اور ان کی روحانی اولاد مساجد کے اندر کیوں شور مچاتی ہے۔ اور بیماروں کو کیوں تکلیف دیتی ہے۔ لوگوں کے مراقبات میں اور لوگوں کی نمازوں میں کیوں خلل ڈالتی ہے۔ یہ تو ان کے اس فتویٰ کے بھی خلاف ہے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ جو ان کی کتاب حکام شریعت کے ص ۱۸۴ پر درج ہے۔

مساجد میں شور کرنا بالاتفاق ناجائز ہے، اگرچہ ذکرِ الٰہی کے ساتھ ہو۔ حدیث مذکورہ بالا کے تحت مظاہر حق شرح مشکوٰۃ میں تحریر ہے:

حالاں کہ تصریح کی ہے ہمارے بعض علماء نے کہ بلند کرنا آواز کا مسجد میں اگرچہ ساتھ ذکر الٰہی کے ہو، حرام ہے۔[1]

---

[1] مظاہر حق ص ۲۲۳ ج ۴ باب الشراط الساعۃ۔

لاؤڈ سپیکر پر آج کل اذان مسجد میں ہوتی ہے۔ قبل اذان یا بعد اذان جو صلوٰۃ و سلام ہوتی ہے وہ بھی مسجد میں ہوتی ہے۔ مسجد میں اذان کے ممنوع ہونے کا ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں۔ اب حیران کرنے والی اور تعجب میں ڈالنے والی افسوس ناک بات یہ ہے اذان تو مسجد میں ممنوع اور صلوٰۃ جس کا بدعت ہونا اور رسول خدا ﷺ اور خلفاء راشدین اور ائمہ مجتہدین کے زمانہ میں ہونا احکام شریعت کے ص ۱۱۷ پر مولانا احمد رضا خان صاحب خود تسلیم کر چکے ہیں۔ لہٰذا اس صلوٰۃ کی بدعت کا رائج کرنا امت مسلمہ میں تفریق پیدا کرنا ہے۔ جب کہ بلند آواز کے ساتھ مسجد میں ذکر کرنا حرام ہووے۔ اور ذکر جلی کا بلند آواز سے ممنوع ہونا مولانا احمد رضا خان صاحب احکام شریعت ص ۱۸۴ پر تسلیم کر چکے ہیں۔ جس کا ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں۔

قوم میں سردار وہ شخص ہو گا جو ان سے فاسق ہو گا

یہ بھی اس زمانہ میں بہت ہے۔ بہت ہونا ان چیزوں کا اس بات کی علامت ہے ورنہ کوئی زمانہ اس سے خالی نہیں ہے۔

قوم میں رئیس اور قوم کے امور کا متکفل

اور ان کے کاروبار میں مہارت رکھنے والا وہ شخص ہو گا جو ان میں زیادہ کمینہ اور زیادہ رزیل ہو گا۔

مرد کی تعظیم اس کی برائی کے ڈر کی وجہ سے کی جاوے گی۔ جب فاسق یاظالم حاکم اور غالب ہوتا ہے۔ تو لوگوں کو اس کی تعظیم و تکریم اور اطاعت کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ اس کی برائی سے ڈرتے ہوئے اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ورنہ جب گانے والیاں لوگوں سے اختلاط کریں اور ان پر غالب آجائیں تو ظاہر ہے باجے یعنی آلات گانے کے کہ جن کو مزامیر کہتے ہیں۔ مانند عود اور طنبور اور رباب وغیرہ کے لاؤڈ سپیکر اور ریڈیو بھی اس میں شامل ہیں۔ جب کہ اس میں راگ گایا جاوے جیسے اب عام ہو رہا ہے۔ شرابیں پی جاویں گی۔ یعنی انواع خمر او سکرات ظاہر پی جاویں گی۔ جیسے اب شراب کی دکانیں ہیں۔ جو ان دوکانوں سے شراب خرید کر پیتا ہے، اس کو روکنے والا کوئی نہیں ہے۔

اس امت میں سے پچھلے لوگ پہلے لوگوں کو برا کہیں گے اور ان پر لعنت کریں گے۔ جیسے نابکار رافضیوں میں یہ علامت ظاہر ہے۔ وہ ان اگلوں کو برا کہتے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی کی خبر دی ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے ان کے جنتی ہونے کی بشارت دی ہے۔

جب یہ چیزیں جن کا اوپر ذکر ہوا۔ وقوع میں آویں اور ظاہر اور غالب ہوویں تو ایسی سرخ ہوا جو شدت کی ہوگی اور بڑے زلزلے کے اور زمین میں دھنس جانے کے اور صورت بدل جانے کے اور پتھر

برسنے کے منتظر رہو۔ اور قرب قیامت کی اور نشانیوں کے منتظر رہو جو پے درپے پہونچیں گی۔ موتیوں وغیرہ کی ایسی لڑی کی مانند ہوں گی جس کا ڈورا ٹوٹ جاوے اور اس کے دانے پیہم گرنے لگیں۔ اس کی نقل ترمذی نے کی ہے۔

ایک اور روایت میں ترمذی نے حضرت علیؓ سے نقل کیا ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت جب پندرہ باتیں / چیزیں کریں گی، ان پر فتنہ اور بلا اترے گی۔ جن کا اوپر ذکر ہوا۔

حضرت علیؓ نے جو روایت کی ہے۔ اس میں تعلم لغیر الدین کے بجائے یعنی ریشمی کپڑے پہنے جاویں گے۔ ترمذی سے نقل کیا ہے۔ (مشکوۃ باب الشراط التعاعۃ)

نبی اکرم ﷺ نے جو پیشن گوئی کی ہے، اس سے محض خبر اور اطلاع دینا مقصود نہیں ہے۔ بلکہ امت کو تنبیہہ کرکے اور ڈرا کر کہ ان کو بری باتوں اور کاموں سے روکنا مقصود ہے۔

راگ، سرود حرام ہے

مولانا ثناء اللہ صاحب نقشبندی پانی پتی نے مالا بد منہ میں لکھا ہے کہ سرود حرام است کہ باز دارندہ از ذکر الٰہی و مہیج شہوت بہ سوے معالی۔ یعنی راگ حرام ہے۔ کیوں کہ یہ اللہ کی یاد سے روکنے والا ہے۔ ان گناہوں کی طرف شہوت کو بھڑکانے والا ہے۔

یہ فرمان حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کا اشعار سننے کی بابت ہے جو کہ اشعار حسینوں سے یا عورتوں سے سنے جاویں اور باجوں اور سازوں اور سارنگی وغیرہ مزامیر کے ساتھ سننا حرام ہے۔ کیوں کہ اگے چل کر تحریر فرماتے ہیں۔ ملاہی و مزامیر و طنبور و دھل و نقارہ دف وغیرہ باتفاق حرام است مگر طبل نمازی یعنی نقارہ ہنگام جنگ یا دف برائے اعلان نکاح۔ یعنی منہ سے بجانے کے باجے اور ڈھول اور دف ڈھپڑا سب حرام ہیں۔ مگر اعلان جنگ کے لیے نقارہ اور دف نکاح کے اعلان کے لیے جائز ہے۔

جس دعوت میں راگ اور کھیل ہو، نہ جائے

دعوت کا قبول کرنا سنت ہے، مگر سرود اور لہو کھیل کی باب تحریر فرماتے ہیں اگر داند کہ آنجا لہو یا سرود است حاضر نہ شود دعوت قبول نہ کند۔ یعنی اگر جانے کہ وہاں دعوت میں کھیل اور راگ ہے، حاضر نہ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

ہووے اور دعوت قبول نہ کریں۔

اور ص ۱۱۰۔ ۱۱۱ مالا بدمنہ فعل ادب معاشرت و حقوق الناس مضل در خوردن میں لکھتے ہیں۔ قبول ضیافت و ہدیہ امراء ظالم و زن رقاصہ و مغینہ و نائحہ کہ اکثر مال او از حرام باشد جائز نیست ظالم۔ امیروں کا ہدیہ اور ضیافت قبول کرنا اور ناچنے والی عورت اور گانے والی عورت اور نوحہ کرنے والی کا ہدیہ اور دروت اور ضیافت قبول کرنا جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ زیادہ مال اس کا حرام سے ہوتا ہے۔ کمائی اس کی حلال نہیں ہوتی ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہے کہ جو ناچنے اور گانے اور نوحہ کرنے والے اپنے اس فعل کے عوض میں مزدوری لیتے ہیں، وہ سب کمائی ان کی حرام ہے اور ان کا کھانا بھی حرام ہے۔ اس کے حرام ہونے اور ان کی کمائی کے حرام ہونے پر اتفاق ہے۔ چناں چہ قاضی عیاضؒ اور بغویؒ نے کاہن کی مٹھائی کی حرمت پر اور گانے والی کی گانے کی مزدوری پر اور نوحہ کرنے والی کی نوحہ کرنے کی مزدوری پر مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے۔

قال البغوی و القاضی عیاض اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی تَحْرِیْم حَکوان الکَاہِن لاَنَّہٗ عوضٌ عَنْ عوضٍ عَنْ محرم لِاَنَّہٖ اکل الْبَاطِلِ وَ کَذَاف اَجْمَعوا عَلٰی تَحْرِیْمِ اُجْرَۃِ الْمُغَنِیَّۃِ لِلْقَاع و النائتۃ لِلنوح۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

جو چیز حرام ہے، اس کی قیمت بھی حرام ہے

(۲۳) اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَ مَھرِ الْبَغِیِ وَ حلوانِ الْکَاھِنِ۔ (ص ۳۰۵۔ بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کتے کی قیمت اور زانیہ عورت کی زنا کی مزدوری سے اور جو غیب کی چیزیں دیتا ہے۔

اس سے مٹھائی سے مطلب یہ ہوا جو چیز حرام ہے اس کی قیمت بھی حرام ہے اور جو فعل حرام ہے اس کی مزدوری بھی حرام ہے۔ اور ان کا بطور ہدیہ اور مٹھائی قبول کرنا ناجائز اور حرام ہے۔

(۲۴) وَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَ کَسْبِ الزَّمَّارَۃِ۔ رواہ فی شرح السنۃ۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے روک دیا ہے کتے کی قیمت سے اور گانے والیوں کی مزدوری سے (زمّارۃ اس عورت کو بھی کہتے ہیں جو گانے والی ہو اور اس عورت کو بھی جو اشاروں سے بلاتی ہو اور زنا کرتی ہو۔ ہر دونوں کی مزدوری حرام ہے)

خادم اہلسنت حافظ عبدالمجید الحنفی

1 مشکوٰۃ باب الکسب وطلب الحلال۔

حرام اشیاء کو فروخت کر کے ان کی قیمت کو کھانا بھی حرام اور ناجائز ہے

(۲۵) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدَرِیِّ رضی اللہ عنہ کَانَ عِنْدِنَا خَمْرٌ لِیَتِیْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَۃُ سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْہُ وَ قُلْتُ اَنَّہٗ لِیَتِیْمٍ فَقَالَ اَھْرِیْقُوْہُ رواہ الترمذی۔ (مشکوٰۃ بیان الخمر)

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی۔ جب سورۃ مائدہ میں شراب کے حرام ہونے کا حکم اترا (اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بہا دینے اور انڈیل دینے کا حکم دے دیا تھا) اس حالت میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ اور عرض کیا کہ وہ شراب یتیم کی ہے۔ تو سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شراب کو بھی گرا دینے اور ضائع کر دینے کا حکم صادر فرمایا۔

ف۔ پہلے بات تو یہ ہے کہ دوسرے شخص کے مال میں تصرف کر کے اس کو ضائع کرنے کی کسی کو بھی اجازت نہیں ہے اور یتیم کے مال کی حفاظت کی زیادہ تاکید ہے۔ اس کے مال کو ضائع کرنا بہت ہی گناہ کی بات ہے۔ اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس شراب کو جو یتیم کی ہے، اس کو گرا دو۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

اگر شراب کی قیمت سے فائدہ اٹھانا جائز ہوتا تو حضور ﷺ فرما دیتے کہ اس شراب کو کفار کے ہاتھ بیچ کر اس کی قیمت یتیم کے مال میں جمع کر دی جاوے۔ لیکن آپ نے اس کی اجازت نہ دی بلکہ گرا دینے اور بہا دینے کا حکم دیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ خمر یعنی شراب کی اصل سے جس طرح فائدہ اٹھانا ناجائز ہے، اسی طرح اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت سے فائدہ اٹھانا ناجائز اور حرام ہے۔ نہ اپنی ذات پر اس کو خرچ کر سکتا ہے اور نہ قومی مفاد پر اس کو خرچ کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان اور اس کا باغی ہو گا۔ اور یہ اس کے ایمان کی خرابی کی وجہ سے ہے۔ اگر کسی مسلمان کے پاس شراب ہو تو دوسرا شخص اس کو انڈیل دے اور ضائع کر دے تو اس کا تاوان دینا نہیں آتا۔

جس نے تصویر بنائی، اس کو عذاب ہو گا

(۲۶) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنِّى رَجُلٌ اِنَّمَا مَعِيْشَتِىْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِىْ وَ اِنِّىْ اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاس لَا اُحدِّث اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ وَ لَيْسَ بِنَافِخ

فِيهَا اَبَداً فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصغرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ وَ يحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَ كُلِّ شَيءٍ لَيْسَ فيهِ رُوحٌ۔ (رواہ البخاری۔ مشکوٰۃ باب التصاویر)

حضرت سعید بن ابی الحسنؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابنِ عباسؓ کے پاس تھا۔ جب کہ ایک مردان کے پاس آیا تو اس نے کہا اے ابنِ عباسؓ! بے شک میں ایک مرد ہوں کہ تحقیق میری زندگی کی گزران صرف میری ہاتھ کی مزدوری سے ہے۔ اور تحقیق میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ پس حضرت ابنِ عباسؓ نے فرمایا کہ میں تیرے پاس صرف وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ جس نے تصویر بنائی، تحقیق اللہ تعالیٰ اس کو عذاب کرنے والے ہے۔ یہاں تک کہ پھونکے اس میں روح کو اور اس میں کبھی روح نہیں پھونک سکے گا۔ اس شخص نے بہت ٹھنڈا سانس لیا اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ پھر حضرت ابنِ عباسؓ نے فرمایا کہ افسوس ہے تیرے لیے اگر تو انکار کرتا ہے۔ مگر وہی کرے گا جو تو کرتا ہے۔ تو لازم پکڑ تو اس درخت کو اور ہر اس چیز کو جس میں روح نہیں ہے۔ یعنی تیری گزران صرف تصویریں بنانے میں تو کہتا ہے تو درختوں اور بے جاندار چیزوں کی تصویریں بنا کر اپنی روزی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

کماؤ اور جاندار چیزوں کی تصویریں بنا کر روزی کمانا کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے۔

(ف) جب وہ شخص حضرت ابنِ عباسؓ کے پاس آیا تو حضرت ابنِ عباسؓ نے اس کو تصویر بنانے کی وعید سے مطلع فرما کر تصویریں بنانے سے منع فرمایا۔ تو جب اس نے اپنی بے روزگاری کا عذر پیش کیا تو حضرتؓ نے جانداروں کی تصویریں بنانے کی اجازت نہ دی بلکہ اس سے منع کر کے صرف بے جانداروں کی اجازت دی۔ اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ جو کام حرام ہیں۔ ان کو روزی کمانے کی خاطر بھی نہیں کر سکتے۔ یہ مزدوری حرام ناجائز ہے۔

شراب پینا اور بیچنا اللہ نے حرام کر دیا ہے

(۲۷) قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيْ عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ الثَّقَفِيْ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ يَهْدِيْ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كُلَّ عَامٍ رُوَاةً مِنْ خمر فَاَهْدٰى فِيْ الْعَامِ الَّذِيْ حَرَمَتْ فِيْهِ الْخَمْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ خَمْرِكَ قَالَ خُذْهَا فَبِعْهَا فَاسْتَعِنْ ثَمْنِهَا عَلٰى حَاجَتِكَ فَقَالَ يَا اَبَا عَامِرٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ شُرُوْلَهَا وَبَيْعَهَا وَاَكْلَ ثَمْنَهَا[1]

---

[1] مسند امام اعظم باب حرمت اکل ثمن الخمر۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابو عامر ثقفی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو عامرؓ نبی ﷺ کے لیے ہر سال ایک مشک شراب کی لایا کرتا تھا۔ حضرت ﷺ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا ہے۔ پس ہمارے لیے آپ کی شراب میں کوئی حاجت نہیں ہے۔ ابو عامرؓ نے عرض کیا کہ اس کو بیچ کر اس کی قیمت کو اپنی ضروریات اور دینی حاجتوں میں خرچ کر لیجیے۔ حضرت ﷺ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس کے پینے کو اس کے بیچنے کو اور اس کی قیمت کھانے کو حرام کیا ہے۔

(ف) جب راگ باجوں کا سننا حرام ہوا ہے تو اس کی مزدوری بھی حرام ہے اور ان اوزاروں کا بنانا اور ان کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔ جو صرف راگ اور باجوں میں کام آتے ہیں اور ان کی قیمت کا کھانا بھی حرام ہے۔

مزامیر سکھانا اور گانا حرام ہے

(۲۸) وَعَنْ اَبِی اَمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَ لَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَ لَا تَعَلِّمُوْهُنَّ وَ ثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَ فِیْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ۔ رواہ

احمد والترمذی وابن ماجۃ۔(مشکوٰۃ باب الکسب والحلال)

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں گانے والی لونڈیوں کو نہ بیچو اور نہ ان کو خریدو اور نہ گانے کی ان کو تعلیم دو۔یعنی ان کو گانا نہ سکھاؤ۔اور قیمت ان کی حرام ہے۔امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔(مشکوٰۃ باب الکسب والحلال)

اس مسئلہ میں کسی اہل علم کو مسلمانوں میں سے اختلاف نہیں ہے کہ راگ مزامیر اور باجوں کے ساتھ ہے اور گانے والوں کی مزدوری بھی حرام ہے۔ ازمنہ سابقہ کے مسلمانوں اور علماء کا اجماع اوپر ذکر کیا گیا ہے۔اس کو امام بغوی اور قاضی عیاض سے نقل ہو چکا ہے کہ اس زمانہ میں بھی اسلام کے تمام فرقوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مزامیر اور باجوں کے ساتھ جو راگ ہو وہ بالاتفاق حرام ہے۔اس کی مزدوری بھی حرام اور ناجائز ہے۔ جس طرح اہل حدیث اور اہل سنت والجماعت کے نزدیک راگ جو ساتھ باجوں کے سننا ناجائز ہے۔اسی طرح بریلوی علماء کے نزدیک بھی ممنوع اور ناجائز ہے۔ چناں چہ مولانا احمد رضا خان صاحب کا احکام شریعت میں راگ اور قوالی کو حرام لکھا ہے۔اور ہمارے سلسلہ چشتیہ کے مشائخ کے اقوال اور فتاوٰی درج کر کے انہوں نے ثابت کیا ہے کہ راگ باجوں اور مزامیر کے ساتھ مشائخ چشتیہ کے نزدیک بھی حرام ہے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید حنفی

ڈھول اور سارنگی، طبلہ پر قوالی حرام ہے

چناں چہ احکام شریعت ص ۴۷ مسئلہ ۱۸ سطر ۱۱ اور قوالی اس طریقہ سے ہو رہی ہے کہ ایک ڈھول و سارنگی بج رہی ہیں اور چند قوال پیران پیر دستگیر کی مثالی میں اشعار کہہ رہے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کی نعت کے اشعار اور اولیاء اللہ کی شان میں اشعار گا رہے ہیں اور ڈھول سارنگیاں بج رہی ہیں۔ یہ باجے شریعت میں قطعی حرام ہیں۔ کیا اس فعل سے رسول اللہ ﷺ اور اولیاء خوش ہوتے ہوں گے۔ اور یہ حاضرین جلسہ گنہگار ہوئے یا نہیں اور ایسی قوالی جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر جائز ہے تو کس طرح کی؟

الجواب ایسی قوالی حرام ہے۔ حاضرین سب گنہگار ہیں۔ اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے۔ اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر بغیر اس کے کہ عرس کرنے والے کے ماتھے قوالوں کا گناہ جانے سے قوالوں پر سے گناہ کی کچھ کمی آئے۔ الخ

راگ باجوں وغیرہ کے ساتھ قوالی حرام ہے

یہ بات بالکل واضح ہے کہ ہر زمانہ میں سب علماء کا اس میں اتفاق ہے۔ راگ باجوں وغیرہ کے ساتھ حرام ہیں اور اس کی مزدوری بھی حرام ہے اور راگ کے سازوں اور اوزاروں کی تجارت بھی حرام ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ریڈیو جب راگ سننے کی نیت سے خریدا اور بیچا جاوے اور اسی طرح لاوڈ سپیکر راگ کی نیت سے خریدا اور بیچا جاوے یا اس سے راگ سننے کا کام لیا جاوے تو اس کی تجارت اور اس کی مزدوری کی رقم کا لینا اور دینا اور اس کی قیمت کھانا اور اس کی مزدوری کا کھانا حرام ہے۔ اور سینما وغیرہ بھی اسی میں شامل ہیں حرمت میں۔ اور جو شخص حرام کی غذا دیا گیا ہے وہ جنت میں نہیں داخل ہو گا۔ برابر ہے یہ غذا اصل چیز کے حرام ہونے کی وجہ سے ہے۔ جیسے شراب اور خمر وغیرہ یا فعل حرام کی مزدوری وغیرہ یا اشیاء حرام اشیاء کی تجارت وغیرہ سے جو مال حاصل ہو یا رشوت وغیرہ کی رقم ہو یعنی جو ناجائز ذریعہ سے مال کمایا جاوے اور جمع کیا جاوے وہ سب حرام ہی ہے۔ اور جو گوشت حرام غذا سے پیدا ہوا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا اور وہ جہنم کے زیادہ لائق ہے۔

ایسا جسم جس کی غذا حرام ہو، جنت میں داخل نہیں ہو گا

(۲۹) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جَسَدٌ غُذِیَ بِالْحَرَامِ۔ رواہ البیہقی شعب الایمان۔[1]

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا جسم جنت میں نہیں داخل ہو گا جو حرام کی غذا دیا گیا۔ اس

---

1 مشکوٰۃ باب الکسب وطلب الحلال۔

کو بیہقی نے روایت کیا ہے۔

جو گوشت حرام مال کھانے سے پیدا ہوا

(۳۰) وَ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ لَحْمٌ بنت مِنَ السُّحْتِ وَ کُلُّ لَحْمٍ بَنَتُ مِنَ السُّحْتِ کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِہٖ۔ رواہ احمد و الدارمی و البیھی فی شعب الایمان۔ (مشکوٰۃ باب الکسب وطلب الحلال)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو گوشت حرام مال سے پیدا ہوا وہ جنت میں نہیں داخل ہو گا۔ وہ ہر گوشت جو حرام مال کھانے سے پیدا ہوا آگ اس کی زیادہ حق دار ہے۔ اسی کو امام احمد اور دارمی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

کاہن کہتے ہیں غیب کی خبریں دیتا ہے اور آنے والے زمانہ کی خبریں دیتا ہے۔ اس کو جو مٹھائی ملتی ہے، اس کی بابت عائشہؓ نقل کرتی ہیں:

حرام غذا پیٹ سے نکال دی

(۳۱) وَ عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کَانَ لِاَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ غُلَامٌ یَخْرُجُ لَہُ الْخَرَاجَ فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ یَاکُلُ مِنْ خَرَاجِہٖ فَجَاءَ یَوْمًا بِشَیْءٍ فَاَکَلَ مِنْہُ فَقَالَ لَہُ الْغُلَامُ تَدْرِیْ مَا ھٰذَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ مَا ھُوَ قَالَ کُنْتُ تَکَھَنْتُ لِاِنْسَانٍ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَ مَا اُحْسِنُ

الْكَهَانَةَ اِلَّا اِنِّیْ جرعته فلقینیْ فَاعطَانِیْ بِذَالک فَهٰذَا الَّذِیْ اَكَلْتَ عَنْهُ قَالَتْ فَاَدْخَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَهٗ فَقَاءَ كُلَّ بِشَیْءٍ فِیْ بَطْنِهٖ۔رواہ البخاری۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت ابو بکرؓ کا ایک غلام تھا اس کے ذمہ ایک رقم مقرر کی ہوئی تھی۔ وہ مال مقررہ کی رقم لاتا تھا۔ حضرت ابو بکر اس مال سے کھاتے تھے۔ ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا۔ حضرت ابو بکرؓ نے اس سے کھالیا۔ پھر غلام نے آپؓ سے عرض کیا کہ آپ جانتے ہیں یہ کیا ہے تو ابو بکرؓ نے فرمایا وہ کیا ہے۔ تو اس نے عرض کیا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لیے غیب کی خبریں بتایا کرتا تھا۔ حالاں کہ میں اچھی طرح خبریں دینا نہیں جانتا تھا۔ لیکن میں اس سے فریب کرتا تھا۔ پس وہ مجھے ملا اور اس نے مجھے یہ دیا ہے۔ پس آپ نے اس میں سے کھایا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اپنا ہاتھ منہ میں داخل کر کے جو کچھ ان کے پیٹ میں تھا، نکال دیا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(ف) کہانت یعنی غیب کی خبریں دینے والے کو جو مٹھائی ملتی ہے وہ حرام ہے۔ اس لیے حضرت ابو بکرؓ نے کھایا وغیرہ سب کچھ پیٹ سے نکال دیا۔

حلال غذا کے علاوہ کچھ کھالے تو کیا کرے

(۳۲)وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّهُ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَ اَعْجَبَهُ قَالَ لِلَّذِیْ سَقَاهُ مِنْ اَیْنَ لَکَ هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَرَدَ عَلٰی مَآءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ یَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِیْ مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِیْ سِقَائِیْ وَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ یَدَهُ فَاسْتَقَاءَ۔ رواه البیهقی فی شعب الایمان۔[1]

حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطابؓ کو دودھ پلایا اور وہ دودھ حضرت عمرؓ کو اچھا لگا تو انہوں نے دودھ پلانے والے سے پوچھا کہ یہ دودھ تجھ کو کہاں سے ملا۔ پس اس نے ان کو خبر دی کہ ایک کنوئیں یا ایک چشمہ پر (اس کا نام لیا) گیا۔ پس ناگہاں کتنے چارپائے جو زکوٰۃ کے تھے اور وہ لوگوں کو دودھ پلاتے تھے۔ انہوں نے میرے لیے دودھ دوہا۔ پس میں نے اس کو اپنی مشک میں بھر لیا اور یہ وہی دودھ ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈال کر قے کر دیا۔ بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔ (مشکوٰۃ باب الکسب وطلب الحلال)

حضرت ابو بکرؓ نے کاہن کے مٹھائی کے مال کو اس لیے قے کر کے

1 مشکوٰۃ باب الکسب وطلب الحلال۔

نکال دیا کہ اگر پیٹ میں جو اس سے گوشت پیدا ہو گا وہ جنت میں نہیں جاوے گا۔ اس کی یعنی غیب کی خبریں دینے والے کی مٹھائی کا کھانا سب کے لیے حرام ہے۔ اور حضرت عمرؓ نے زکوٰۃ کے مال کو کھایا۔ علم نہ ہونے کی وجہ سے کھایا تھا۔ جب ان کو علم ہوا کہ زکوٰۃ کے مال سے ہے تو اس کو قے کر کے پیٹ سے نکال دیا۔ کیوں کہ زکوٰۃ کا کھانا دولت مندوں کو حرام ہے۔ حرام سے جو گوشت پیدا ہوتا ہے اس کی آگ زیادہ حق دار ہے۔ اسی طرح جو گوشت خمر اور شراب کے پینے سے پیدا ہو وہ بھی جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ شراب اور خمر کو نہ تو لذت حاصل کرنے کے لیے پینا جائز ہے اور نہ بطور دوائی اس کا استعمال جائز ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

شراب بطور دوا بھی پینا جائز نہیں

(۳۳) وَعَنْ وَائِلِ نِ الْحَضْرَمِی اَنَّ طَارِقَ ابْنَ سُوَیْدٍ رضی اللہ عنہ سَالَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰکِنَّهٗ دَاءٌ۔ رواہ مسلم [1]

حضرت طارق بن سویدؓ نے نبی کریم ﷺ سے شراب کی بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے روک دیا۔ پھر طارق بن سعید نے عرض کیا کہ دواء کے واسطے بناتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوا نہیں لیکن

1 مشکوٰۃ بیان الخمر ووعید شعار بہا

وہ تو بیماری ہے۔

(ف) اس سے معلوم ہوا شراب کو دوا کہنا جھوٹ ہے اور بطور دوا اس کو پینا جائز نہیں ہے۔

شراب سے بچو، جو نہ چھوڑیں ان سے لڑو

(۳۴) وَ عَنْ دَیلِمِ الْحِمیرِی رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّا بِاَرْضٍ بَارِدَۃٍ وَ نعالِجُ فِیْهَا عَمَلًا شَدِیْدًا اَوْ اِنَّا نَتَّخِذُ مِنْهُ شَرَاباً مِنْ هَذَا الْقُمْحِ نَتَقَوِیْ بِهٖ عَلٰی اَعْمَالِنَا وَ عَلٰی بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ یُسْکِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوْهُ قُلْتُ اِنَّ النَّاسَ غَیْرُ تَارِکِیْهِ قَالَ اِنْ لَّمْ یَتْرُکُوْهُ قَاتِلُوْهُمْ رواہ ابو داؤد۔[1]

حضرت دیلم حمیری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم سرد زمین میں رہتے ہیں اور اس میں سخت کام کرتے ہیں۔ ہم اس گیہوں سے شراب بناتے ہیں اور اس کے ساتھ اپنے کاموں پر اور اپنے شہروں کی سردی پر قوت حاصل کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نشہ لاتی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں! نشہ لاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو اس سے۔ میں نے

1 مشکوۃ باب الخمر و وعید۔

عرض کیا لوگ اس کو چھوڑنے والے نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر نہ چھوڑیں تو ان سے لڑائی کرو۔ روایت کیا کہ اس کو معلم نے۔ (مشکوٰۃ باب الخمر و وعیدھا)

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ بغرض طاقت شراب کا بھی پینا بھی حرام ہے۔ (سازوں سے گانا ہے عذاب کو بلانا۔ از رحمت اللہ الحسینی بہاولپور۔ ص ۲۵)

سود کھانے والوں کی، حرام مال کھانے والوں کی آخرت میں سزا

(۳۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَتَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُیُوْتِ فِیْهَا الْحَیَّاتُ تُرٰی مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ اٰكِلَةُ الرِّبٰو۔ رواہ احمد و ابن ماجه (مشکوٰۃ باب الربو)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں گزرا شبِ معراج میں ایک قوم پر کہ ان کے پیٹ گھڑوں کی مانند تھے۔ ان میں سانپ معلوم ہوتے تھے، ان کے پیٹوں سے باہر سے دکھائی دیتے تھے۔ پس حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا یہ کون ہیں۔ اے جبرائیلؑ! انہوں نے جواب دیا یہ سود کھانے والے ہیں۔

(ف)یعنی حرام مال کے کھانے میں آخرت میں سزا ہو گی۔ اس میں سود کھانے کی سزا مذکور ہوئی۔

(۳۶) وَ عَنْ عَبدِاللّٰہِ بْنِ حَنْظَلَۃَ غَسِیْلِ الْمَلَائِکَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دِرْھَمُ رِبٰویَاکُلُہٗ الرَّجُلُ وَ ھُوَیَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّۃٍوَثَلٰثِیْنَ زَنِیَّۃً۔رواہ احمد و الدار قطنی وغیرہ۔[1]

حضرت عبد اللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ایک درہم سود کا جس کو بندہ کھاوے اور وہ جانتا بھی ہو وہ زیادہ سخت ہے چھتیس زنا سے۔

سود کھانے اور کھلانے پر لعنت

(۳۷) قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٰکِلَ الرِّبٰوو مُوْکِلُہٗ۔

مسند امام اعظم باب اللعن علی اکلل الربوا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے لعنت فرمائی ہے۔ سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر۔ مسند امام اعظم میں روایت ہے۔

ف۔ سود کہتے ہیں زیادتی کو جس کے عوض کوئی چیز نہ ہو۔ راگ وغیرہ کی

---

1 مشکوۃ باب الربوا۔

مزدوری جس کو حضور ﷺ نے حرام کیا ہے۔ اس مال کے عوض کوئی چیز نہیں اور شراب بھی مسلمانوں کے حق میں مال نہیں ہے۔ اس لیے ان کے عوض جو مال ہو گا وہ بھی سود ہی کا سا حکم رکھتا ہے۔ اگرچہ اس پر لفظ سود استعمال نہیں کر سکتا۔

راگ، باجا شیطانی آواز ہے

(۳۸) وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ۔[1]

خدا تعالیٰ نے شیطان کو فرمایا تو اپنی آواز سے جس کو ڈگمگا سکے تو ڈگمگا دینا۔ یعنی تو اپنی آواز سے جس کو گمراہ کر سکے اور پھسلا سکے پھسلا دینا۔

ف۔ شیطان کی آوازوں میں سے برے خیالات پیدا کرنا ہے۔ یعنی کہتے ہیں جس قدر شہوت انگیز آوازیں ہیں۔ راگ باجا، عورتوں کے زیور کی آواز سب شیطانی آواز ہے۔ (سورۃ بنی اسرائیل تفسیر حقانی)

جو صوت شیطانی کہا مجاہد راگاں سازاں والے
حرمت راگاں مطلق ثابت راگاں دے منہ کالے
بھی حرمت ثابت وچہ حدیثاں ابت شمار نہ آوے
چہ عوارف ہور کتاباں فقہی بھرے فتاوے

(زینت اسلام ص ٦٧)

---

[1] پ ١٥۔ سورۃ بنی اسرائیل۔

شیطان نے نوحہ کیا اور راگ گایا

(۳۹) قَالَ علیہ السلام اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ صَوْتَيْنِ فَاجِرَيْنِ اَحْمَقَيْنِ صَوْتَ النُّوحَةِ وَ صَوْتُ الْغِنَاءِ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ اِبْلِيْسُ اَوّلَ مَنْ نَاحَ وَاَوَّلَ مَنْ تَغَنّٰى۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں دو بری حماقت والی آوازوں سے منع کرتا ہوں۔ ایک نوحہ کرنے والی عورت کی آواز ہے۔ دوسرے سرود راگ کی آواز ہے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اول جس نے نوحہ بین کیا اور راگ گایا وہ شیطان ہے۔

ہے ابلیس جو سبھ تھیں پہلے وین تے راگ نکالے
ہن پچھ لگ اسدے سارے وینا راگاں والے

(زینت اسلام ص ۶۸)

امام اہلسنت حافظ عبد الوحید حنفی

حضرت جنید بغدادی کا شیطان سے مکالمہ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے رسالہ حق السماع میں بحوالہ عوارف میں حضرت جنیدؒ بغدادی کا قول نقل فرمایا ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابلیس سے خواب میں پوچھا کہ ہمارے یاروں پر بھی قابو چلتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں ان کے معاملوں میں دق ہو جاتا ہوں۔ ان پر میرا داؤ نہیں چلتا، مگر دو موقعوں پر۔ میں نے ان موقعوں کو دریافت کیا۔ کہنے لگا ایک سماع کا وقت دوسرا

کسی پر نظر ڈالنے کا وقت کہ اس میں ان کو لے ڈالتا ہوں، بہکا لیتا ہوں۔ کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش علی حسن ہجویریؒ نے لکھا ہے کہ ابو الحارث بنافی سماع یعنی راگ سننے کے بہت شوقین اور عادی تھے۔ ایک رات بعد نماز عشاء وہ اپنے مراقبات اور عبادات وغیرہ میں مشغول تھے۔ چند شخص دروازہ پر آئے اور انہیں دستک دے کر بلایا۔ حضرت ابو الحارثؒ باہر تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ طالب حق کی ایک جماعت آئی ہے جو حضرت شیخ کی زیارت کرنا چاہتی ہے۔ اس لیے آپ تشریف لے چلیں تو شیخ نے فرمایا آپ چلو میں آتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد شیخ نکلے اور اس جگہ پہنچ گئے جہاں وہ لوگ جمع تھے۔ شیخ نے دیکھا کہ ایک بوڑھا بیٹھا ہے اس کے ارد گرد چوپھیرے بہت سے نوجوان اور لڑکے بیٹھے ہیں۔ اسی بوڑھے نے کہا کہ شیخ کو راگ سناؤ۔ انہوں نے خود راگ سنایا۔ جب راگ سے فارغ ہوئے تو اس بوڑھے نے شیخ سے دریافت کیا کہ آپ جانتے ہیں یہ کون لوگ بیٹھے ہیں۔ شیخ نے لاعلمی ظاہر کی۔ پھر بوڑھے نے کہا کہ میں عزازیل یعنی ابلیس ہوں یہ تمام میری اولاد ہیں۔ میں سماع یعنی راگ کے ساتھ اپنی ابتدائی حالت اور اغتراق اور جدائی کے وقت کو یاد کر کے اپنی تڑپ نکالتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ نیک لوگوں کو گمراہ کرتا ہوں۔ شیخ ابو الحارث بنافیؒ نے راگ سے توبہ کر لی۔ کشف المحجوب ملخصاً اس سے بھی واضح ہو گیا ہے کہ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

راگ شیطان کا فعل ہے۔ اور اس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ اس سے نیک لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ جب شیطان راگ نیک لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے کرتا ہے، مسلمانوں کو اس سے باز رہنا چاہیے۔

شیطان دل میں وسوسہ ڈالتا ہے

(۴۰) وَ عَنْ اِبْنِ عَبَاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلشَّیْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰی الْقَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَاِذَا ذَکَرَ اللہ جَنَبَس داذاعضل وَسْوَسَ رواہ البخاری تعلیقا۔ (مشکوٰۃ باب ذکر اللہ)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ شیطان ابنِ آدم کے دل پر لگا ہوا۔ جب وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے دل سے پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اور جس وقت یاد خدا سے غافل ہو جاتا ہے۔ وسوسہ ڈالتا ہے۔ بخاری نے بغیر سند کے نقل کیا ہے۔

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

شیطان کا داؤ صرف راگ کے وقت چلتا ہے

حضرت جنید بغدادیؒ کے یار، عارفین ہیں۔ جو ہر وقت یاد خدا میں مشغول ہوئے۔ دائمی حضوری ان کو حاصل ہو چکی ہے۔ ابلیس نے حضرت جنیدؒ سے کہا کہ ایسے عارفوں پر میرا داؤ صرف راگ کے وقت چلتا ہے۔ ورنہ میں ان کے بارے میں دق رہتا ہوں۔ مندرجہ بالا حدیث کے مطابق یاد خدا میں مشغول رہنے والے پر شیطان قابو نہیں پاتا بلکہ

ان سے بھاگ جاتا ہے۔ پس جب راگ کے وقت جنیدؒ کے یاروں اور عارفوں پر شیطان کا داؤ چلتا ہے تو معلوم ہوا کہ عارفین بھی راگ کی وجہ سے یاد خدا سے غافل ہو جاتے ہیں۔ یہ وبال ان پر راگ کی وجہ سے پڑتا ہے، جس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ رسالہ حق السماع میں ہے۔ روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اس ذات پاک جس نے مجھ کو دین حق دے کر بھیجا کہ نہیں بلند کیا کسی شخص نے اپنی آواز کو گانے میں مگر مسلط فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دو شیطانوں کو جو سوار ہوتے ہیں۔ وہ اس کے کندھوں پر پھر اس کے سینے پر ایڑیاں مارتے ہیں جب تک وہ خاموش نہ ہو جاوے۔ حق السماع میں لکھا ہے اور عوارف میں ہے کہ امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ وہ گانے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کو زندیقوں نے وضع کیا ہے۔ تاکہ قرآن مجید میں دل نہ لگنے دیں۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک مسئلہ ہے کہ اگر کوئی شخص لونڈی خریدے اور وہ گانے والی نکلے تو اس عیب کی وجہ سے اس کو واپس کر سکتا ہے۔ اور یہی مذہب ہے تمام اہل مدینہ کا اور اسی طرح مذہب ہے امام ابو حنیفہؒ کا اور راگ سننا گناہوں سے ہے۔[1]

---

[1] سازوں سے گانا ہے عذاب کو بلانا۔ از رحمت اللہ الحسینی بہاولپور۔ ص ۵۷

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سماع کا کیا حکم ہے

حق السماع میں ہے کہ رد مختار میں ہے کہ اس شخص کی بھی گواہی مقبول نہیں جو مجمع میں گاتا ہو۔ کیوں کہ وہ شخص لوگوں کو گناہ پر جمع کرتا ہے۔ قاضی خان میں ہے کہ اصل میں مذکور ہے کہ گانے والے کی گواہی مقبول نہیں جو اس کا اعلان کرتا ہے اور لوگوں کو جمع کرتا ہے۔ کیوں کہ وہ شخص علی الاعلان معصیت کرتا ہے۔ حق السماع میں ض ہے اور محیط سے لکھا ہے کہ گانا اور تالیاں بجانا ان چیزوں کا سننا سب حرام ہے۔ اور رینایہ سے لیا ہے کہ گانا، تالیاں بجانا اور طنبورہ اور بربط اور دف (جو دف بطور لہو اور مشغلہ کے ہو) اور جو اس کے مشابہ ہو حرام ہے۔[1]

غناء اور راگ دو قسم ہیں۔ ایک غناء لغوی جو صرف اشعار ذرا آواز بنا کر پڑھ لینا یہ قسم جائز ہے۔ آقائے نامدار ﷺ سے سننا ثابت ہے۔ یا کسی نے بزرگان دین میں سے اور مشائخ میں سے کسی نے سنا ہے وہ یہی پست آواز سے اشعار سننا اور پڑھنا ہے جو ایسے شخص کا پڑھنا ہے جو قابل شہوت نہ ہو۔ اور دوسری قسم دوسری راگ کی جس کو عرف اور اصطلاح میں راگ اور غناء کہا جاتا ہے۔ وہ ہے بلند آواز سے نغمات اور قواعد موسیقی کے ساتھ اشعار کو پڑھنا۔ یہ قسم حرام ہے۔ خصوصاً ایسے

---

[1] حق السماع۔

شخص سے سننا اور ایسے شخص کا گانا جو قابل شہوت ہو زیادہ برا ہے۔

مشتبہ چیز سے بھی پرہیز کرتے ہیں

مشائخ چشتیہ ذرا سی مشتبہ چیز سے بھی پرہیز کرتے ہیں اور چھوٹی سے چھوٹی سنت نبوی ﷺ کو نہیں چھوڑتے۔ شیخ المشائخ حضرت حافظ نور محمد جھنجھانوی چشتی قدس سرہٗ سے کسی گانے والے کا نام لے کر کہا گیا کہ فلاں شخص صنعت خداوندی اور صفات خداوندی کی بابت بہت اچھا اشعار پڑھتا ہے، آپ اس کو بلا کر سنیئے۔ وت حضرت جھنجھانوی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ راگ جو بغیر مزامیر کے ہوتا رہے، اس میں بھی اختلاف پہلے بہت سے علماء اس کے حرام ہونے کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ جو راگ سنے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ مجھ کو اکثر لوگ امام بنا لیتے ہیں اس لیے میں نہیں سنوں گا۔

مشائخ چشتیہ چھوٹی سی سنت کو بھی نہیں چھوڑتے

ایک مرتبہ حضرت جلال الدین تھانیسری قدس سرہٗ بیمار ہو گئے۔ جو شیخ نظام الدین بلخیؒ چشتی کے شیخ ہیں۔ اور دوائی پینے کا وقت آیا اور دوائی پینے کو کہا گیا۔ اور یہ بات طے ہوئی کہ کمزوری بہت ہے۔ اس لیے لیٹے لیٹے دوائی پی لی جائے۔ اور جب دوائی منہ کے قریب کی گئی تو حضرت نے فرمایا ذرا ٹھہریے اور مجھے سہارا دے کر بٹھایا جائے۔ کیوں

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

کہ لیٹ کر دوائی پینا سنّت کے خلاف ہے۔ پھر بٹھایا گیا اور بٹھا کر دوائی پلائی گئی۔ جب تکلیف کی حالت میں بھی سنت نبوی ﷺ کو نہیں چھوڑتے، پھر راگ جیسے قبیح فعل کو کیسے اختیار کر سکتے ہیں۔ جس کی روک تھام حضور ﷺ نے بہت سے مختلف طریقوں سے کی ہو۔

اپنے کان کو راگ باجے سے بچانا

حق السماع میں ہے اور تذکرۃ الاولیاء کے مختلف صفحات میں یہ روایتیں ہیں۔ سعید بن جبیرؒ نے تین نصیحتوں میں سے ایک نصیحت یہ فرمائی کہ اپنے کان کو راگ باجے سے بچانا۔ اگرچہ تو کامل ہو۔ اس لیے مزامیر آفت سے خالی نہیں اور آخر الامر اپنی خباثت پیدا کرتا ہے۔ ابو سعید خزازؒ نے فرمایا کہ میں نے دمشق میں پیغمبر ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ پر تکیہ کیے ہوئے تشریف لاتے ہیں اور میں بجائے خود انگلی اپنے سینے پر بجاتا ہوں اور شعر پڑھتا ہوں۔ آں حضرت ﷺ فرمانے لگے کہ اس کی بدی نیکی سے زیادہ ہے۔ یعنی سماع نہ کرنا چاہیے۔

خواجہ گنج شکرؒ راگ سے منع کرتے ہیں

حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے ملفوظات میں ہے کہ حضرت قطب عالم رکن الحق والدین گنج شکرؒ فرمودند شخصے نامی زدن گرفت فرمودند

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

منع کردند روانیست چوں سرد و گویاں رسید ندنیز منع کردند گاہے برسر آں نے شدندتا آنکہ سرود و گفتند ردے مبارک برماآوردند پرسیدند ذکر گو لیند عرض داشیتم ذکر نمے گویند ایں چینن مستغرق بودندہ اندر سردد شنیدن روانیست کہ القاری و السامع سواءں زپراچہ شنوندہ نہی منکرواجب آمدپس منع بکندچون بشنود۔

جس سے بالکل صاف اور واضح ہوا کہ حضرت فرید الدین شکر گنجؒ راگ سے لوگوں کو روکتے تھے اور فرماتے تھے کہ روا نہیں ہے۔ راگ سننا برے کام کو روکنا واجب آیا ہے۔ جب کوئی راگ سنے تو اس کو منع کرے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

اَللّٰھُمَّ اَجْعَلْنَا مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ ھدھم اللہ وَ اُولٰئِکَ ھُمْ اُولُو الْاَلْبَاب وَ صَلِّی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسولک وَ حَبِیْبِک مَعَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اجْعَلْنَا مَعَھُمْ یَوْمَ الْحِسَاب فِیْ دَار الثَّوَاب

رحمت اللہ الحسینی غفرلہٗ
چک نمبر ۱۷/ڈی۔این۔بی
منڈی ہیڈ راجگان ضلع بہاولپور
جمادی الاول ۱۳۹۷ھ[1]

[1] سازوں سے گانا ہے عذاب کو بلانا۔ از رحمت اللہ الحسینی بہاولپور۔ ص ۶۳

مناجات

مرا طالع خفتہ جاگے یقین ہے
اگر خواب میں مُنہ دکھائے محمد ﷺ
میں اس پر فدا جان اور دل سے قربان
مِرا جان و دل سب فدائے محمد ﷺ
محمد ﷺ کی مرضی ہے، مرضی خدا کی
خدا کی رضا ہے، رضائے محمد ﷺ
خجل ہو کے خورشید کا رنگ فق ہو
اگر منہ سے پردہ اٹھائے محمد ﷺ
نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا، یقین ہے
ہوا ہے یہ سب کچھ برائے محمد ﷺ
تمنا ہے دل کی یا الٰہی!
عطا ہو اسے خاک پائے محمد ﷺ [1]

(از کلیاتِ امدادیہ، حاجی امداد اللہ مکیؒ)

خادم اہلسنّت حافظ عبد الوحید الحنفی

[1] "سازوں سے گانا ہے عذاب کو بلانا" از رحمت اللہ الحسینی بہاولپور، ص ۶۹

صراط مستقیم پر چلنے کی دعا اور صراط مستقیم کی نشاندہی

سورت فاتحہ میں

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔

کے الفاظ سے جو دعا کی گئی تھی، صراط مستقیم کی نشاندہی کرتے ہوئے دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝[1]

ترجمہ: ”اور حکم کیا کہ یہ میری سیدھی راہ ہے۔ سو اسی پر چلو اور دوسرے رستوں پر مت چلو۔ کیوں کہ وہ تمہیں اللہ کے رستہ سے دور کر دیں گے۔ اس نے تمہیں یہ حکم دے دیا ہے، تاکہ تم بچتے رہو۔“

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

آیت کی تفسیر۔ حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد

صاحب تفسیر مدارک لکھتے ہیں کہ:

نبی ﷺ نے ایک سیدھی لکیر کھینچی اور فرمایا یہ ہدایت کا راستہ اور صراط مستقیم ہے، اس پر چلو۔ پھر اس سیدھی لکیر کے دونوں جانب چھ چھ لکیریں اِدھر اُدھر جانے والی کھینچیں۔ پھر فرمایا یہ متعدد

[1] سورہ انعام ۶ آیت ۱۵۳

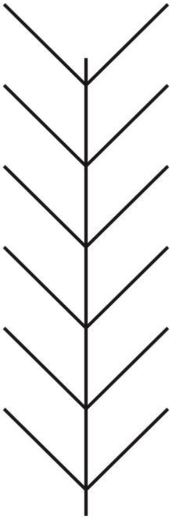

راہیں ہیں اور ان سے ہر ایک پر ایک شیطان ہے جو اپنی طرف بلاتا ہے۔ لہٰذا ان راہوں سے دور رہو۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔ پھر ان بارہ میں سے ہر ایک چھ چھ راہیں بن جاتا ہے اور مجموعہ ۷۲ ہو جاتا ہے۔ ہذا کلامہ' دیگر کئی مفسرین نے بھی یہی لکھا ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لکیریں کھینچتے وقت اس آیت کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک راہ اور متعدد راہوں سے یہ مراد ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ جن میں سے بہتر (۷۲) ہلاک اور تباہ ہوں گے اور ایک نجات پائے گا۔

(۲) حدیث میں پیشگوئی۔ نجات یافتہ کی پہچان

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک طویل حدیث میں فرمایا:

میری امت تہتّر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں سے ایک فرقہ نجات پانے والا ہو گا اور باقی ہلاک ہونے والے ہیں۔

یا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

ایک کے سوا سب دوزخ میں جائیں گے۔[1]

[1] احکام القرآن علامہ جیونؒ ص ۴۷۲۔

"اہل السنت والجماعت" صحابہؓ کے راستہ پر چلنے والے ہیں

(۳) حدیث رسول ﷺ میں کی گئی پیشگوئی کے مطابق ۷۳ فرقوں میں نجات پانے والے اہل السنت والجماعت ہوں گے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے۔

علامہ عبدالکریم شہرستانی (المتوفیٰ ۵۴۸ھ) حدیث لکھتے ہیں:

وَ اخبر النبی ﷺ مستفرق اُمَّتِیْ عَلٰی ثلٰثٍ وَّ سَبْعِیْنَ فِرْقَۃ النّاجیۃ مِنْھَا وَاحدہ و البَاقُوْنَ ھُلْکٰی، قِیْلَ وَمَنْ اَلنَّاجِیَۃَ۔ قَالَ اَھْلَ السُّنَّت وَ الْجَمَاعَت۔ قِیْلَ وَمَن السُّنَّۃ وَ الْجَمَاعَۃ۔ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ اَلْیُوْم وَ اَصْحَابِیْ۔ (الملل والنحل ج۱ ص۹۔ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ: اور نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ عنقریب میری امت میں تہتّر (۷۳) فرقے بنیں گے کہ ان میں سے نجات پانے والا ایک ہی ہو گا۔ اور باقی ہلاک ہوں گے۔

آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ نجات پانے والا فرقہ کون ہو گا۔ تو ارشاد فرمایا اہل السنت والجماعت۔ پھر دریافت کیا گیا کہ السنت و الجماعت کون ہیں۔ تو ارشاد فرمایا جو لوگ اس طریقہ پر ہوں گے جس پر آج میں اور میرے اصحاب ہیں۔[1]

[1] الملل والنحل ج۱ ص۹ طبع بیروت

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

صراط مستقیم پر چلنے والے اہل سنّت ہیں

صراط مستقیم وہی راستہ ہے جو شاہراہ پر ہوتا ہے، اور اس پر ہر شخص چلتا ہے۔ بغیر اس کے کہ اس میں دائیں، بائیں جانب توجہ ہو اور وہ افراط اور تفریط کے بین بین درمیانی راہ ہوتی ہے۔ اور یہ صراط مستقیم محمد ﷺ کی شریعت پر صادق آتا ہے۔ کیوں کہ آپ ﷺ کی شریعت اس افراط کے جو موسیٰؑ کے دین میں تھی اور اس تفریط کے جو حضرت عیسیٰؑ کے دین میں تھی، بیچوں بیچ ہے۔

اور اہل السنت والجماعت کے عقائد پر صادق آتا ہے۔ کیوں کہ ان کے عقائد فرقہ جبریہ اور فرقہ قدریہ کے عقائد کے بین بین اور روافض اور خوارج کے عقائد کے بین بین اور فرقہ مشبہ اور معطہ کے عقائد کے بین بین ہیں۔ (قوت الاخیار شرح اردو نور الانوار ص ۲۹)

سنتِ رسول ﷺ وسنتِ خلفاء الراشدینؓ

أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔[1]

[1] کنز العمال ج ۱ حدیث ۸۷۰۔ بحوالہ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ۔ ک۔ عن عرباض بن

ترجمہ: میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیّت کرتا ہوں۔ اگرچہ تم پر ایک حبشی غلام کو امیر بنایا جائے۔ تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا پس عنقریب بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ تو تم پر لازم ہے (ہر کام میں) میرا طریقہ اور خلفاء کا طریقہ جو کہ ہدایت یافتہ اور راہنما ہیں۔ اس (طریقے) کو مضبوطی سے پکڑو اور جبڑے کے دانتوں کے ساتھ اس کو تھامے رکھو (یعنی ہاتھ سے بالکل نہ چھوٹے) اور اپنے آپ کو نئے نئے کاموں سے دور رکھو۔ کیوں کہ (دین میں) ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ پر چلنے کا حکم

خَلَّفتُ فِیْکُمْ شیئین لَنْ تَضِلوا بَعْدَھُمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَ سُنَّتِیْ و لن یَتَفَرقَا حتّٰی یردا عَلَی الْحَوْض۔[1]

ترجمہ: میں (اپنے پیچھے) تمہارے درمیان دو (۲) چیزیں چھوڑتا ہوں۔ جن کے (اختیار کرنے کے) بعد تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ (ایک) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور (دوسری) میری سنت۔

تَرَکْتُ فِیْکُمْ شَیْئَین لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَھُمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَ سُنَّتِیْ وَلَنْ

ساریہ۔

1 کنزالعمال ج ا حدیث ۸۷۱۔ عن ابی ہریرہؓ بحوالہ کتاب ابو بکر الشافعی فی الغیلانیات۔

یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ۔[1]

ترجمہ: میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، ان کو تھامنے کے بعد ہر گز گمراہ نہ ہوگے۔ کتاب اللہ اور میری سنت اور یہ دونوں چیزیں باہم بھی جدا نہیں ہو سکتیں۔ حتی کہ حوض کوثر پر میرے پاس آگئیں۔

جس نے میری سنت کو لیا وہ میری امت سے ہے

مَنْ اَخَذَ بِسُنَّتِیْ فَھُوَ مِنِّیْ وَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔[2]

ترجمہ: جس نے میری سنت کو لے لیا، وہ میری امت سے ہے۔ اور جس نے میری سنت سے منہ موڑ لیا، تو وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔

سنت پر قائم رہنے والے کو شہید درجہ

اَلْقَائِمُ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدٍ۔[3]

ترجمہ: جس وقت میری امت میں فساد برپا ہو، اس وقت میری سنت پر قائم رہنے والے کے لیے شہید جتنا اجر ہو گا۔

---

[1] کنز العمال حدیث ۸۷۶۔ بحوالہ ک عن ابی ہریرہؓ۔
[2] کنز العمال حدیث ۹۳۰۔ بحوالہ ابن عساکر عن ابنِ عمر۔
[3] کنز العمال حدیث ۸۸۰۔ بحوالہ ک فی تاریخہ عن محمد بن عجلان عن ابیہ۔

جو حضور ﷺ حکم دیں اس کو اختیار کرو

مَا اَمَرتکُم بہ فخُذُوہ وَمَا نَھیتکُمْ عنہ فَانتُھُوا۔ [1]

ترجمہ: جس چیز کا میں تم کو حکم دوں تو اس کو اختیار کرو اور جس چیز سے میں تم کو روک لوں تو (اس سے) رک جاؤ۔

جو جماعتِ صحابہؓ سے کٹ گیا، اس کا نتیجہ

من فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ من عُنُقِہٖ۔ [2]

ترجمہ: جو جماعت سے ایک بالشت (بھی) دور ہو گیا تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کا ہار اتار پھینکا۔

بعثت بالحنیفیۃ السمحۃ وَمَنْ خَالَفَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ [3]

ترجمہ: مجھے سیدھا اور توحید والا دین دے کر بھیجا گیا ہے۔ اور جس نے میری سنت کی مخالفت کی، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

صحابہؓ کی شان کے خلاف بات نہ کرو

اِذَا ذُکِرَ اَصْحَابِیْ فَامْسُکُوا وَاِذَا ذُکِرَتِ النُّجُوم فَامْسُکُو وَاِذَا الْقَدْرِ فَامْسُکُوا۔ [4]

---

1 کنزالعمال حدیث ۸۸۱۔ بحوالہ ابی ہریرۃؓ۔
2 کنزالعمال حدیث ۸۸۲۔ بحوالہ حم، د، ک، عن ابی ذر۔
3 کنزالعمال حدیث ۸۹۶۔ بحوالہ خط عن جابر۔ صحیحہ البانی ج۱ حدیث ۳۴
4 کنزالعمال حدیث ۸۹۷۔ بحوالہ طبرانی عن ابن مسعودؓ وعن ثوبان، وعد عن عمرؓ۔

ترجمہ: جب میرے صحابہؓ کا ذکر ہو تو تم (ان کی شان میں نامناسب بات کہنے سے) باز رہو اور جب نجوم کا ذکر ہو تو تم خاموش رہو اور جب تقدیر کا ذکر ہو تو تم خاموش رہو۔

اذالعن آخر ھذہ الامۃ اولھا فمن کتم حدیثا فقد کتم ما انزل اللہ عَزَّوَجَلُ علی۔ (کنزالعمال حدیث ۹۰۱۔ بحوالہ عن جابر)

ترجمہ: جس وقت اس امت کے آخری لوگ پہلوں پر لعن طعن کریں تو (اس وقت) جس نے بات کو چھپالیا تو (گویا) اس نے اس چیز کو چھپالیا، جو مجھ پر اللہ عزوجل نے نازل کی۔

اطیعونی ما کنت بین اظھر کم و علیکم بکتاب اللہ احلوا حلالہ و حرموا حرامہ۔[1]

ترجمہ: جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں، میرا حکم مانا کرو۔ اور تم پر کتاب اللہ کی پیروی لازم ہے۔ اس کی حلال کردہ چیزوں کو حلال سمجھو اور اس کی حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھو۔

اعرضوا حدیثی علٰی کتابِ اللہ فان و افقہ فھو منی و انا قلتہ۔[2]

ترجمہ: میری حدیث کا کتاب اللہ کے ساتھ موازنہ کریں۔ اگر وہ

[1] کنزالعمال حدیث ۹۰۲ بحوالہ طبرانی عن عوف بن مالک۔
[2] کنزالعمال حدیث ۹۰۳۔ بحوالہ طبرانی عن ثوبان۔

اس کے موافق ہو تو میری طرف سے ہو گی، میں نے کہا ہو گا۔

سنت کو اختیار کرنے پر ثواب

اعْلَمْ يَا بِلَالُ اِنَّهُ مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ اُمِيتَتْ بَعْدِي كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا۔ (کنز العمال حدیث ۹۰۴۔ بحوالہ ترمذی عن عوف بن مالک)

ترجمہ: جان رکھو اے بلالؓ! یقیناً جس نے میری سنّتوں میں سے کوئی سنّت زندہ کی، بعد اس کے کہ وہ سنّت ترک کی گئی ہو۔ تو اس کے لیے اتنا اجر ہے جتنا اس پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے، اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔ اور جس نے بدعت گمراہی ایجاد کی، جس سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ راضی نہیں ہے تو اس کو اتنے گناہ ملیں گے جتنے اس (گمراہی) پر عمل کرنے والوں کو ملتے ہیں۔ اور اس سے لوگوں کے بوجھ میں کچھ کمی نہیں ہو گی۔

حضور ﷺ کی امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو گی

اِنَّ اُمَّتِيْ لن تَجْتَمِعَ عَلٰى ضَلَالَةٍ فَاِذَا رَاَيْتُمْ اِخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ

خادم اہلسنّت عبد الوحید حنفی

بِالسَّوَادِ الْاَعْظَم۔ (کنز العمال حدیث ۹۰۵۔ بحوالہ ہ عن انس رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: یقیناً میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ پھر اگر تم اختلاف دیکھو تو سوادِ اعظم کو لازم پکڑو۔

تعملُ هذه الامة برهة من كتاب الله ثم تعمل برهة بسنة رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم تعمل بالراى فاذا علموا بالراى فقد ضلوا و ضلوا۔ (کنز العمال حدیث ۹۱۱۔ بحوالہ ع عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: یہ امت ایک عرصہ تک کتاب اللہ پر عمل پیرا رہے گی۔ پھر ایک عرصہ تک سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہو گی۔ پھر اپنے رائے پر عمل شروع کر دے گی۔ سو جب وہ اپنی رائے کو قابلِ عمل ٹھہرائے گی تو یہی وقت ہو گا کہ خود بھی گمراہ ہو گی اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گی۔

سنت پر عمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی علامت

مَنْ اَحْیَاءِ بِسُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ كَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ۔[1]

ترجمہ: جس نے میری سنّت کو زندہ کیا تو اس نے مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے مجھ سے محبت کی، وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔

سَالتُ رَبِّی فِیْمَا یختلف اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحیِ الی یا

[1] کنز العمال حدیث ۹۲۹۔ بحوالہ السجزی عن انس رضی اللہ عنہ۔

خادم اہلسنت عبد الوحید حنفی

محمد ﷺ اِنَّ اَصْحَابک عِنْدی بِمَنْزِلَة النّجُوم فِیْ اسَّمَاء بعْضهَا اضوا مِنْ بَعض فَمَنْ اَخَذَ بِشَیءٍ مِمَّا هُمْ عَلَیهِ مِنْ اِخْتِلَافهُمْ فهُوَ عِنْدِیْ عَلٰی هُدی۔[1]

ترجمہ: جس نے اپنے رب سے اس کے بارے میں پوچھا جس میں میرے صحابہؓ کے مابین، میرے بعد اختلاف ہو گا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی بھیجی کہ اے محمد ﷺ! بے شک تیرے صحابہؓ میرے نزدیک بمنزلہ ستاروں کے ہیں۔ آسمان میں بعض، بعض سے زیادہ روشن ہیں۔ تو جس نے جو بھی بات لے لی، ان کے مختلف اقوال میں سے تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔

عبدالوحید الحنفی

جس نے سنت اپنالی، جنت میں جائے گا

مَنْ تَمَسَّکَ بِالسُّنَّة دَخَلَ الجَنّة۔[2]

ترجمہ: جس نے سنّت اپنالی، وہ جنت میں داخل ہو گا۔

سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا اجر

اَلْمُتَمَسِّکُ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ لَهٗ اَجْرُ شَهِیْدٍ۔[3]

[1] کنزالعمال حدیث ۹۱۳۔ بحوالہ کتاب السجزی فی الابانۃ وابن عساکر بن عمر۔

[2] کنزالعمال حدیث ۹۳۱ بحوالہ قط فی الافراد عن عائشہ۔

[3] کنزالعمال حدیث ۹۳۲۔ بحوالہ طس عن ابی ہریرۃؓ۔

ترجمہ: میری سنّت کو مضبوطی سے پکڑنے والا، اس وقت میں، جس وقت میری امت میں فساد برپا ہو، اس کو شہید کا اجر ملے گا۔

فساد کے وقت سنت کو مضبوط پکڑنا

اَلْمُتَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عن اِخْتِلَاف اُمَّتِیْ کَالقَابض عَلی الجَمَر۔ (کنز العمال حدیث ۹۳۳۔ بحوالہ الحکیم عن ابنِ مسعود)

ترجمہ: جس وقت میری امّت میں فساد برپا ہو، اس وقت میری سنّت کو پکڑنے والا مثل ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والے کے ہو گا۔

سَتَکُونُ بَعْدِیْ ھنات و ھنات فَمَنْ رَاَیتمُوہ فَارَقَ الْجَمَاعَۃُ اَو یُرِیدُ اَنْ یُفرّقَ امر اُمَۃِ مُحَمّدٍ کَائنًا مَنْ کَانَ فَاقْتُلُوہ فَاِنَّ یدُ اللہِ علی الجماعۃ وَ اِنَّ الشَّیطَان مَعَ مَنْ فَارقَ الْجَمَاعۃ یَرکُض۔ (کنز العمال حدیث ۹۱۵۔ بحوالہ حدیث سنائی۔ وابنِ حبان عن عرفجۃ)

ترجمہ: میرے بعد بُری بُری خصلتیں جنم لیں گی۔ پس جس کو تم دیکھو کہ جماعتِ صحابہؓ سے جدا ہو رہا ہے یا امتِ محمدیہ ﷺ کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے تو خواہ وہ کوئی شخص ہو، اس کو قتل کر ڈالو۔ بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جماعت سے جدا ہونے والے کو شیطان ایڑیاں مارتا ہے۔

قرآن کی تفسیر بیان کرنے میں احتیاط

مَنْ فَسَّرَ الْقُرآن برَائیہ فلْیبؤ مَقْعَدَہ مِنَ النَّار۔[1]

جو شخص قرآن کی تفسیر کرے، موافق اپنی رائے کے، وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں کرلے۔

امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ:

شریعت کے ظاہر الفاظ سے جو مراد مفہوم ہوتی ہے اور اس کو نہ لینا اور ان سے امور باطنی ایسے نکالنے کہ ذہن میں ان کا فائدہ نہ آتا ہو۔ جیسے فرقہ باطنیہ قرآن مجید میں تاویلیں کرتے ہیں، تو یہ بھی حرام ہے اور اس کا نقصان بہت زیادہ ہے۔

اس لیے کہ جب الفاظ پر اعتماد جاتا رہے گا اور اس سے کلام خدا اور کلام رسول اللہ ﷺ کا نفع ساقط ہو گا۔ کیوں کہ جو کچھ لفظوں سے سمجھا جاتا ہے، اس پر تو اعتماد نہ رہا۔ اور باطن سب کا ایک طرح کا نہیں ہوتا۔ اس میں خطرے ایک دوسرے کے خلاف ہوا کرتے ہیں۔ اور مختلف طور پر الفاظ کو ڈھال سکتے ہیں۔ اور یہ امر بھی بڑی عام بدعتوں میں سے ہے۔ جن کا ضرر زیادہ ہوتا ہے۔ اور طامات والوں کا مقصود ایک امر غریب نکالنا ہے۔ اس لیے کہ غریب کی

[1] ترمذی بروایت ابن عباسؓ۔

طرف نفس مائل ہوتا ہے اور اس سے لذت پاتا ہے۔ اس تدبیر سے باطنیہ فرقہ نے ساری شریعت کو برباد کر دیا کہ ظاہر الفاظ کو تاویلیں کر کے اپنی رائے کے موافق بنالیا۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۹۱)

آں حضرت ﷺ نے جو ارشاد فرمایا ہے:

رائے سے تفسیر کرنے کی ممانعت

مَنْ فَسَّرَ الْقُرآن برَایة۔

اور اپنی رائے سے تفسیر بیان کرنے کو منع فرمایا۔

اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ اگر میں قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہہ دوں تو کون سی زمین مجھے اٹھاوے اور کون سا آسمان مجھے چھپاوے۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۴۴۰)

حدیث بیان کرنے میں احتیاط

(۱) حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔[1]

"جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے، وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں کرے۔"

یہ حدیث کم و بیش اسی (۸۰) صحابہ کرامؓ سے روایت کی گئی ہے۔

1 بخاری و مسلم بروایت حضرت علیؓ۔

(۲) عن اسلم قال: کنا اذقلنا لعمر عن رسول اللہ ﷺ قال: اخاف ان ازید حرفاً او انقص حرفاً، ان رسول اللہ ﷺ قال: مَنْ کَذَبَ عَلّٰی متعمداً فھو فی النار۔[1]

(۳) یقول: من کذب علی متعمدا کلف یوم القیامہ ان یقعد طرفی شیعرۃ ولن یقدر علی ذلک۔[2]

(۴) مسند علی عن سعید بن زید قال: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: ان کذبا علیَّ لیس ککذب علی احد، من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعدہ من النار۔[3]

(۵) عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ مَنْ کَذَبَ علی مُتَعَمِّدًا فَلْیَبَتَوَّا مَقْعَدَہ مِنَ النَّارَ و ذٰلِکَ اِنَّہ بِعث رجلا فِیْ حَاجَۃَ فکذب عَلَیْہِ فوجدہ میالم تَقبلَہ الاَرْض۔[4]

مناظرہ کی آفتیں اور مہلک حادثات

حضرت امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ:

[1] مسند احمد بن حنبل، لابن عدی فی الکامل، للعقلی فی الضعفاء و ابو نعیم فی المعرفۃ، و الشیرازی فی الالقاب، کنزالعمال ج ۱۰ حدیث ۲۹۴۶۷۔

[2] کنزالعمال ج ۱۰ حدیث ۲۹۴۸۳

[3] لابنِ عساکر۔ کنزالعمال ج ۱۰ حدیث ۲۹۴۸۴۔

[4] کنزالعمال ج ۱۰ حدیث ۲۹۴۸۵۔ بحوالہ ابن ابخار۔

واضح ہو کہ جو مناظرہ اس غرض کے لیے ہو کہ اپنا غالب ہونا اور دوسرے کا ساکت کرنا اور اپنے فضل اور شرف کا اظہار اور لوگوں میں اپنی فصاحت اور خوش تقریری اور فخر دکھانا اور لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرنا اس سے منظور ہو تو ایسا مناظرہ جتنی عادتیں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مذموم اور اس کے دشمن یعنی شیطان کے نزدیک اچھی ہیں۔ سب کا منبع ہوتا ہے اور باطن کی برائیوں سے ...... ایک غیبت ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے مردار کھانے سے تشبیہ دی ہے۔ اور مناظرہ کرنے والا مردار ہی کھانے کا عادی رہتا ہے کہ ہمیشہ اپنی طرف سے مقابل کے کلام نقل کر کے اس کی برائی کیا کرتا ہے۔ اور نہایت احتیاط اس کی یہ ہے کہ

عبد الوحید الحنفی

دوسرے کی عبارت نقل کرنے میں احتیاط

جس بات کو اس کی نقل کر کے سچ بیان کر دے، جھوٹ نہ کہے۔ اور اس میں بھی یہ ہو گا کہ اس کی ایسی باتیں بیان کرے گا جس سے اس کی گفتگو میں قصور اور اس کا ہار جانا اور فضیلت میں بٹہ لگنا پایا جاوے۔ اور ظاہر ہے کہ اس طرح کا ذکر داخلِ غیبت ہے۔ اور اگر جھوٹ بولے گا تو بہتان اس کے ذمہ لگاوے گا، جو غیبت سے بھی زائد ہے۔

مناظرہ کرنے والے کی سب سے بُری بات

مناظرہ کرنے والے کے نزدیک سب سے بری بات یہ ہے کہ طرف ثانی کی زبان سے امر حق ظاہر ہو۔ اور جب ایسا ہو تو اس کے انکار اور نہ ماننے کے لیے اپنی طاقت کے موافق مستعد ہوتا ہے۔ اور جتنا کہ اس سے ہو سکتا ہے، اس کے دفع کے لیے مکر و فریب و حیلہ کرتا ہے۔

یہاں تک کہ امر حق میں جھگڑنا اس کی عادت جبلی ہو جاتی ہے کہ کوئی کلام جہاں کان میں پڑا اسی وقت طبیعت میں اس پر اعتراض کرنے کی سوجھی۔ ہوتے ہوتے یہ امر قرآن مجید کی دلیلوں میں اور شریعت کے لفظوں میں بھی اس کے دل پر غالب ہو جاتا ہے۔ اور ایک کا مقابلہ دوسرے سے کرتا ہے۔...... اور اللہ تعالیٰ نے خود اپنی ذات پر جھوٹ کا افترا کرنے اور امر حق کے جھٹلانے کو برابر فرمایا۔ چناں چہ فرمایا:

بہت بڑا بے انصاف کون ہے؟

وَمَنْ اَظْلَمَ فمنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا و کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ۔ (سورہ عنکبوت آیت ۶۸)

اس سے بڑا بے انصاف کون ہے جو باندھے اللہ پر جھوٹ یا

جھٹلائے سچی بات کو، جب اس تک پہنچے۔

اور فرمایا

سچی بات کو جھٹلانے والا ظالم ہے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ اظلم من کذب علی اللہ وَ کَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَہٗ۔ (سورۃ زمر آیت ۳۲)

پھر اس سے ظالم کون جس نے جھوٹ بولا اللہ پر اور جھٹلایا سچی بات کو، جب پہنچی اس کے پاس۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

عیب ٹٹولنا اور غیبت کرنا

وَلَاتَجَسَّسُوْ وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا (سورۃ الحجرات آیت ۱۲)

یعنی بھید مت ٹٹولو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔

مناظرہ کرنے والا اپنے ہمروں کی لغزشیں اور مقابل کے عیب ڈھونڈتا رہتا ہے۔

مناظرہ کا شریک ایک دلیل سے دوسری کی طرف آیا، ایک اعتراض سے دوسرے پر بدلنا چاہے تو اس کو روکنا چاہیے۔ اس لیے کہ سلف کے مناظرے سب ایسے ہی ہوتے تھے۔ ان کے کلام سے سب جھگڑنے کے دقائق جواب نئے نکلے ہیں، خارج تھے۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

مثلاً اس کہنے سے کیا حاصل کہ اس بات کا ذکر مجھ پر لازم نہیں کہ یہ امر تمہاری پہلی تقریر کے خلاف ہے۔ اس لیے نہیں مانا جاوے گا۔

امیر حق کی طرف رجوع کرنا واجب ہوتا ہے

کیوں کہ امر حق کی طرف رجوع کرنا تو ہمیشہ باطل کے خلاف ہوتا ہے۔ مگر حق کا قبول کرنا واجب ہے۔ اور بات مناظرہ کی مجلسوں کو دیکھتے ہو کہ سب ایک دوسرے کی بات کاٹنے اور لڑائی جھگڑے میں بسر ہو جاتی ہیں۔

مناظروں کی مجلسوں میں شور و غوغا رہتا ہے اور معترض بیچارہ کو یہ معلوم نہیں کہ اس کا یہ کہنا کہ میں جانتا ہوں اور علت حکم کو بیان نہیں کرتا۔ اس لیے کہ میرے ذمہ پر بیان کرنا ضروری نہیں، شریعت پر جھوٹ بولنا ہے۔ اس لیے کہ اگر واقع میں حکم کی علت کو نہیں جانتا اور صرف اپنے مقابل شخص کے عاجز کرنے کو دعویٰ جاننے کا کرتا ہے۔ تب تو وہ فاسق اور جھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نافرمان اور مستحق اس کی خفگی کا ہے۔ کہ جو بات اس کو نہیں آتی اس کے جاننے کا دعویٰ کرتا ہے اور اگر اپنے دعویٰ میں سچا ہے تب بھی فاسق ہے اس لیے کہ جو امر شرعی اس کو معلوم ہے، اس کو

چھپاتا ہے۔ حالاں کہ اس کا بھائی مسلمان اس سے پوچھ رہا ہے، تا کہ اس میں سمجھ کر تامل کرے۔

اگر وہ علت قوی ہو تو خود بھی اس کو اختیار کرے اور اگر ضعیف ہو تو اس کا ضعف ثابت کر کے معترض کو جہل کی تاریکی سے علم کی روشنی میں پہنچادے۔

علومِ دین کا ظاہر کرنا جب واجب ہوتا ہے؟

اور یہ امر باتفاق ثابت ہے کہ آدمی علوم دین میں سے جو کچھ جانتا ہو اگر اس سے پوچھے تو سوال کے بعد اس کو بتانا اور ظاہر کرنا واجب اور لازم ہوا کرتا ہے۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

مسئلہ جانتا ہو تو بیان کرنا لازم ہے

اور پھر معترض جو یہ کہتا ہے کہ مجھ کو اس کا بیان کرنا لازم نہیں۔ اس سے یہ غرض ہے کہ اس طریق جدل میں جو ہم نے بموجب خواہش اور رغبت حیلہ جوئی اور تقریر لڑانے کے ایجاد کیا ہے، اس شریعت میں لازم نہیں۔

ورنہ شرع محمد ﷺ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں تو اس پر بیان کرنا لازم ہے۔ اس لیے کہ بیان نہ کرنے سے یا جھوٹا ٹھہرتا ہے، یا فاسق۔

مناظرہ ایسے شخص سے کرے جس سے کہ توقع فائدہ اٹھانے کی ہو اور جو کہ علم میں مشغول ہو اور اب غالباً یہ رواج ہے کہ مناظرہ کرنے والے بڑے بڑے علماء سے مناظرہ کرتے ہوئے ڈرتے ہیں کہ امر حق ان کی زبان سے نہ نکل جاوے اور ہماری قلعی کھل جاوے۔

اور جو لوگ اپنے آپ سے علم میں کم ہیں، ان کے ساتھ مناظرہ کرنے کے راغب ہیں کہ ان کے سامنے باطل کو رواج دیں۔

جو شخص شیطان سے تو مناظرہ نہ کرے کہ وہ اس کے دل پر حاوی اور سب میں سے بڑا دشمن اور ہمیشہ اس کی ہلاکت کا خواہاں ہے۔ اور دوسرے شخص سے ان مسائل اختلافی میں مناظرہ کرے کہ ان میں اجتہاد کرنے والا مصیب میں ہے یا ثواب مصیب کا شریک ہے۔ تو وہ شیطان کا کھلونا اور اخلاص والوں کے لیے عبرت ہے۔

اور اسی سے شیطان نے اس سے راضی ہو کر، اس کو ان آفات کے گرداب میں غوطہ دیا۔ (احیاء العلوم ج ا ص ۱۰۳)

اہل بدعت

اَلْاَمْرُ الْمُفْظِعُ وَ الْحَمَلُ الْمُضْلِعَ و الشَّرَّ الَّذِیْ لَا یَنْقَطِعُ اِظْھَارَ الْبِدَعِ۔ (کنز العمال حدیث ۱۰۸۹۔ بحوالہ طبرانی عن الحکم بن عمیر)

خادم اہلسنت عبدالوحید

ترجمہ: ایسا شر جو نہ ختم ہونے والا ہو، وہ بدعتوں کا غلبہ و ظہور ہے۔

اَصْحَابُ الْبِدَعِ كِلَابُ النَّارِ۔[1]

ترجمہ: حاملین بدعت جہنمی کتے ہیں۔

- حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اِيَّاكُمْ وَ الْبِدَعَ فَاِنْ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ تَسِيْرُ اِلَى النَّارِ۔ (ابنِ عساکر بروایت رجل کنز العمال ج ا حدیث ۱۱۱۳)

ترجمہ: بدعات سے کلیۃً اجتناب کرو۔ یقیناً ہر بدعت صریح گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔

- حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَلَاةً وَ لَا صَوْمًا وَ لَا صَدَقَةً وَ لَا حَجًّا وَ لَا عُمْرَةً وَ لَا جِهَادًا وَ لَا صَرْفًا وَ لَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنَ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی بدعتی کی نہ نماز قبول فرماتے ہیں، نہ روزہ، نہ صدقہ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ نفل اور نہ ہی کوئی فرض۔ حتیٰ کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے، جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال دیا جاتا ہے۔ (ابنِ ماجہ بروایت خذیفہ کنز العمال ج ا حدیث ۱۱۰۸)

[1] کنز العمال حدیث ۱۰۹۰۔ بحوالہ ابو حاتم الخزاعی فی جزئیہ عن ابی امامہ۔

حافظ عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

آج کے صوفی انصاف کریں

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ (المتوفیٰ ۱۰۰۷ھ) فرماتے ہیں:

میرے بیٹے! میں تمہیں اور تمام احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ سنت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کریں اور بدعت سے بچیں۔

(۲) پس جس نے متروکہ سنتوں کو زندہ کیا اور رواج پا جانے والی بدعات میں سے کسی بدعت کو ختم کیا۔ وہ بہت خوش نصیب ہے۔

(۳) جو لوگ بدعت میں حُسن دیکھتے ہیں، فقیر اس مسئلے میں ان کی موافقت نہیں کر سکتا۔ اور میں کسی ایک کو بھی حسنہ نہیں سمجھتا۔

(۴) اور اگر آج کے صوفی انصاف کریں تو ان پر لازم ہے کہ وہ سنت سے ہٹ کر اپنے مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم کی پیروی نہ کریں اور نئی نئی بدعات کو اس عذر کے ساتھ دین نہ بنائیں کہ ہمارے بڑے ان پر عمل کرتے تھے۔ کیوں کہ بے شک اتباعِ سنت میں یقیناً نجات ہے اور سنت کے علاوہ تقلید میں خطرے ہی خطرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مشائخ کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ہم جیسے عاجزوں کو بدعات پر چلنے کا حکم نہیں دیا۔ اور نہ ہی ان ہلاک

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

کرنے والے اندھیروں میں ہم سے تقلید کرائی اور نہ ہی سُنت سے ہٹ کر کسی راہ کی طرف راہنمائی کی اور نہ ہی شریعت علیہ و علیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کے علاوہ کوئی راہ بتائی۔[1]

و ماعلینا الا البلاغ المبین

وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

حافظ عبد الوحید الحنفی

ساکن اوڈھروال (تحصیل و ضلع چکوال)

۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۲ فروری ۲۰۱۶ء

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبد الوحید الحنفی

النور مینجمنٹ چکوال (پاکستان)
0334-8706701
www.zedemm.com
zedemm@yahoo.com
اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں

[1] مکتوبات مجدد الف ثانی، ج ۲ مکتوب ۲۳

اہل سنت کا علم ہوتا رہے گا سر بلند

اہل سُنّت کو کمالِ معرفت بخشا گیا
یہ جماعت راہِ حق کی رازداں رہ جائے گی
سر بکف رہتے ہیں جو بھی شرک و بدعت کے خلاف
اُن کی قربانی ہی زیبِ داستاں رہ جائے گی
ہیں ابو بکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ چار یارؓ
ان کی ہر خوبی سدا وردِ زباں رہ جائے گی
اہلسُنّت کا علم ہوتا رہے گا سر بلند
دستِ باطل میں فقط ٹوٹی کماں رہ جائے گی
چار یاروںؓ کی خلافت کا ہے قرآن بھی گواہ
ان کی عظمت تا قیامت بے گماں رہ جائے گی
قاضی مظہرؒ نے لگایا جو چمن شاداب ہے
عندلیب اس میں ہمیشہ نغمہ خواں رہ جائے گی